وَسیُلۃ القبُول الَی اللّٰہ والرسولؐ

۱۱۱۵ھ

اعنی مکتوبات شریف از حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃُ اللہ علیہ

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمۃ)

(حصّہ اول اور دوئم)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

۱۹۶۳ء


www.maktabah.org


www.maktabah.org


www.maktabah.org

(سلسلۂ مطبوعات تصوف سوسائٹی، سندھ یونی ورسٹی حیدرآباد نمبر ۲)

وسیلة القبول الی اللہ و الرسول

۱۱۱۵ھ

یعنی مکتوبات شریف از حضرت حجة اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(م سنہ ۱۱۱۵ھ)

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمہ)

(حصۂ اول)



مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد

سنہ ۱۹۶۳ء

(مطبوعہ: سعید آرٹ پریس حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۷۹ھ) کے منجھلے صاحبزادے حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ اِن مکتوباتِ شریفہ کے مصنف ہیں۔ وہ ماہِ ذی قعدہ ۱۰۳۴ھ میں سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور چھوٹی سی عمر ہی میں قرآنِ پاک حفظ کرکے اپنے چچا خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ پھر اپنے والد بزرگوارؒ سے علوم باطنی کی تحصیل کی اور جلد ہی اعلیٰ مقامات وکمالات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس مجموعے کے ابتدائی چھے ۶ مکتوبات اُن کے والدِ بزرگوارؒ ہی کے نام ہیں جن میں اِن کمالات کا ذکر آتا ہے۔ پہلے مکتوب کے جواب میں حضرت والد بزرگوارؒ نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا وہ اس طرح ہے:۔ "الحمدُ لِلّٰہِ وسَلامٌ علیٰ عِبادِہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔ آنچہ از اذواقِ علیہ ومواجید سنیہ وشمولِ عنایات ومواہب کہ در مادۂ خود احساس نمودہ اند وسرفرازی یافتن بہ اسرارِ خلّت وملقّب شدن بہ القابِ بزرگ .... کہ بر نگاشتہ بودند بوضوح پیوست وسببِ لذتِ معنویہ گردید۔ عُلُوِّ رُتبۂ این اسرار چہ بیان نماید کہ از حیطۂ درکِ عقل وتصویرِ خیال بیرون است ......"

اس مجموعے کے دوسرے مکتوب کے جواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے فرمایا تھا:۔ "الحمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔ چہ نویسد از مطالعۂ رقعۂ شریفہ کہ مشتمل بر الہامات عجیبہ والقابِ غریبہ وخطاباتِ علیّہ وتشریفات وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آں ممتاز وسربلند شدہ اید

چہ قدر خوش وقت و متلذذ گردید....... واز مشاہدۂ انوار و برکات این شہر مبارک و معائنہ نمودن فتح ابواب آسمان و ابواب جنان بوضوح پیوست، امور یست کہ دیدۂ عقل و فکر در درک آن خیرہ و در مرارت و جذبہ انوارِ الٰہی و تائیداتِ لامتناہی بے نوا ں بُرد و احتیاج بتصدیق این حقیر ندارد....."

یہ واردات ابتدائی دَور سے متعلق ہیں تو ظاہر ہے کہ بعد کی کیفیات کیا ہوں گی۔ اسی لیے حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "اگر شمّہ از حقیقت معاملہ این اکابر درمیان آرد نزدیک کہ نزدیکان دُوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند....."

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ کی تربیت باطنی کے لیے آپ کے چھوٹے بھائی خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) دہلی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر آپ بھی تشریف لے گئے (صفحہ ۱۳۹) اور بادشاہ کو متعدد مکتوبات (صفحات ۲۵-۲۷-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۸-۸۷-۹۹-) ارسال فرمائے[1]۔ اسی طرح بادشاہ کے مقربین میں سے قاضی شیخ الاسلام (صفحہ ۳۱)۔ بادشاہ زادی (صفحہ ۸۸)۔ شائستہ خان (صفحہ ۲۳، ۲۴) عاقل خان (صفحہ ۳۷) سیف خان (صفحہ ۴۰)، بختاور خان (صفحہ ۸۵) مکرم خان (صفحہ ۳۶) مصطفیٰ خان (صفحہ ۱۰۴) میرزای میرک گرز بردار (صفحہ ۱۶) وغیرہ کے نام مکتوبات ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کے زمانے سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیض خاندانِ مغلیہ پر کس قدر جاری و ساری رہا ہے۔ یہ حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ وہ سیاست جو اکبر کی وجہ سے کفر و الحاد کی طرف جا رہی تھی اُس کا رُخ دین کی طرف پھیر دیا اور شاہجہاں اور اورنگ زیب جیسے متقی بادشاہ پیدا ہوئے۔ اور فن مصوری جو جہانگیر کے ابتدائی عہد میں کمال کو پہنچا ہوا تھا فن خطاطی کی طرف منتقل ہو گیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی اور دربار میں دینی علماء و فضلا کو جگہ ملی۔ یہ بھی حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ آپ کے شاگرد ان سلسلہ میں حضرت

---

[1] ان تعلقات کی وجہ سے نعمت خاں عالی نے اپنے وقائع میں ہمارے بزرگوں پر اس طرح حملہ کیا ہے:۔

افتراء و زور و بہتان فال و خواب خواجگان ۔۔۔ شید و خدعہ دعوت شیخانِ سرہندی وطن

شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں، خواجہ میر درد، شاہ غلام علی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور ان کے اسباط و اخلاف نے دین کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت قدس سرہٗ کا الفِ ثانی کا مجدّد ہونا اُن کے فیوض و برکات کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دین سے متعلق جتنے مسائل سنہ ۱۰۰۱ھ سے لے کر اب تک کھڑے ہوئے ہیں (یا آئندہ بھی اس دوسرے ہزار سال کے اختتام تک کھڑے ہوں گے، اگر دنیا قائم رہی) اُن سب کا حل صراحتہً یا کنایتہً اُن کے مکتوباتِ شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجددِ الفِ ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ نے غالباً سنہ ۱۰۹۵ھ میں حج کیا تھا۔ واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حج کے لیے روانگی کے وقت آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے بچوں پر نظر رکھنا کیونکہ زندگی کا بھروسا نہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہوگی، البتہ مجھے اپنی زندگی کی بالکل امید نہیں، اس لیے آپ میرے بچوں پر نظرِ شفقت رکھیے گا چنانچہ پھر ان دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ چونکہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶ر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ (دوشنبہ ۲۰ر اپریل سنہ ۱۶۸۵ء) کو ہوا، اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وہ حج سنہ ۱۰۹۵ھ میں ہوا ہوگا اور حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کا ذکر جس مکتوب (صفحہ ۱۴۳) میں آیا ہے، وہ اس سال کے بعد کا ہے۔ اس مجموعے میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان محمد زبیر، عبدالاحد، ابوالاعلیٰ[1]، محمد عمر اور محمد کاظم (رحمہم اللہ) کا ذکر بھی آتا ہے۔

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وصال ۸۰ سال کی عمر میں شب جمعہ ۹ر محرم سنہ ۱۱۱۵ھ (۱۴ر مئی سنہ ۱۷۰۳ء) کو ہوا، اور آپ اپنے والد بزرگوار کے مقبرے کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرے میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ر ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ) کے ارشاد کے مطابق مکتوبات کا یہ مجموعہ تیار

---

[1] مکتوب نمبر ۱۳۸ میں ابوالاعلیٰ علیہ الرحمہ کے انتقال کی تاریخ ۱۳ر شعبان سنہ ۱۱۰۰ھ مذکور ہے۔

کرایا گیا تھا (صفحہ ۸) اور اس کا تاریخی نام "وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول" رکھا گیا تھا یعنی وصال کے بعد ہی مرتب کیا گیا تھا۔

موجودہ مجموعہ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۶ء) کے کتاب خانے میں تھا جو ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء میں سرہند شریف سے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ اور وہاں چوک ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق میں مدفون ہیں۔ آپ نے علوم باطنی کا استفادہ حضرت شاہ محمد زماں رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا، انھوں نے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور انھوں نے حضرت شیخ عبید اللہ، نیز حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی (علیہم الرحمہ) سے کیا تھا۔ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء میں ریاست سوات کو منتقل ہو گئی تھی، انھی کی خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبد اللہ جان صاحب فاروقی سرہندی مدظلہ العالی نے کمال شفقت و عنایت سے یہ مجموعہ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری بھی عنایت فرمائی جس کی اشاعت کی سعادت راقم الحروف کو ۱۹۶۱ء میں حاصل ہو چکی ہے۔

موجودہ نسخہ مورخہ ۱۲۳۲ھ کسی نہایت بدخط اور غلط نویس کاتب کا لکھا ہوا تھا چنانچہ اس کی تصحیح کی زحمت مولانا سعد حسن خاں صاحب، مفتی محمد مظہر بقا صاحب، حافظ محمد صاحب اور عزیزم شرف الدین صاحب کو بھی دی گئی، لیکن پھر بھی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ احادیث یا اقوال صوفیہ کے نقل کرنے میں سہو نہ ہو گیا ہو۔ جس کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں راقم الحروف نہایت شرمساری کے ساتھ عفو و درگذر کا ملتجی ہے۔ انھی غلطیوں کی وجہ سے فی الحال اس مجموعے کے ابتدائی ۱۲۸ مکتوبات شایع کیے جا رہے ہیں جو علمی اور تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ بقیہ انشاء اللہ پھر شایع کیے جائیں گے۔

یہ اور اس سے پہلے جتنی کتابیں تصوف سے متعلق شایع کی گئی ہیں وہ اپنی طباعتی خامیوں کے باوجود محفوظ تو ہو گئی ہیں۔ اب کسی صاحب کو توفیق ہو تو وہ بہتر طریقے پر شایع کرا سکتے ہیں۔

احقر ــــــ غلام مصطفےٰ خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہ الّذی خلقَ الانسانَ وعلّمہُ البیان۔ وَالصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیٰ محمّدٍ نِ المصطفیٰ سیّدِ الرسل وَالمرسلین وَحبیبِ الرحمٰن وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ کواکبِ الھدایۃِ وَسفائنِ النجاتِ وَالامانِ، وَعلی الّذینَ تبعُوھم باحسانٍ وَعلی الّذینَ جآءُوا من بعدھم یقولُونَ ربّنا اغفرلنا وَلاخواننا الّذینَ سبقونا بالایمانِ الّذینَ جدّدُوا الدّینَ وَصارُوا حُجّۃَ اللہِ علیٰ اھلِ البدعۃِ وَالطغیانِ المعصومینَ بفضلِ اللہِ عن فسادٍ ظھرَ فی ھذا الزمانِ لاحولَ وَلاقوّۃَ الّا باللہِ وَعلیہِ التکلانُ وَھُوَالمستعان۔

اما بعد از ثنا جناب کبریا و نعت حضرت مصطفیٰ الکافہ انام را بتقدیم باید رسانید بشکر منعم حقیقی ہست کہ ظاہر و باطن انسان را از قویٰ و جوارح و حواس و لطائف روحی و نفسی و قالبی و قلبی باجمعہا مشمول انعام و آلاے خویش ساخت۔ و این مشت خاک را بہ تشریف خطاب اِنّ اللہ اَسبغ علیکم نِعمَہٗ ظاھرۃً وّباطنۃً بنواخت۔ و بتوسط انبیا علیہم السلام قرناً بعد قرنٍ راہ رشد بیان نمود و طریق مستقیم عیاں فرمود۔ و در آخر ہمہ سید الرسل و افضل الانبیا و رحمت و شفیع امت صدر آرائے مقام محمود، آبرو بخش حوض مورود اوّلہم نوراً و اٰخرہم ظہوراً محمد عربی را صلی اللہ علیہ وسلم

فرستاد۔ وبایں رحمت کہ فی الحقیقت سرمایۂ جمیع رحمتہا است برکافۂ عالمیان منت نہاد، و دینِ متینِ او را تاقیامِ قیامت باقی داشت و در اعلیٰ آن لوائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ برافراشت۔

اے سیدِ ولدِ آدم اے فخرِ بشر   مدح تو زہر چہ گفتہ آید برتر
اتباعِ تراحبیب خود کرد خدا   بر قدر تو فہم راچہ یارا اے نظر

بیعتش را حکمِ بیعتِ خود بخشید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ و پیروانش را محبوبِ خویش گردانید فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ امتِ او را خیرَ اُمَّۃٍ فرمود۔ بہ وعدہ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا مبشر فرمود۔ آرے چوں مہمان عزیز ست طفیلیان نیز عزیز خواہند بود و خیار ایں امت اصحاب کرام و اہلِ بیت ذوی الاحترام اند حکم مر الشان را منصور و مؤید گردانید: وَکَانُوْا اَحَقَّ بِہَا وَاَہْلَہَا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ و بعد ایشاں ایں خدمت را از تابعین و تبع تابعین بقدیم رسانید۔ و اقطاب و اوتاد و ابدال را برائے ایں مہم ایجاد نمود۔ و بہ ہر سر مائۃ مجددے مقرر فرمود تا آنکہ ایں منصب عظمیٰ در الفِ ثانی بر امام المحققین قطب العارفین المستغنی عن محمدۃ الحامدین المتعالی من توصیف الواصفین عالم علوم ربانی شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار گرفت۔ و بعد رحلت آن جناب ہمان دولتِ علیا بہ امام کامل مکمل برہان الشریعت حجت الطریقت سید الزمان شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد معصوم قدس سرہٗ رسید۔ و پس از وصال آن واصل حق مظہر آن کمالات و موردِ آن عنایات ذاتِ بابرکات قدوۃ الاولیاء رئیس الاصفیا وحید الدہر فرید العصر قطب الوقت قیوم الزمان صاحب الاستقامت والکرامت موردِ انوارِ محمدی مخزنِ اسرار احمدی الکریم ابن الکریم شیخ الآفاق حضرت نقشبند گردید۔ امروز مدارِ قیامِ عالم وابستہ بذاتِ بابرکاتِ اوست۔ و انتظام نظامِ عالمیان متعلق بہ وجودِ گرامی صفاتِ او۔ روز بروز زیادست و دوقتِ وقتِ او۔

اے خامہ بکن گہرفشانی۔ در مدحتِ نقشبند ثانی۔ آن آیۂ رحمتِ الٰہی۔ آن مظہر فیض لاتناہی۔

آن ہادیٔ خلق در سرِ راہ۔ آن عارفِ سرِ لی مع اللہ۔ مجموعۂ حسن ذات و اوصاف۔ نعم الخلف گرامی اسلاف۔ معصوم صفات و احمد نخلِ برومند گلشن دین۔ از راز و نیاز قربِ محرم۔ قیوم زمانہ قطب عالم۔ فانوس مثال چرخ اخضر۔ از شمع وجود او منور۔ و نقش ہمہ صرف ہر عبادت ہر عادتِ اوست خوقِ عادت۔ از بہر ثنائے آن دل آگاہ۔ نامش کافی ست حجۃ اللہ۔ من قابلِ مدح او کجایم۔ مداحِ او بود شمایم۔ اَللّٰھُمَّ اَنْعَمْتَ عَلَیْنَا بِرُؤْیَتِ جَمَالِہٖ۔ اَنْعِمْ عَلَیْنَا بِاِفَاضَتِ کَمَالِہٖ۔

امّا بعد۔ این خزینہ ایست از اسرار الٰہی و کنز یست از فیوض لا متناہی کہ قلم فیض رقم حضرت آنیشان بطریقِ مکاتبت مرقوم ساختہ و منعم حقیقی بسعادت جمع آن بندہ عاصی عماد الدین محمّد را نواختہ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ اگرچہ این ہیچمدان را یارائے باغبانی این گلستانِ قدس نہ بود، اما بموجب امتثال مخدوم و مخدوم زادہ اعلیٰ فطرت کرامت مرتبت نتیجۃ الولایت والقطبیت از سلفِ خود، خلفِ ارجمند زیب دہِ سلسلۂ نقشبند۔ از پدر و از جد یادگار، سلمہ اللہ گلے زان بہار نیر اوج فلکِ سرہندی، تازہ نہالِ چمنِ احمدی سوے خدا مقبل معرض زنہ عارف حق شیخ محمد زبیر سلمہ اللہ سبحانہٗ، بدین امر خطیر اقدام نمود۔ امید از سائرانِ این چمن انوار و توقع از زائرانِ این گلشن اسرار آن ست کہ اگر امرے بفہم آنہا درنیاید حمل آن بر قصور خود نمایند و از سوے ادب بجناب قدس خود را در مہلکہ نیندازند۔ بیت

آثار سبک روان ز نقصان دور ست　　　خارست بہ پاکہ نقش پا نسبت تمام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ و این کتاب مستطاب را مسمّٰی بہ "وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول" ساخت۔ الحمد للہ کہ تاریخ جمع آن از اعداد آن مستفاد ست۔

مکتوب ۱ - بہ پیر بزرگوار.

قبلۂ عالم و عالم سلامت، درین دو سہ روز آن قدر شمول عنایات و مواہب و عطیات الٰہی عزشانہٗ دربارہ خود احساس نمود کہ شمہ ازان بیان بر نتابد۔ علی الخصوص درین نزدیکی آن قدر بہ دقائق و اسرار غلت نواختند و بہ آن سر بلند ساختند کہ تفصیل آن از حیطۂ بیان خارج ہست۔ و موافق بالقاب بزرگ ہم افراز گردید۔ دیگے روز بعد از نماز عصر کہ فی الجملہ در آزار خفیفے داشت متوجہ حال خود گشت ہمان اسرار واجب الاستتار بقوت و غلبہ تمام ظاہر شدن گرفت و عجائب عنج و دلال درمیان آوردند درین اثناء الہم ساختند کہ خدا تعالےٰ پیش تو آمدہ ہست، احساس نمود کہ درہمان بالاخانہ باخیر و برکت گویا نزول بے کیف با عظمت و کبریا واقع شد۔ و خصوصیتے کہ بہ این بندۂ عاجز درمیان آمد توام کیفیت لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ. يَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي. زیادہ برین جرأت نمی توان نمود۔ اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت جل سلطانہٗ از تنگی میدان عبارت ہست و مصروف از ظاہر و الا فہو سبحانہٗ منزّہ عن الزمان والمکان والنقائص کلہا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ.

مکتوب ۲ - نیز بہ والد و پیر بزرگوار.

حضرت سلامت درین آزار بعضے اوقات بہ الہامات عجیبہ و القاب غریبہ و خطابات کریمہ مشرف و سر بلندی می سازند از کمال حیا و عدم لیاقت بہ اظہار آن جرأت نمی تواند کرد۔ اما چون این امور بے قصد این حقیر علی التواتر و التوالی موکّد و مؤیّد فائز می گردید، بہ عرض بعضے ازان جرأت می نماید أَنْتَ حَبِيبُ اللّٰهِ تو ہم یار خدائی و ہم محبوب خدا۔ أَنْتَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ. أَنْتَ مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. أَنْتَ مِنْ أَوْلِيَائِي. أَنْتَ مِنْ عِبَادِيَ الصَّالِحِينَ تو مقبول خدائی دوست خدائی، ترا خدا تعالیٰ دوست می دارد، ترا خدا تعالیٰ یار خود کرد و گناہان ما تقدم

وما تاخر آمرزیدند از مقام شفاعت نصیب دادند. الی غیر ذٰلک من التشریفات والکریمات
التی لا تعد ولا تحصی خصوصاً دریں ایام بہ القاب خلت و محبت و تشریفات و خطابات مستورہ
الا ماشاء اللہ تعالیٰ اطلاع می دہند و مثل فلق صبح روشن می سازند و بہ دقائق و معارف ہر کدام
مستحق متحقق و سربلندی می کنند. چون علوے شان آن اسرار از حیطۂ ضبط و بیان خارج است غیر
خموشی و سکوت چارہ نیست، ہمان قضیہ است لو اظہرت تقطع البلعوم، ہیچ گونہ در خود قابلیت
نمی یابد و ہیچ عمل خود را شایان قبول آن جناب مقدس نمی شناسد. ہمان مثل است قُبِلَ مَنْ قُبِلَ
بلا علۃ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی. معاملۂ کرم
جداست و وسعت مغفرت جداست. روزے فہم ساختند کہ او سبحانہ بر دل تو نزول فرمودہ است
دران وقت گذشت انچہ گذشت، قلم این جا رسید سر بشکست. گاہے ورود حضرت خضر علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیش خود می یابد. تاحال مکالمہ و محادثہ واقع شدہ است. حضرت سلامت
انوار و برکات این ماہ معظم را تا کجا معروض دارد کہ از حیطۂ حد و عد بیرون است. چنانچہ در فضائل
این ماہ آمدہ است تُفتح ابواب السماء و تُفتح ابواب الجنۃ. گویا این امور محسوس گردیدہ و
دریاے رحمت کشادہ شدہ مثل ابر نیسان می بارد. اللھم لا تحرمنا من برکات ھذا الشھر
المعظم المکرم. واقعے کہ درین نزدیکی دیدہ است بعرض آن گستاخی می کند و تعبیر آن مسالت می نماید
قبل ازین بچند روز در ہمین حجرہ نشستہ بود کہ از دروازہ صورت مبارک ظاہر شد. بعد ازان
آمدہ بمن ملحق شد و دران وقت خود را در صورت و لباس بہ آن حضرت متحد یافت. درین میان
ندا در دادند کہ امروز ترا با پدر تو متحد و یکے ساختیم. ظاہرا مکرر و موکد بہ این نوید ساختند. این قسم
دیدگاہے پیشتر ہم روی داد. اما این الہام مخصوص ہیچ نوبت نبود. تعبیر این را ہمچنین تصدیق
امور سابقہ را از حضرت مستدعی است. بعضے چیزہا کہ منوط بہ مناصب عالیہ اند معلوم می کنند.

و بعضے آثار آن در خود می یابد، ادب را جرأت نمی تواند کرد. اگرچہ سابقاً درین باب بلکہ در معاملات سابقہ از آن حضرت بشارت یافتہ است. امّا باز امید وار است کُلٌّ ذٰلِكَ فَضْلُكُمُ الْعَالِي والّا من ہمان خاکم کہ ہستم وَ الْعبودیۃ.

مکتوب ۳. نیز بہ والد پیر بزرگوار.

الحمد للہ علی جمیع نعمائہ والصلوٰۃ علی سید انبیائہ. حضرت سلامت امروز بہ یاران نشستہ بود دران اثنا دید و ملہم گردید کہ کمالِ رحمتِ الٰہی جل سلطانہ، شاملِ حالِ این ضعیف گردید و محیط عنایات بے غایت او سبحانہ، گشتہ. چون نیک متوجہ حال خود شد عجائب و غرائب نوازشہا مشاہدہ نمود. طرفہ در مراتب قرب و ظہور تشریفات و تکریمات در آن بارگاہ مقدس وا آن حریم معلّٰے خود را ممتاز و سر بلند یافت. روز بروز نوازشہائے تازہ و عنایت ہائے بے اندازہ مرحمت می فرمایند. نزدیک است کہ از تذکر و خطورِ آن عقل بلرزد و این کس از جا رود فکیف کہ موردِ آن گردد. شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را. نمی داند کہ باوجود این ناقابلی و عصیان از چہ راہ این ہمہ قبول یافتہ و مورد این ہمہ عنایات و اہتمام او سبحانہ، گشتہ کہ ہرگز عبارات را و اشارات را در حریم قدس آن جانیست. پس ازان معمیات چہ عرض نماید و چگونہ زبان را بہ بیانِ آن بکشاید، غیر ازان کہ بہ ضمیر منیر کہ مظہر فیض انوار الٰہی است جل سلطانہ، آن را حوالہ نماید. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ فقیر از سعادتِ حضور از راہ عجز محروم است. واگر در خدمت سراسر سعادت می رسید از بیان آن معانی عاجز بود، لہٰذا غائبانہ دروزیرہ گر توجہات کہ بحقیقت این رموز مطلع گشتہ این فقیر را بجواب سرافراز فرمایند و در حینِ ظہورِ آن اسرار بخاطر رحیت کہ دعا درین وقت مستجاب باشد. ہرچہ مقدر بود بہ آن التجا نمود. دعا آن حضرت را سرافرازی خود دانستہ تقدیم رسانید. انہ سبحانہ

قریبٌ مجیبٌ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ درین نزدیکی دیدہ بعرض آن جرأت می نماید۔ می بیند کہ نورے ازین حقیر ظاہر گشتہ است و عالم فرو گرفتہ، معلوم نیست کہ جاے از و خالی ماندہ باشد، و این نور زمانے در نظر بود ازان افاقت رو نمود، باز بہ نوید منصبی کہ مناسب این دیدہ است سربلند گردید۔ قبل ازین بہ مدت مدیدہ این قسم نور در یقظہ در خود مشاہدہ می نمود، آن را بعرض آن حضرت رسانده بود۔ متوجہ گشتہ فرمودند دیدم کہ نور من در ذات و افراد عالم سرایت نمود، بعد ازان نورِ قوام ہمین قسم دران افراد سریان کرد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

مکتوب ۴۔ ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت امشب کہ شب بست و ہفتم ماہ مبارک بود بہ امید دریافت فیوض و برکات آن حضرت بعد از نماز عشا منتظر و ملتجی و مستغرق نشستہ بود، ندا در دادند کہ ترا و فرزندان ترا بخشیدند، والدین ترا نیز آمرزیدند، و والدہ فرزندان ترا برکات بہ این نیز نواختند، باز ندا در دادند کہ یاران و دوستان ترا بخشیدند۔ ہمین قسم بہ تکرار این معنی سربلند ساختند۔ ظاہرا درین اثنا بخاطر ریخت کہ یاران و دوستان ماضی یا حال یا استقبال نیز ندا در دادند کہ ہمہ را بعد ازان ملہم گردید کہ ہرچہ تو گوئی خدا تعالےٰ ہمان کند۔ مکرر و مؤکد بہ این امور سرفراز ساختند چون این امور را از حوصلۂ خود زیادہ می داند حیران است۔ اما می داند کہ رحمت او واسع است۔ اِنَّ رَبِّیْ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوْا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ و صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

مکتوب ۵۔ نیز بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت فیوض و برکات۔ امشب کہ شب آخر رمضان المبارک بود عرض نماید کہ خارج از بیان است از اول شب بعض معاملات ظاہر شدن گرفتند، چون دران وقت بہ امور دیگر

هم مشغول بود نوافل ست تقید تمام نمود. در نماز عشا و بعد فراغ از آن بکلیهٔ خود متوجه گشت دید که او سبحانه تعالیٰ برین بندہ حقیر خود در کمال اقبال است. و در نظر بصیرت این معنی بصورت مواجه بے پردہ و حجاب با کمال توجه و التفات متمثل گشت. و خود را به قبولیت خاص الخاص دران حریم متعال مقبول یافت و تا مدتے این معانی در نظر متمکن بودند. بعد ازان خود را از سر تا قدم مرصع مزین و محلی به انواع حلی دید که نزدیک بود که جمال خود واله و شیفته گردد. درین اثنا ملهم ساختند که این مقام محبوبیت است، گویا از هر بن مو این صدا بر خاست و در نظر بصیرت تا مدتے این معنی به نوعے منکشف دیده گشت که گویا دران گنجایش ریب نماند اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللهِ سُبْحَانَهٗ این دید موافق فرموده دی روزهٔ آن حضرت است. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَائِهٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِهٖ ام وز انتظار قدوم آن حضرت موافق فرموده در حد کمال است.

مکتوب ۶: ایضاً به والد و پیر بزرگوار.

حضرت سلامت قبلهٔ دین پناه سلامت. از دی روز فقیر به جهت غلبهٔ حرارت بسیار در ضعف و آزار است از ین جهت از ملازمت سراسر سعادت معتبر مانده. بعد از نماز فجر روز به سکوت نشسته بود جامعیت و عظمت خود آن قدر محسوس گردید که چه عرض نماید، گویا تمام عالم علوی و سفلی در گرفت، بعد ازان نظر بر وصول خود بر کعبهٔ مقصود افتاد، دید که وصول این حقیر به آن مرتبهٔ مقدسه از روے اصالت و استقلال است بے تبعیت و توسط احدے. و این دید از دی روز گویا بر سبیل استمرار است. هر چند تامل می کند خلاف آن ظاهر نمی شود. و این قسم دید سابق گاہے روے نه داده بود. الحال القاے غیبی نے سابق تامل و توجه درین حاصل شده و وصول ذاتی به نظر در آمده وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللهِ سُبْحَانَهٗ. دیگر نوید حصول محبوبیت و غیرها با ظهور بعضے لوازم دامن دامن آن نه چندان به ظهور می رسد که به عرض آن لب توان کشود و هم چنین ظهور حضرت خضر علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام احیاناً و بعض اکابر دیگر با خصوصیات و عنایات کہ رو مے می دہد چہ عرض نماید کُلُّ ذٰلِكَ بِبَرَكَتِ توجہاتِکُمُ العالیہ ۔ امید دارکہ بہ صحت و سقم این معانی سرفراز فرمایند ۔

مکتوب ۷ ۔ بہ مخدوم زادہ ابوالاعلیٰ نویسند ۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیْ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ۔ بہ شبے وقتے سحری فقیر را ملہم ساختند کہ قدم تو بر گردن جمیع اولیاء است ۔ چون این معنی را بہ عرض حضرت پیر دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی حضرت عالیشان رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود آن را بہ تو پوشانیدند ۔ و بہ خاطر می رسید کہ فرمودند کہ ترا یا خود مثل او یقین یافتم ۔ فقیر معروض داشت کہ خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی بحضرت رسیدہ است خلعت قیومیت است مدار قیام عالم و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است ۔ این خلعت کہ بایں احقر عنایت شدہ ہمان است یا غیر آن ۔ فرمودند کہ ہمان است ۔ بعد از ارتحال آن حضرت این فقیر بعضے آثار و علامات آن معاملہ در خود نیز احساس نمود ۔ روزِ دویم از قضیۂ ارتحال بعد از نماز عصر عنایاتِ خاص از حضرت واہب العطایا، جلیب آلاء کہ بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود، و معاملۂ قطبیت را بعد آب و با چندین طبل و نفیر در خود دریافت ۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔

مکتوب ۸ ۔ بہ حقائق آگاہی برادر زادہ حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد پارسا صدور یافت ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام ، بہ فرزندے شیخ محمد پارسا می رساند ، مکتوب مرغوب با فرمان عالیشان در گشتِ صحرا و سیر نواحی کیتھل و سامانہ دشنام رسید عریضہ در جواب آن بخدمت آن خلیفہ رحمان فرستادہ در وقت نیک بہ نظر عالی بگذرانند و بظاہر و باطن بیادِ خدا جل و علی باشند ، باطن

به تمام وکمال برائے حق جل وعلیٰ مسلّم است وظاهر نیز آن چنان. وآنچه برائے حقوق عباد است چون بامر الٰہ
است آن نیز عائد به او گشت تعالیٰ وشرکت دیگرے از ظاهر وباطن بالکل رفت. وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ، وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. مدار کار به تقوےٰ است. آن اگر به حکم
عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ در کلام حضرت علّام است جل وعلا. پس تقویٰ را شعار خود سازند واز اقتصاد در گناه
بگزارند. إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ. غضب خدا سهل نباید پنداشت.
واز هیبت آن باید گداخت. زمین وآسمان اگر بگذارند بر جاست، عرش وکرسی اگر آب شوند رواست.
آتش سوزان اثرے است از ان عذاب وحمیم وجحیم متفرع بر آن. کریمه لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلىٰ جَبَلٍ
لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ گواه آن. دران روز کز فعل پرسند وقول اولوالعزم
را تن بلرزد ز هول دران روز جهات عذابهاے گوناگون در پیش. تا کے این خواب خرگوش دارند وفکر
فردا نه نمایند. فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ،
را خوانند. بالجمله در بندگی بکوشند ودر طلب او بسوزند وهمواره او را جویند ودل را از نقوش ماسوىٰ
بشویند. این زمان درهاے مراتب قرب کشایند ودر وبهار انوار واسرار در آید. این کار دولت است
کنون تا کرا دهند. درین آوان رساله در تحقیق گناهان وتتمیم نصائح وفوائد دیگر بعد آن به تعجیل تمام
برحسب اقتضاء حال نوشته فرستاده است، آن را مطالعه نمایند. وسعی فرمایند. وبه نظر بندگان حضرت
دارند. وعذر تقصیر خواهند. از آزار شما خاطر دربار بود الحمد لله که مژده صحت رسید. نجانا الله سبحانه
عَنِ الْآثَامِ وَالْخَطَايَا فَإِنَّهَا رُؤُوسُ الْبَلَايَا. وَالسَّلَامُ عَلىٰ خَيْرِ الْبَرَايَا.

مکتوب ۹ . بجانب عالی شان مغل خان شرف صدور یافت.

بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ حَامِدًا لِلّٰهِ الْعَظِيمِ وَمُصَلِّيًا عَلىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. الله تعالیٰ ما گرفتاران را به تمام وکمال به سوے خویش خواند واز غیر خود براند.

دلے کہ گرفتارِ غیر ہست از وچہ توقع خیر است ۔ روحے کہ مائل بہ کمتر ہست نفس امّارہ از و بہتر است ۔

صحیفۂ گرامی آن فرزند سعادت مند رسید ۔ مضامین آن بہ وضوح انجامید ۔ فقیر را در دعا دارند ۔ وامیدوار باشند ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ ہر چیز را وقتے است معین و زمانے ہست مسمّیٰ ۔ کُلُّ ذٰلِكَ فِي كِتَابٍ وَاِلَيْهِ الْمَرْجَعُ وَالْمَآبُ ۔ ہمت را بلند دارند وکار خود را بہ او سبحانہٗ گزارند ۔ و راہِ دیگر اندیشہ بخاطر نیارند ۔ و در طلبِ بندگیِ مولائے حقیقی مردِ جان بونہ دبجان و دل بہ سوئے او دوند ۔ چند روز کسل و آشوبِ چشم داشت لہٰذا در جواب توقف افتاد ۔ معذور دارند وامیدوار باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۱۰ ۔ بہ مرزائی میرک گرز بردار ۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔ صحیفۂ گرامی آن برادر سامی رسیدہ سبب بہجت و مسرت گردید ۔ اللہ تعالیٰ آن برادر را بمحبتِ خویش سربلند دارد و بعنایاتِ خود ممتاز گرداند ۔ در حق شما امیدہا ہست و دقبول بزرگان را اثرہا است و حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ کلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ فقیر را در یاد دارند و مشتاق شناسند و در کارِ مولا باشند ۔

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است	گر شکر خوردن بود جان کندن است

جزوی بنازی کہ بفقرا فرستادہ بودند بموجب نوشتہ رسید ۔ و مہربانی دیگر نیز معلوم گردید ۔ اللہ تعالیٰ سعی شما را مشکور سازد و در و برکاتہٗ بیفزاید ۔

مکتوب ۱۱ ۔ سیادت پناہی محبّ اہل اللہ میر عبداللہ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام ۔ بخدمت سیدی سندی سلّم اللہ ربہٗ می رساند ۔ از خرابی احوال و اطوار چہ نولیسد ۔ عمر بہ آخر رسید و از سیاہی سفیدی دوید ۔

و معاملاتِ گور و قیامت بر سر آمد واز کردار خود بہ گی شرمندگی و ندامت ۔ فردا چہ جواب خواہد داد، و بکدام رو روزِ حشر خواہد برخاست ۔ مرکب رسید فکرِ آخرت چیست ، خواب خرگوش تا کے و عذاب گوناگون پے در پے ، آخر ہمہ را باید گذاشت ۔ فکرِ امروز بہ فردا نباید انداخت ۔ دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا فکرِ آن نماید و کار بر عمل فرماید

ترسم کہ یار با ما ناآشنا بماند　　تا دامن قیامت این غم بما بماند

بعد برسات بر تقدیر حیات عزم سفر حجاز مصمم است تا مشیتِ الٰہی جل شانہٗ کدام سو رہبر است شوق غالب آمدہ و لَبَّیْکَ بر زبان ماندہ اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ بِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ ارادہ راہ خشکی غالب بہت ۔ تا خواست جل شانہٗ بہ کدام جانب است والسلام برادر عزیز میر اسد اللہ و میر فضل اللہ بعافیت و استقامت و براہِ خدا جل و علا شتابند ۔ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ ۔

مکتوب ۱۲ ۔ بمرزا محمد مقیم صدور یافت ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام ، بہ برادر عزیز مرزا مقیم لازال مستقیمًا علی الدین می رساند ۔ مکتوب مرغوب رسیدہ سبب بہجت و مسرت گردید ۔ اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ۔ ہموارہ بیاد و ذکر الٰہی معمور و منور باشند ، و در محبت او سرخوش و مسرور بوند ، بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز محب بہ محبوب شوند ، و از لفظ بہ معنی روند خوش گفت

قومے ز وجودِ خویش فانی　　رفتہ ز حروف در معانی

از محبت دیوانگی شما این امور مامول است و بہ مقتضائے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ این معانی سرمایہ بالخصوص ابیات شما خواند ، و با عدم لیاقت ہر دو دست بہ دعا برداشت ، و او سبحانہٗ مجیب الدعوات ہموارہ بر وظائفِ بندگی و طاعات راسخ و مستقیم باشند ۔ و بر محبت شیوخ

خود مستدیم بوند، واین را سرمایۂ سعادت شمارند. اہلِ خانہ و فرزندان و برادران را سلام رسانند، و بیادِ خدا جل شانہٗ سرگرم بوند. کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ. استماع توفیقِ آن ہمیشہ سببِ مسرت گردید. اللہ تعالیٰ در توفیق و در جمعیت بیفزاید. احوال را نویسیان باشند والسلام. واز سفر حجاز استفسار بودند. بعد انقضاے موسم برسات بر تقدیرِ حیات احرامِ این سعادت را امیدوار ہست. وتعیینِ طریق را من بعد قلم گذار انشاء اللہ المتعال والسلام.

مکتوب ۱۳۳ ۔ بہ شیخ بیر صدور یافت ۔

باسمہٖ سبحانہٗ حامداً ومصلیاً ومسلماً خدمت فضائل وکمالات دستگاہی شیخ جیو ازین فقیر سراپا تقصیر سلام عاقبت انجام خوانند ومعذور دانند از محبت واخلاص این فقیر نسبتِ شما خدائے جل وعلا آگاہ ودانا ہست، ودر ہر چیز او توانا ہست. در دوستی واخلاص ہا بمقتضاے بشری چیزہا درمیانہ می آید. اللہ تعالیٰ بہ کرمِ خویش آن ہمہ را عفو فرماید. اگر عفو نباشد کار بر عاصیان مشکل آید رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ط بہر حال ازین فقیر راضی باشند ومحبت شناسند وبخاطر شریف ہیچ نیارند وبہ دعا یاد دارند. دانۂ کبش کہ فرستادہ بودند رسید، تصدیع کشیدند، اللہ تعالیٰ قبول فرماید وبیفزاید از جانب فقیر زادہ ہا سلام مطالعہ نمایند. والسلام والاکرام.

مکتوب ۱۳۴ ۔ بحقائق ومعارف آگاہ مولانا عبدالصمد کابلی صدور یافت ۔

باسمہٖ سبحانہٗ بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام بہ آن حقائق ومعارف واگاہ می رسانند صحیفہ گرامی شریفہ مشرف ساخت ومضامین آن شناخت. اللہ تعالیٰ عواقبِ امور محمود گرداند، واز ماسوا بر ہاند. خاطر فقیر بجہت جمعیت شما ہست اِنَّہٗ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَّعَلٰى مَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ط کار خود بہ او اندازند وخود را در راہِ او در بازند. چون این قدر اقامت نمودند چند روز دیگر

ہم دران جا باشند دبا ستغنا بوند فَاِنَّ شرف المؤمن قیامُهٗ باللّیل وَعزُّهٗ استغنائهٗ عن النّاس. الخ چہ مقدر ہست بمشیتِ الٰہی جل شانہٗ بوجہ احسن ظہور خواہد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نعم المولیٰ ونعم النّصیر۔ از صحبتہا شہزادہ عالی مقدار نوشتہ بودند از جانب خود حتی المقدور استمالت نمایند واز جانب این فقیر ہرچہ دانند مطمئن الخاطر سازند۔ بعد انقضاے برسات بر تقدیر حیات عازم حرمین شریفین زادہما اللّٰہ تشریفاً وتکریماً مصمم ہست والحال راہ خشکی بہ خاطر مقرر تا درمیان خواستہ کردگار چیست۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ و در کتاب فرزندے محمد پارسا دعاے خود شما نوشتہ ہست مطالعہ نمایند۔ این فقیر را بہ دعا یاد دارند۔ العَاقِبَةُ بِالْعَافِیَةِ وَالسَّلَام۔ برادر گرامی خواجہ عبدالاحد وخواجہ میر وسائر دوستان سلام خوانند وبیاد مولاجل وعلا باشند۔

مکتوب ۱۵ ۔ بحقائق ومعارف آگاہ جامع علوم عقلیہ ونقلیہ مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد سلمہ اللّٰہ تعالیٰ صدور یافت۔

وہو حسبی ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ درود صحیفہ گرامی آن عارف سجایا از خود فانی برادر امجد شیخ عبدالاحد مشرف ومسرور ساخت۔ اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ مہربانی ہا نمودہ، زیادہ از استحقاق ستودہ من ہیچم وکمتر از ہیچ بسیارے درباب استخارہ ملازمت حضرت ظل الرحمۃ لازال فی عین الامن والاماں۔ ایماے نمودہ بودند۔ بعد وصول رقیمہ تجدید وضو کردہ بحصول پیوست واہتمامے درین امر مفہوم گشت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وقت رفتن شما بعد آن این قسم امور مکشوف ومحسوس این حقیر می باشد چنانکہ ہموارہ درین گمان می بود وَقَدْ وَقَعَ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَرَتَّعَ۔ تا حق را سبحانہٗ درتحریک دوستان خود چہ حکمتہا است۔ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ وَحِکْمَتُهٗ اَحْکَمُ دیگر از تشتت

احوال ناشی از کثرت عیوب و معاصی چہ نویسد. خواہم شد از دیدہ، درین فکر جگر سوز مع ذلک بمقتضاے بیت:

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا ‌ ‌ ‌ ‌ تَأْتِي عَلٰى حَسْبِ الْعِصْيَانِ

واین قسم امید ہا نقد وقت ست۔ اگر بہ تفصیل آن بحار رحمت وکمال رافت پردازد مگر کمتری قبول کنند۔ اَمَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ. وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. محتمل کہ برخے ازان از زبان برادر عزیز محمد خلیل اللہ کہ مصداق شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ است معلوم شریف گردد۔ استغفر اللہ سخن بجاے دیگر رفت مقصود دریوزہ دعا و توجہ شفاست واز مثل شما سابقان امید داری ہا است کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ نشان حال شان است۔ دیگر چون ازان دو امر عظیم القدر اَحَدُهُمَا الْمَغْفِرَةُ الْمُطْلَقَةُ وَالثَّانِي اَمْرُ الرَّدِّ وَالْقَبُوْلِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔ استفسار فرمودند۔ توجہات دران بکار بردہ درحین آن تفرعات القاء نمودند کہ ہرچہ خواہی چنان کنم۔ خاطر تو عزیز است چنان کردیم۔ واین دو امر بہ فلانے عطا فرمایم هٰذَا اَقْرَبُ مِنْ هٰذَا۔ چون درین باب از ایشان مبالغہ تام ظاہر شد آنچہ دریافت نیکان آست وَالْغَيْبُ لَدُنَّ الْعَلِيْمِ الْوَهَّابِ. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا وَالسلام.

مکتوب ۱۶ • بپادشاہ دین پناہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّادَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَمْجَادِ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، رَوَاهُ مسلم. اما بعد ذرہ احقر بعرض حضرت خلافت منزلت می رساند بہ ورود فرمود عالی شان سرافراز و سربلند گردید، و در اداے شکر آن خود را عاجز و قاصر دید۔

من کہ یاشم کہ برآن خاطر عاطر کنم • لطفہا می کنی ، اے خاک درت تاج سرم ۔ دیگر چہ عرض نماید
وگناہان خود را تا کجا شمارد وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ
حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ. گناہ و معصیت الٰہ موجب سخط خدا است و سبب غضب من جل و علیٰ ۔ سخط
و غضب خدا را سہل نباید پنداشت بلکہ از تذکر و ہیبت آن باید گداخت ۔ از ہیبت او زمین و
آسمان بگداز در وامست و از ہولِ آن عرش و کرسی لشگا ور برجا است ۔ آتش سوزان اثرے
از آثار آن و عذاب الیم و جحیم متفرع بران دران روز کہ فعل پرسند و قول اولوالعزم تن
بلرزد در ہول و از ہیبتِ خدا ے کوہ بگریہ در آید و از عظمت و قہر و کبریائی او عرش بہ آن
شکوہ بزاری در آید ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ. مرگ رسید و معاملۂ گور و قیامت بسر دوید ۔ علاج آن چیست
بے یادِ او نباید زلیست ۔ یاران و دوستان رفتند و بخاک پیوستند و بمحاسبہ خود مشغول گشتند ما را
نیز باید رفت و بزیر خاک نشست و بہ دو فرشتہ مہیب جواب باید داد و حدیث اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَةٌ
مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ ، راہ باید شناخت ، ہیہات وقت کار است
نہ موسم خورد و خواب فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ و در حدیث آمدہ است ، چون میّت را دفن
کنند و اصحاب وی برگردند او ہر آئینہ می شنود آواز نعالِ ایشان را دوستان او را در زیر خاک
گذارند و او احساس آن نماید و چارہ بجز آن نہ دارد و ہیہات آخر ہمہ را باید گذاشت ، چرا
امروز نہ گذارند ۔ و مردانہ وار رو باو آرند و کریمہ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ را خواندہ در بند این
و آن نمانند اِنَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِيْتَ اِحْدٰهُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰى •
دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا تلافی ماضی نماید و فکر بر اصل فرماید ۔

ترسم کہ یار با ما ناآشنا بماند ۔۔۔ تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

وفی الحدیث وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیراً وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللهِ . رواہ احمد وَالترمذی وَابن ماجہ . این گریہ وزاری بہ از ہزاران سرور وشادی . واین درد وغم بہتر از گونا گون تنعم .

بیت
غرض از عشق توام چاشنی درد وغم است
ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

وخوش گفتہ :

متاعے کز ین رہ گذر می برند
لب خشک ومژگان تری برند

قبلہ گاہا چند روز از راہ جنون وشور بصحرا بہ آمدہ بود ، ہمان جا عنایت حضرت رسید ومناسب حال خود این بیت دید :

بسوز دفتر اشعار راہ صحرا گیر !
چہ وقت مدرسہ وبحث کشف وکشاف است

قبلہ گاہا رسالہ در تحقیق گناہان کبار وصغار یا ذکر وآداب واخلاق زوائد عجالۃ الوقت بطریق اجمال واختصار نوشتہ فرستادہ است وتفصیل وتتمیم آن را بر وقت دیگر انداختہ امید کہ بمطالعہ خاص در آید وقبول باید والسلام قبلہ گاہا مکتوب قطب محی الدین علیہ الرحمۃ مطالعہ نمودہ عبرت افزود واین مراتب معلوم است اما توفیق عطا کریم کسے را کہ مرگ در پیش است شصت وہفتاد سال نزد او ہیچ است . اگر بالفرض ہزاران ہزار سال عمر باید یک ساعت شمارد وجز بندگی ہیچ نیارد ومع ذالک در کمال انفعال وخجالت ماند واز واورا خواہد داند نعیم وجحیم ہیچ در نظر در نیارد ، بلکہ خود را فدائے مولا سازد ودر راہ او خویش را در باز این زمان بہ اعلیٰ مراتب عبودیت رود وبہ اقصائے منازل علیین دود . وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکلاَنُ .

مکتوب ۱۷۰ بہ خان عالی شان شایستہ خان۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ ھُمُ الْاٰمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ۔ حضرت فیاض علی الاطلاق جل ذکرہٗ جہانیان را بوجود سراسر جود خان والاشان رفیع المکان منبع الجود والاحسان سلمہ اللہ المنان، کامیاب دارد۔ واز ہرچہ می رود سخن دوست خوش تر ہست مخدوما مطاعا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ فَکَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ وَکَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ پس امروز برہر کسے واجب ولازم آید کہ فکر حصول فردا نماید۔ اگر تخم صالح درزمین استعداد کاشتہ امیدوار ثمرۂ نیک باشد فَلْیَزِدْ۔ واگر فاسد انداختہ تاتواند تلافی وتدارک آن نماید آیۃ کریمہ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ط ہیہات آن فزع اکبر کہ اولین وآخرین از ہیبت آن در خروش اند۔ جن وانس ووحوش وطیور از ہول آن در اضطراب اند جلوریز آمدہ وہنگام ردّ وقبول کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ کنایہ ازان ہست شتابان در رسیدہ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ حیف ہست از جوانان خردمند وپیران ہوشمند غفلت از گوش ہوش برنیارند وپردۂ غرور از بصر بصیرت برندارند۔ وہرجا کہ نشان ازان بے نشان یابند خودرا فدائے آن دیار ودیار نسازند۔

> دلبرے دربرے وما فارغ ۔۔۔ درقدح جرعۂ وما ہشیار
>
> زین سپس دست ما ودامن دوست ۔۔۔ زین سپس گوش ما وحلقۂ یار

آوردہ اند کہ مجو بہ دردار القضا از اختیار کردن زوج او زوجۂ دیگر شکوہ نمود۔ قاضی فرمود منعش نہ می رسد۔ آن مجو بہ گفت آرے منعش نہ می رسد اگر نہ پردۂ حیا بروے داشتمے در ین مجمع چہرۂ زیبائے خود آشکارا می کردم تامردم الصاف می دادند کہ ہرکہ چنین کبری ورعنائی داشتہ باشد وے رانسزد کہ خردے بہ دیگرے پردازد۔ صاحب دلے حاضر بود نعرہ بزد وبے ہوش

افتاد. چون بخود آمد استکشاف نمودند. فرمودند چون این ضعیف این نکته رنگین ظاہر نمود، در برمن ندادر دادند که اگر نه حجاب عظمت و نقاب جبروت بروجه کریم داشتمے ذات مقدس رابہردم عیانا می نمودمے تا جہانیان می دیدند و انصاف می دادند که ہرکه چنین مولائے ذوالجلال داشته باشد تواند که او آن دیگرے باشد، سزد که بما سوائے او آرام و قرار گیرد. امّا بعد احقر فقرا متصدع خدمت سامی می گردد. شرافت مآب کمالات انتساب خواجه عباد اللہ به صلاح آراسته ہست و بحلیه تقوے و خداپرستی پیراسته. درین ولا بہر انتفاع عامه خلق اللہ از قصبه روپرنہوے کنده بجانب سرہند رسید، بعض حسود از راه تعدی و عناد اظہار او بے راه ساختند و ٹیلہاے آن را بشکستند. اکنون آن عزیز در ورطۂ پریشانی در گرداب حیرت افتاده، مختہا بر بادشاہے می باید داد. او در گرداب فقر و ناداری جان کاه داہل مطالبه گیرد داد خواه چون آوازه ذات الامتنان. بہر جانب پیچیده و بانگ کرم آن جناب بہر سو رسیده فقرا را ناچار بر آن آورده که یکے بخدمت گرامی اظہار این معنی نماید باشد که به آب آن محتاج دستگیرے رود و از ذمه آن بے چاره کُلّاً اَوْ بَعْضًا بقراضه خوان احسان مفروغ گردد. قَالَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَاَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی. وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ.

مکتوب ۱۸ • نیز بخان شائسته خان صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ دَائِمًا سَرْمَدًا. سلام و تحیت تمام از ین احقر انام به آن مکرم و ثمرۂ انعام خان رفیع المکان سلمه المنان موصول باد، دیگر چه

www.maktabah.org

گوید و چه نویسد کارے کہ ازان آفریدہ اند و خدمتے کہ بآن امر فرمودہ اند ہیچ از دست نیاید بلکہ تمام خلاف آن ازین کس بر آید، ازین سبب مستحق حرمان گشت، و بخسران پیوست، اِنَّا لِلّٰہِ الخ۔

کدام مصیبت عدیلِ این حرمان است | کدام بلا برابر آتش سوزان است
ہیہات نہ بیگانگی کسے کند یا دوست | آنچہ تو بحق می کنی بگو از یاران است

دوستان باید کہ این قسم مصاب را تعزیہ نمایند۔ السلام۔

مکتوب ۱۹ ۔ بپادشاہ دین پناہ شرف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْبَیَانِ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ الْاُمَمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ قبلہ گاہا، عالم پناہا، چون عمر عزیز در ذنوب و معاصی صرف نمودہ و گناہان از حد افزودہ و ذکر توبہ را از ہمہ اہم می داند۔ واشتغال بہ آن فرض عین می شناسد۔ لہٰذا در تحقیق معنی توبہ و مراتب آن با تدقیق در اداو و ذکر اختلاف مذاہب در ضمن آن رسالہ مرتب ساختہ و بذکر فضل و ثواب آن در آخر رسالہ پرداختہ۔ و رسالہ دیگر در شرح اسمائے حسنیٰ و بیان فضیلت و اجر قاری آن نیز ترتیب دادہ، بعد نقل از سواد بیاض امید کہ شرف قبول نظر کیمیا اثر یابد۔ ہر چند مؤلف آن ہیچ نباشد و درین عریضہ شمہ ازان نیز ایراد می نماید۔ با ہمہ شرمندگی گناہان از فضل او امیدہا دارد۔ باز آی باز آی، صد بار اگر توبہ شکستی باز آی۔ کریمہ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ بر آن برہان است۔ توبہ بنزد جمہور علما عبارت است از ترک گناہ از خوف خدا جل و علا و ندامت بر آن و عزیمت بر عدم معاودت بسوئے آن و استغفار و تضرع بدل و جان و تدارک آن ہر چہ ممکن است، تدارک آن مثل قضا ما فات من الاعمال و ردّ الحقوق

الی العباد وتحصیل البراءۃ من ہٰذہ الآفات، وہر چند ندم وعزم این بیشتر توبہ مقبول تر۔ بعضے اکابر گفتہ اند کہ لفظ توبہ جامع شش معنی ہست۔ اول ندم بر تقصیر ماضی، دوم عزم بر ترکِ آن در مستقبل، سیوم اداے فرض کہ آن را ضایع ساختہ ہست، چہارم ردِ مظالم و استغفار آن، پنجم گداز ساختن گوشت و پوست وخون کہ از حرام پیدا شدہ ہست، ششم چشانیدن بدن را الم طاعات، چنانکہ چشانیدہ ہست آن را لذات سیئات۔ واگر صاحب مال وعوض مردہ باشد یا اورا نہ شناسد بقدر آن بفقرا و مساکین بہ نیتِ او تصدق کند۔ اگر وارث او نہ باشد۔ واگر وارث یابد باو عائد سازد وبہر حال خصوصاً در اعراض بہ دعا و استغفار او را امداد فرماید۔ و بعد غیبت بمقتضاے حدیث این دعا بخواند رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ۔ و این را کفارت آن داند۔ وتلافی تقصیرات مادر و پدر میّت را بدعا و استغفار شان نماید تا بموجب حدیث در زمرہ یاران در آید۔ امّا تدارک مظالم کفار دعا و استغفار در حق آن غیر نافع ہست، بسیار مشکل ہست، وتلافی آن بکمال استغفار در حق خود۔ اما توبہ در حال غرغرہ۔ پس ظاہر از احادیث و قرآن عدم قبول توبہ ہست درین آوان۔ و بعضے گفتہ اند کہ توبہ از سائر معاصی وراے کفر در حالت غرغرہ جائز ہست نہ توبہ از کفر۔ فَعِنْدَهُمْ اِيْمَانُ الْيَائِسِ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ و تَوْبَةُ سَائِرِ الْمَعَاصِيْ مَقْبُوْلَةٌ طیبی شارح مشکوٰۃ گفتہ کہ این اختلاف در توبہ از گناہان ہست۔ اَمَّا تَحَلِّیْ وَ اسْتِحْلَالٌ از مظلمہ درین وقت جائز ہست وہمچنین وصیت بر خیر یا نصب وصی بر اطفال خود دران حال نیز جائز ہست۔ وتوبہ از جمیع گناہان واجب۔ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ بر آن دلیل قاطع کرم او عام ہست واز بندہ عجز و شکستگی تمام

چہ توفیق توبہم از فضل تست ز ما ہر چہ باشد بود نادرست

نیاوردم از خانہ چیزے نخست   تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

بارِ خدایا تو راہ نمائے ودرے بسوئے معرفتِ خویش بکشائے! الٰہی تو دستگیر در سکرات موت وسوال منکر نکیر و دران روز شدید وظہور غیظ وغضب سعید کن ہمہ۔ وَهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ برآن دلیل۔ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا سَوَاءَ السَّبِيْلِ وَقِنَا عَذَابَ الْجَحِيْمِ وَاَدْخِلْنَا جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ قبلہ گاہا حقیقت دعاگوئے این فقیر ومراتب اخلاص این سراپا تقصیر را عرفان پناہی فضائل وکمالات دستگاہی شیخ عبد الاحد زبانی معروض خواہند داشت۔ امید کہ از غایتِ کرم برادر مشارٌ الیہ آثار کمالِ عنایات آن حضرت اخواہند شناخت۔ والسلام!

مکتوب ۲۰ • ایضاً بہ سلطانِ وقت مدظلہ، درود یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنَزِّلِ الْمَطَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلِكِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى۔ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى۔ عالم پناہا، این بندہ شرمندہ از عنایات وانعامات بادشاہی مفتخر ومباہی گشت۔ ونظر برامید یاس است از شکر آن چہ عرض نماید بجز آنکہ دست بدعا برآورد اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ اِمَامَنَا فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ فِيْ مَجْمَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَدْخِلْهُ فِيْ زُمْرَةِ الصَّالِحِيْنَ السَّابِقِيْنَ۔ بارِ خدایا این بندۂ عاصی را نیز از عذاب خود آزاد کن ودرہائے رحمت ومعرفت بروئے واکن۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ ذُو الدِّرْهَمِ اَقَلُّ حِسَابًا مِنْ ذِي الدِّرْهَمَيْنِ جُزْئِيَّةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِنُ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ

تتبعها الرّادفة اين العمل و نحن فی الحرص وطول الامل، این الطاعة فکیف الفلاح جاءت المَمَات فاین اسباب النجات فریق فی الجنّة و فریق فی السّعیر۔ و نحن فی طلب المال والجاه۔ و نحن فی الرّاحة و التخلیص عن النّار فی الطاعة کیف السّرور و النّار نفور۔ فمن زحزح عن النّار فی الطّاعة وادخل الجنّة فقد فاز وما الحیٰوة الدّنیا الّا متاع الغرور۔ طال الشّوق الیك والخیر کلّه فی یدیك الیك الرّغباء و منك النعماء انت الغنی و نحن الفقراء۔ صلّ یا رب علی سیّد الانبیاء و ارحم علینا و علی سائر عبادك الضّعفاء۔ از دعاگوے خود چہ عرض نماید۔ در ہر باب رضاے آن حضرت می خواہد۔ والسلام۔

مکتوب ۲۱ • بہ ہدایت و ارشاد و مرتبۂ نتیجۂ الولایت والقطبیت شیخ مخدوم زادہ محمد زبیر سلمہ اللہ الی یوم الدین۔

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الّذین اصطفٰی۔ فرزند ارجمند شیخ محمد زبیر زید عمرہ و توفیقہ۔ ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و سلامتی در ترک اثام و معاصی دانند۔ در ترک اسباب جمعیت شناسند۔ مدتے ہست کہ از چگونگی احوال ظاہر و باطن اطلاع نہ دادہ اید۔ ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش۔ ساعتے بہ غفلت نہ گذرد۔ فی الحدیث الشریف لن یتحسّر اھل الجنّة الا علی ساعة مرّت بہم و لم یذکروا اللّٰہ فیہا۔ بالجملہ وقت کار ہست نہ ہنگام خور و خواب۔ روحے کہ مائل بہ کمتر ہست نفس امّارہ از و بہتر ہست۔ آتش سوزان در پیش و ما بہ تدبیر نفس خویش تا عقدہ الام فریق فی الجنّة و فریق فی السّعیر و البستہ ہست۔ کمر خواص و عوام ازان فرو شکستہ۔ و ما توفیقی الّا باللّٰہ۔ علیہ توکلت و الیہ انیب۔ و صلی اللّٰہ علی سیّدنا و اٰلہ اجمعین۔ احوال خیر مآل را نولیسان باشند و مشتاق شناسند۔ والسلام۔

مکتوب ۲۲ ۔ بحقایق و معرفت آگاہی جامع علوم عقلیہ و نقلیہ العارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد سلمہ اللہ صمد دریافت ۔

باسمہ سبحانہ حَامِدَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ' اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَ کَبِّرِ الْاٰخِرَۃَ فِیْ قُلُوْبِنَا بِحُرْمَۃِ مَنْ اِفْتَخَرَ بِالْفَقْرِ وَ تَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی وَ نَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ الْحَالُ عَلٰی کَذٰلِکَ الْمَآلُ عَلٰی ذٰلِکَ وَالْاٰخِرَۃُ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۔ وَالنُّوْرُ وَالظُّھُوْرُ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ مفتون مین محروم محبت و معشوق این دیوان مجنون ۔ حب آن سم قاتل ست و بر محب آن متاع بلا نازل ۔ اِنَّ الدُّنْیَا بَاطِلٌ وَّمَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُہُ الْحَقّ فَاِنَّہٗ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ رَبِّ نَجِّنَا بِفِتْنَتِھَا وَ قِنَا مَحَبَّتَھَا کَمَا الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ لَاضُرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی ۔ عاقل را نا پسند دما در کید و فکر آن پاے بند ۔ خوش گفت ہر کہ گفت ۔

پے خرقہ لقمہ ہر لحظہ بند	نہ شاید کشیدن ز خلقے گزند
بروزے بود نیم نانے کفاف	بعیری بود کہنہ ۔ دلقے لپند

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَۃِ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ زاد آن کجاست و فکر آن کرا ۔ صاحب این زاد دائم در شفا و رضاے خلاصل و علا و فاقد آن ہمیشہ در بلا و غضب مولا ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اللہ تعالیٰ ما پیران و امیران را بطفیل شما جوانان و آزادان و نشاط بازان ہر انچہ باید متحد گرداند بجاہ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَاد ۔ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ شفقت نامۂ گرامی بعد از انتظار بسیار مشرف ساخت و احقر بر مضامین آن اطلاع یافت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. این غریق بحر معاصی را از دعا فراموش نہ سازند ہموارہ بیادِ آن آرند. و این حقیر را نیز دریاد و دعاے خود دانند امید بکرم او سبحانہ' عواقب امور محو گردد. و مآل بخیر انجامد بہ زاد اندچہ پردازد. والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم.

مکتوب ۲۳ . بہ فضائل وکمالات دستگاہ حقائق ومعارف آگاہ مخدوم زادہ میان فقیراللہ ورود یافت.

فرزند سعادت مند میان فقیراللہ سلام خوانند واز دعا فراموش نہ سازند. کتابت آن فرزند کہ مشتمل بر مطلب اعلیٰ بود مسرور گردانید اَللّٰھُمَّ زِدْ ہمہ نورچشمان و فرزندان و متعلقان سلام می رسانند قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ. وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ. قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَشْرَحُ اللّٰہُ صَدْرَہٗ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْذِفُہُ اللّٰہُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَہٗ فَیَنْفَسِحُ فَقَالُوْا ھَلْ لِّذٰلِکَ اَمَارَۃٌ یُّعْرَفُ بِھَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ. بیانِ حقیقت شرح صدر بظہور نور فرمود علامت آن با قبال ورجوع بسوے دار الخلد وتجافی واعراض از دار غرور واستعداد للموت قبل نزولہ نمود. چون آن نور بہ سینہ بندہ درآید تمام براہ مولا جل وعلا خواند. واز ماسوی برہاند. واز ظہور آن سینہ چندان منشرح و وسیع شود کہ در جنب آن سموات وارضین محو ومتلاشی گردند. این جا حقیقت قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ ظہور فرماید. و آیۃ کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا. اَیْ اَوَمَنْ کَانَ فَانِیًا عَنِ الصِّفَاتِ

النَّفسانِيَّۃِ فَاَتْبَعْنَاہُ بِالنُّورِ الحَقِّ وَصَیَّرْنَاہُ نُوراً مَحضاً بروے کار آید. این زمانہ نور بہ نور رسد و این کسے از ملوکِ دین گردد. درین وقت فکر و اندیشہ وے ہمہ برائے آخرت شود. این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند. اَللّٰہُ اعلم فی دعوی وَمَا تَوْفِیقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ واز ہوا و ہوس وارد. ہیہات ہیہات گوئی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند. کسے بمیدان درنمی آید بسوا مان راچہ شد.

بِاِسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ. صحیفۂ شریفہ رسید سبب مسرتہا گردید و مضامینِ آن بہ وضوح انجامید. ہموارہ در طلب و یاد او باید بود و در مراتب بندگی باید افزود وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْہُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وبالجملہ از آن طرف ہمہ رحمت ہست. لہذا مثل این عاصی از کرا امیدوار این ہمہ مکرمت ہست. گر بگویم شرح این بے حد شود لا بل آن نہ از قسم گفتار ہست بل از اسرار لازم استتار ہست. وقول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لَوْ اَظْہَرْتُہٗ لَقُطِعَ الْبُلْعُوْمُ. نشانِ حال این ہست. مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ، نیز بر آن برہان ہست اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ متعذب نیست. بہ ہموارہ بر احوال خود اطلاع می دادہ باشند واز دعا فراموش نہ کنند. والسلام.

مکتوب ۳۴ • بہ فضائل وکمالات دستگاہ قاضی شیخ الاسلام۔

بِاِسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ. اَمَّا بعد فَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَ

رَحمةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد ورودِ صحیفۂ گرامی و نمیقۂ سامی آن مقتدائے قاضی دوانی مشرف گشت و مضامین خجستہ آیین آن بہ دل و جان عَظَّمَ اللّٰہُ اَجْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ حُکْمُکُمْ عَلَی الرَّاسِ وَالعَینِ وَنَحْنُ فِی کَمَالِ النَّقْصِ وَالشَّیْنِ آن جا این ہم ہدایت و ارشاد دارند ما تمامی اطاعت و انقیاد ۔ اما این حقیر ہیچ مدان عاری مدارسۂ این و آن ہست و گرفتاری ذنوب و آثام عاصی را فکر معاصی خود اہم دادنی کہ فردا کار تا جبّار و مولا گناہگار را توبہ و استغفار و گریۂ اسحار بہتر از مطالع اسرار و مکاشفۂ انوار ۔ ہیہات قرب وقت الحساب والکتاب وَنَحْنُ فِی کَمَالِ الْغَفْلَۃِ وَالْاُدْبَارِ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ ۔ فقیر در مدت عمر بدرسی این امور نہ پرداختہ و آن را در مردم مذکور ساختہ ہر گاہ از درسی امور ضروریہ از راہِ عوارض بشریہ مفتقر ماند در امورِ دیگر خود چہ گونہ نشاید از مدت ایّام بغیر نام بجہتِ استعداد بہ کلام سیدِ انام عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ ۔ بہ درس صحیح بخاری با شروح و حواشی مع فرزندان و جماعۃ دیگر از فضلا و درویشان اشتغال دارد و آن را ہم از غایت پریشانی حال ہمگی و بال ہر روزے تواند سرانجام داد ۔ گاہے بہ آن مشغول ہست و زمانے بہ دیدنِ عیوب مقبوض و مہجور ۔ راہ اختلاط بہ کس کمتر دارد و خود از ہمہ بدتر می انگارد ۔ من ہیچم و کم ز ہیچ

من ہیچم و کم ز ہیچ ہم بسیارے ۔۔۔ وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

دیگر این خود ارادہ درست نہ دارد دیگرے را چگونہ مرید خود سازد ۔ آن مثل ہست کہ زنگ ریز بہ ریشِ خود گرفتار ہست ۔ اما یاران و دوستانِ این فقیر اصلاً گفتگوے این امور نہ دارند بلکہ اکثرے آن را نمی دانند ۔ و اگر بالفرض کسے بر آن واقف ہست از راہِ علم و تنبہ و ارشاد صاحبِ کلام بر اعتقاد اہلِ حق راسخ ہست بہ کرم اللہ تعالےٰ ۔ ہمہ اہلِ طریقت بر مرکزِ استقامت در عقائد اہلِ سنت و جماعت ثابت اند ۔ و از زیغ و ریب بہ مراحل ما آرب ہمہ را براہِ حق می خوانند

دبتدعان می رانند۔ واین معنی نہ پنہان ہست، بلکہ در عالم عیان ہست قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مقصود از اطالت کلام دفع اتہام ہست، در عقائد اسلام نہ دعوت استقامت در جمیع احوال واعمال وَلَوْ عَادَ تَنَزَّهُ از ہمہ ذنوب وآثام فَاِنَّهٗ مِمَّا تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَ يَتَحَيَّرُ فِيْهِ الْاَفْهَامُ۔ خصوصاً این دور از کار کہ درین باب کمال شرمندہ از پروردگار است۔ اما او کریم و پروردگار ہست وغفار ہست محذوما مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وصیت بزرگان این طریق خصوصاً جد شریف این چنین ہست۔ وفی الواقع نیز ہمین است کہ بدار کار بر کمال اتباع سید اولین وآخرین ہست صلوٰۃ اللّٰہِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهٖ العظام۔ والتزام طریقہ اہل سنت وجماعت وکمال اجتناب از بدعت باشناعت ہزاران مواجید واحوال وکشوف وخوارق عادات رابے اتباع والتزم وبال وضلال می دانند وباطل واستدراج می شمارند۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ۔ محال ہست

محال ہست سعدی کہ راہ صفا   تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى وکتب ورسائل ازین امور مشحون ہست ودر عالم معروف ومشہور۔ بالجملہ عالمے بنور ارشاد الیشان می بارد وکمال عشق جمال احمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام متعال الیشان می آرد، خود را فدائے دین محمدی ساختہ اند کہ ادنیٰ صحابی را از جمیع اولیائے امت افضل انگاشتہ دعدیل فضل صحبت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الاطہر ہیچ چیز نہ پنداشتہ بہ انبیائے کرام خصوصاً بخاتم وسید این بزرگان عظام چہ رسد

درقافلہ کہ اوست دانم نہ رسم   اے بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

خوش گفتہ: محمد عربی کا بروئے ہر دو سرا ست   کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

جَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الطَّالِبِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ غایتہ مافی الباب ۔ اگر گاہے بہ مقتضاے حالے دَعَا سَبِيْلِ الْقِلَّةِ وَالنُّدْرَةِ کلمہ دور از الشان صادر شدہ بعد انتباہ حل آن نمودند ۔ وبراہِ حق ارشاد فرمودند کَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى النَّاظِرِيْنَ فِي كَلَامِهٖ قُدِّسَ سِرُّهٗ ۔ پس چون صاحب کلام خود بیان مرام نماید اشتباہ والتباس از کجا ماند وَمَا ذٰلِكَ شَوَاهِدُ دلظاہر آن بے تکلف در کتب شریعت غرا بسیار بہ پنداشت وموافق آن بہ اصول ملت بیضاء ظاہر وَهُوَ هٰذَا عَلَى الْعَالِمِ الْيَقِيْنِ الْمُتَتَبِّعِ الْفَطِيْنِ دچون این رقیمہ گنجایش ذکر آن نہ داشت آن رابرو فور عالم الشان گذاشت منع نداشت ۔ اگر اشارہ شود تحقیق وتفصیل آن نوشتہ بخدمت شریف بفرستد۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْعَلَّامِ ۔ وباقی آنچہ درین باب تحریفات ومفتریات ست عہدۂ آن بر مفتری ومحرف آن کلمات ست ہمانا کہ رسالہ باین جماعۃ منسوب ست ہمہ معلول ومجہول ست ۔ وبمصداق مؤلف آن ہمان مثل مشہور ست مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ وَصَنَّفَ فِيْهِ كِتَابًا فَكَيْفَ يَعْرِفُ هُوَ دَقَائِقَ الْعِلْمِ سُؤَالًا وَجَوَابًا بِتَعْيِيْبٍ وَتَنْقِيْصٍ ۔ دیگرے ہر چند حرام ست اما کریمہ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ در بعض کتاب ست بالجملہ آنچہ برائے خدا ست جل وعلٰی ہمہ زیبا وشفا است وآنچہ برائے نفس بدخواہ ست ہمہ رنج وبلا ست ۔ عجب از ان جماعۃ کہ محل اشتباہ مع تحریفات بہ اندازہ دریافت ۔ نقل کردہ اند واز جواب صاحب کلام زبان بستہ وقلم شکستہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۔ وباب توجیہات درکلام نہ بعید ونہ عجیب ست وصرف از ظاہر مرام نہ محدث وغریب بلکہ آن درکلام الٰہی وحدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نیز بسیار ست ۔ چہ حل آن برظاہر عبارت دشوار ست ۔ ودر کلام مشائخ طریقت بے شمار توجیہ وتاویل آن از کمال ایمان ست والقاے آن بر ظاہر موجب

تفضیلِ انام۔ کریمہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْراً وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْراً در لفِ قرآن بالجملہ فَاِخْتِیَارُ طَرِیْقَۃِ التَّوْجِیْہِ وَالتَّاوِیْلِ ھُوَ طَرِیْقَۃُ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ۔ بہر حال در فہم مرام و توجیہ کلام ہر کسے علم با حوال آن شخص بس است۔ اگر بعلم و صلاح موصوف و معروف است اصلاح کلام وے محمود و مرغوب است۔ و اگر از ارباب جہل و فساد است انکار وے بر عباد است۔ و این معنی بہ تتبع اقوال و اطوار و مشاہدۂ آثار و اتباع ہر کسے مخفی و نہان است۔ فقاہت ابو حنیفہ و ولایت بعض اولیاء گذشتہ ہمیں امارات ظاہر و عیان است فَمِنْ تِلْكَ الْاَحَادِیْثِ الْمَحْمُوْلَۃِ عَلَی التَّوْجِیْہِ وَالتَّاوِیْلِ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ۔ رواہ البخاری مجذوماً۔ این فقیر فقرات چند از فقرات بسیار ہمگی انوار از کلام جد بزرگوار در کاغذ علیحدہ نوشتہ بخدمت شریف فرستادہ است حِسْبَۃً لِلّٰہِ آن را مطالعہ نمایند و قیاس فرمایند و بہ نظر بندگان حضرت در آرند اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْقَطْرَۃُ تُنْبِئُ عَلَی الْبَحْرِ الْغَدِیْرِ۔ اشفاق پناہا بہ مقتضائے ضرورت و دفع تہمت این ہمہ اطالت و جرأت نمود معذور خواہند فرمود اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است۔ گر شکر خوردن بود جان کندن است۔ والسلام!

مکتوب ۲۵ . به خان رفیع الشان مکرم خان .

بعد الحمدِ وَ الصَّلوٰة وَ تبلیغ التَّحیَّةِ وَ السَّلَامِ . بخان سعادت نشان مکرم و مهربان سلمه المنان می رساند صحیفهٔ شریفه مشرف ساخت و مضامین خجسته آئین آن را شناخت آنچه از عنایت حضرت ظل الرحمٰن نوشته بودند سبب افتخار این دور از کار شرمندهٔ روزگار گردید و اختیار مرضی آن حضرت سعادت خود دید خود را مسلوب الاختیار ساخت در تمام اختیار به آن حضرت گذاشت مرامی الجَمِیْلُ جَمِیْلٌ کَیْفَ الجَمِیْلُ وَ هُوَ اِمَامُ المُسْلِمِیْنَ مُحْیِ السُّنَّةِ وَالدِّیْنِ فِیْ کَنَفِ العُلَمَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ لَا زَالَ وَجِیْهًا عِنْدَ رَبِّ العَالَمِیْنَ وَرَا القَبِیْحُ قَبِیْحٌ کَیْفَ القَبِیْحُ وَ هُوَ شَرُّ العَالَمِیْنَ وَ بِئْسَ القَرِیْنَ از قبیح خود چه گوید که از غیر قبیح از و هیچ نه روید خیر اوش زائد از شر او . چه گفته آید . وای بر حال و مآل این قسم شخصے که وے بدتر از همه کس . هیهات توشهٔ آخرت مهیب نه ساخت و همگی به هوا و هوس پرداخت کسے که آتش سوزان در پیش دارد که از گوشت و پوست بگدازد چگونه با غیری می سازد و چسان قرار و آرام دارد . دیگر نمی داند تا چه در میان آرد مگر آن که از قرآن و حدیث چیزے بخواند . قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالیٰ : أَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلیٰ نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهِ قَالَ المُفَسِّرُوْنَ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآیَة . سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَشْرَحُ اللهُ صَدْرَهُ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْذِفُهُ اللهُ فِیْ قَلْبِ المُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَهُ وَ یَنْفَسِحُ فَقَالُوْا فَهَلْ لِذٰلِكَ اَمَارَةٌ یُعْرَفُ بِهَا . فَقَالَ نَعَمْ الإِنَابَةُ اِلیٰ دَارِ الخُلُوْدِ وَ التَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الغُرُوْرِ وَ الاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ . بیان حقیقت شرح بظهور نور فرموده علامه باقبال و رجوع بسوے دار الخلود و تجافی و اعراض از دار غرور و استعداد موت قبل نزول نمود . و چون آن نور بسینه در آید بنده را به تمام براه مولا جل و علی خواند و از ما سواه

برآید و از ظہور این سینہ چندان منشرح و وسیع شود کہ در جنب آن سموات و ارضین محو و متلاشی گردد. این جا حدیث قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ مُؤْمِنٍ ظہور فرماید و تاویل کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا فَانِیًا عَنِ الشِّقَاقِ النَّفْسَانِیَّۃِ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَبْقَیْنَاہُ النُّوْرَ الْحَقَّانِیْ وَصَیَّرْنَاہُ نُوْرًا مَحْضًا بر روے کار آید. این زمان نور بہ نور رسد و این کس از مقربان گردد. و درین وقت فکر و اندیشہ دین ہمہ برائے آخرت شود از ہوس وا رہد و مستحق روح و ریحان گردد. و در زمرہ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ شود. این کار دولت ست کنون تا کرا دہند. حدیث ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ در ایشان صادق است و ملائکہ بطواف اینہا از آسمان نازل آیند کُلُّ ذٰلِکَ مَنُوْطٌ بِمُتَابَعَتِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ حبیب رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. بیت

محال ست سعدی کہ راہِ صفا — توان رفت جز در پئے مصطفٰے

نَعَلَیْکُمْ بِاِتِّبَاعِہٖ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ لہٰذا این احقر انام بجہتِ استسعاد بکلام سید انام علیہ وعلیٰ آلہ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام بدرس صحیح بخاری با شروح وحواشی بہ فرزندان وجماعۂ دیگر از فضلاء درویشان از مدتے گاہ بگاہ اشتغال دارد و دران اثنا تحقیقات عجیبہ وتدقیقات غریبہ رو می آرد، امّا توفیقِ آن نمی یابد وخود را نیز قابل آن نمی داند وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ. ہیہات

گوئے توفیقِ سعادت درمیان افگندہ اند — کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

مکتوب ۲۶ - بہ خانِ ذی شان عاقل خان.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرما مدتے ہست کہ فقیر را از احوال خیر مآل ذات بابرکات اطلاع نیست. بسلامت باشند و سلامتی
را در طاعت و یادِ حق تصور فرمایند. وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست. ہنگام بندگی ہست کہ
فردا خوفِ شرمندگی ہست. عذاب گوناگون در پیش قرار و آرام کرا در کیش آرام در یاد رحمٰن ہست کہ
آن سبب دخول جنان ہست. ذِکْرُ اللّٰہِ دَوَاءٌ وَّ شِفَاءٌ. اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَّ لَنَا فِیْہَا طَاعَۃٌ.
اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّ لَنَا فِیْہَا صَوْمٌ. توفیق از خدا ہست. و نفس ما ہمہ بلا. ذکر اللہ اعلیٰ و ادلے
اشفاق پناہا و اقبال آثار حاجی عوض کہ یکے از نیکان روزگار ہست چنانکہ معلوم ایشان ہست
در صوبۂ کابل ہمراہ امیر خان ہست. می خواہد بہ این صوبہ بیاید، براہ یثرب و بطحا در آید. و
برائے امرے کہ آفریدہ اند بہ آن گراید. توقع کہ حقیقتِ او بعرض معلیٰ برسد تا ہرگاہ بخواہد
از صاحب صوبہ دستک راہ یابد و بکار آخرت پردازد. ہر چند وجودِ او دران صوبہ در کار ہست
اما خواہان درگاہ پروردگار ہست. والسلام!

مکتوب ۲۷ - بہ مخدوم زادہ شیخ محمد پارسا.

فرزند سعادت مند، ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند. چرا
دل ریش نباشد کہ گور و قیامت در پیش دارد. چگونہ بہ جمعیت و آرام بود نمی داند کہ فردا
کجا مسکن و ماوی شود. فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی النَّارِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ
الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وقتِ عمل ہست نہ ہنگامِ حرص و طول امل. وقت کار ہست نہ موسم خورد و خواب
فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ
بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ. فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. ہیہات گوئی توفیقِ سعادت
درمیان افگندہ اند. کسے بہ میدان در نمی آید، سواران را چہ شد. مدتے ہست کہ خبرے ازان
فرزند نہ داد. ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش. اَلسَّلَامَۃُ فِیْ اِدَامِ الطَّاعَۃِ وَفِی الْاِقْبَالِ عَلَی

الآخِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ۔ اَزِفَتِ الْآزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۔ نَحْمَدُهٗ وَهُوَ بِالْحَمْدِ حَقِيْقٌ وَنُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ بِهٖ يَلِيْقُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَهْلِ الْفَضْلِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْفَةٍ وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ

مکتوب ۲۸ ۔ بپادشاہ دین پناہ ۔ قبلہ گاہا فقیرزادہا عازم ملازمت سراسر سعادت بودند۔ این فقیر سراپا تقصیر بوسیلۂ کلام رسول وچند کلمۂ دیگر نامہ بوطا اظہار دعاگوئے خود نیز نمود۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَسَاكِنُ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ فِيْهَا سَبْعُوْنَ دَارًا مِنْ يَاقُوْتٍ حُمْرٍ فِيْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ بَيْتًا مِنْ زُمُرُّدٍ خَضْرَاءَ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ امْرَاَةٌ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَةً سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةً يُعْطَى الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يُعْطِيْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ وَبَيْهَقِيْ وَعَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفْلَةَ ۔ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ تَنْسٰى اَهْلَ النَّارِ جَعَلَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ صُنْدُوْقٌ فِيْ صُنْدُوْقٍ عَلٰى قَدْرِهٖ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تُصْرَمُ تُقْفَلُ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يَجْعَلُ ذٰلِكَ الصُّنْدُوْقُ فِيْ صُنْدُوْقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تُصْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ۔ ثُمَّ تُقْفَلُ ثُمَّ يُلْقٰى اَوْ يُطْرَحُ فِي النَّارِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ ذٰلِكَ ۔

ہیہات ہرگاہ حال کار برآن واین ہست پس چرا ما غافلان را فکر چنان وچنین ہست وچگونہ آرام وتمکین ہست ، وچہ طور جان ببدن قرین ہست مگر وعیدات الٰہی جل شانہٗ نہ در گوش ہست تخویفات قرآنی ہمہ فراموش ۔ کلا آتش سوزان در کمال جوش وخروش ہست وعامیان را آن طبق وسر پوش

و مردم از ہیبت آن ہمہ بے خود و بے ہوش . قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ
بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ . اما اولیاء و مقربان از ان بعید، کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ
لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ . بر آن شاہد دلیل . و کریمہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ
لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ . و کریمہ فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ
وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ نیز آن را ہادی و سبیل . الٰہی رحمت تو عام ست و ما عاصیان را ہزاران امید تام ست والسلام.

مکتوب ۲۹ . ایضاً بہ پادشاہ دین پناہ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . قبلہ گاہا عالم پناہا ، این دعاگو
فرزندے شیخ محمد پارسا را از جملہ سالکان مسالک حقیقت و از مقبولان درگاہ با عظمت و رفعت تعالےٰ
و تقدس می فہمد و از صغر سن تا حال بر اطوار بزرگان خود مستقیم و بر اذکار و مراقبات و اشواق و اذواق
مستدیم و دعوات بہ اجابت قرین . مع ہذا در غربت و مسکنت و شکستگی و گذشتگی بے نظیر . بہمہ حال
دعاگوے موروثی ہست و فدوی آن حضرت بجان بسیار قوی سزاوار عنایات و مستحق اکرامات ہست

ھَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھُمْ   وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِیْنِ مَا یَتَجَرَّعُ . والسلام.

مکتوب ۳۰ . بہ سیادت پناہ سمو المکان سیف خان .

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ . والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و
برکاتہ . بزرگے گفتہ ہست اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا . وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ
کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ یعنی اگر سلامت خواہی بر دنیا سلام گو و دست از دل بشو و اگر کرامت و بزرگی خواہی
آخرت نیز وداع بساز و با خدا جل و علا طلب آخرت اگرچہ لابد ست . اما اگر از برائے خود ہست
آن نیز منوط بتقوی و زہد ہست . و اگر از برائے مولا ہست پس آن اعلیٰ و اولیٰ ہست . این نصیب
مقربان درگاہ ہست و آن نصیب مومنان ابرار . ہیہات وقت کار ہست نہ ہنگام خورد و خواب

فردا کار با جبار است فَرِیقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیقٌ فِی النَّارِ. فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ. قصہ مختصر از ہمہ چیز یاد خدا بہتر وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

چون سعادت آثار نصرت خان ہمراہ جماعۃ متعلقان عازم ملازمت بود بہ این دو کلمہ نام لوط مصدع خدمت گرامی گردید. این فقیر را در دعا دانند و فراموش نہ سازند و آن حدود را بہ ترویج سنت در رفع بدعت منور سازند. مخدوما کمالات اکتساب سید عبد الحکیم نبیرہ مولانا شیخ عبد الحی از خلفائے حضرت قطب الاقطاب مجدد الف ثانی و بلدہ میتنہ برجادۂ بزرگان و طریقۂ الیشان است درحق او و شیخ محمد امین از خویش الیشان و فرزندان شیخ نور محمد نیز خلیفہ آن قطب اکبر مہربانیہا مامول است. والسلام.

مکتوب ۱۳۱ • بپادشاہ دین پناہ.

الحمد للہ العلی الاعلی الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا. والصلوۃ علی رسولہ محمد سید الوری وعلی الہ واصحابہ اسلتقیٰ. امابعد فالسلام علیکم واللہ عونکم وھو معکم اینما کنتم. معیت او سبحانہ منوط بتقوی واحسان است اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ. قول رحمن است وحقیقت تقوی در ترک ذنوب و آثام است. والاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ قول نبی علیہ السلام است فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاَحْسِنُوْا اِنْ کُنْتُمْ شکرتم. جعلنا اللہ وایاکم من المتقین المحسنین ونجانا وایاکم من عذاب الالیم یوم الدین. ونصرنا وایاکم علی القوم الکافرین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین. اشتفاق پنا ہا عریضہ نیاز بخدمت حضرت ظل الٰہی بدست فرزند محمد پارسا بآن کہ درین ایام

بہ تحصیلِ کمال بعنایت اشق گذاشت فرستادہ ہست۔ توقع کہ بزودی شرفِ ملازمت یافتہ عریضہ را بہ نظرِ معلّٰی بگذارند و بعنایات امتیاز یابد۔ چون غربت ومسافرت درحق وے از بزرگان امیدہا سے وافر ہست۔ ہیہات سفر بعید وشدید در پیش ہست وزاد و راحلہ آن ہیچ در ہیچ ہست بارخدایا تو دستگیری فرما و ماشکستگان را بمنزلِ مقصود رسان۔

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من　　　پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند

مکتوب ۳۲ ۔ بباد شاہِ دین پناہ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلَّامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْأَنَامِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْكِرَامِ۔ وَهٰذَا الْحَمْدُ وَالدُّعَاءُ إِلٰى قَوْلِهٖ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ هُوَ الْمُلْهَمُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَلِلظَّفَرِ عَلَى الْأَعْدَاءِ كَمَا أُلْهِمَ بِهٖ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَغَلَبَ بِهٖ عَلَيْهِمْ وَأُلْهِمَ بِهٖ مُوْسٰى يَوْمَ فَلْقِ الْبَحْرِ وَغَرَقَ فِرْعَوْنَ مَعَ الْأَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُنْدَكَ وَاهْزِمْ عَدُوَّكَ۔ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ لِإِزَالَةِ السَّلَاطِيْنِ الْخَاسِرِيْنَ وَعَنْ عَذَابِ اللّٰهِ اٰمِنِيْنَ وَالْأَعْدَاءِ الْخَاسِرِيْنَ وَفِي النَّكَالِ دَائِمِيْنَ وَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ فِي الدُّعَاءِ وَاللّٰهُ نَاصِرُ الْأَوْلِيَاءِ۔

قبلہ گاہا چون خود درین وقت از عدمِ لیاقت مقصر ماند فرزندے محمد پارسا را باین عریضہ مختصر بخدمت سراسر سعادت فرستادہ و وظیفہ دعاے خود ظاہر ساخت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ دیگر چہ معروض دارد کہ غیر از بدی در خود ہیچ نمی داند۔ چون درین ایام بہ درسِ صحیح بخاری با شروح وحواشی وجماعۃ دیگر از فضلا و درویشان بعد صلوٰۃ العصر اشتغال داشت تیمنًا حدیث چند ازان واز غیر آن درین عریضہ نیز می خوانند۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ" رَوَاہُ الْبُخَارِیْ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔ رواہ المسلم ۔ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ ۔ قبلہ گاہا در دنیا ہیچ آرزوے نیست جز آنکہ گوشۂ خاطر بیابد وبہ این امور پردازد و باگریہ وسوز بسازد اَلَیٰ اَنْ یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ کَیْفَ لَا. وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی ۔ ہیہات عمر برباد رفت وہیچ عمل شایانِ درگاہِ مقدس او نہ کردہ وخجالت وبطالت ہمہ نقدِ وقت ہست وانفعال وشرمندگی برکفِ دستِ حساب، وکتابِ آخرت در پیش وما در عیش وعشرتِ خویش۔ تنگی وتاریکی گور فراموش۔ آخر تا کے این خوابِ خرگوش۔ آخر بیدار خواہند ساخت وہیچ سود نہ خواہد داشت ۔ آتش سوزان در کمال جوش وخروش وآن مرعاصیان طبق وسرپوش گوشت وپوست از سوزشے بریزد وماندآن بجاے آن بخیزد۔ ودم قبیح از احراق آن جاری وصاحب آن خزی وخواری ۔ ہرکس ساعتے درین تصور نشیند ولمحہ مثلاً خود را دران آتش بہ بیند، بعد ازین چون خواہد زیست وچگونہ نخواہد گریست بمقتضاے عمل ما زیادہ ازین ہست ۔ اما خداے ما کریم ورحیم ہست ۔ عجب بعد این خبر چسان جان در بدن ہست وچگونہ دعوئ مادمن ہست ۔ ہر بلا ازین مادمن ہست ۔ چون این از میان رفت از ہوا وہوس رست وہمہ نور گشت ۔ وبحق جل وعلا واجل واعلیٰ پیوست ۔ ونعمت درحق او تمام گشت ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا ۔ وَقَالَ فِیْ نَبِیِّہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۔ نور رب العلمين وجعله سيد الأولين والآخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين ۔ خاتمه حسنه بكلام الملك العلام وحديث سيد الأنام عليه وعلى آله الصلوة والسلام ۔ قال عز من قائل الأولياء في مقابلة الأعدا قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ يَّشَاءُ ۔ وقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ الغدوة في سبيل الله أو روحة خير من الدنيا وما فيها ۔ رواه البخاري ۔ من اغبرت قدماه في سبيل الله فلا تمسه النار ۔ رواه البخاري ۔ الحمد لله الذي نصر أولياءه قال الله تعالى وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۔ وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۔ والصلوة على سيد العالمين سيدنا محمد وآله اجمعين ۔ السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ۔ مرا از حال خود چه نویسد ۔

مکتوب ۳۳ ۔

مهر پیوند ما نه داده یار	چون توان شد زعمر برخوردار
کار ما با یکے ست در همه شهر	وان یکے تن نمی دهد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز	همدمے نیست تا بگریم زار
در خروشم زصیت آن معشوق	در سماعم زصوت آن مزمار

آن خدائے متعال به آن بندگی واستغفار ما را بجود خواند و ابلیس را به آن عبادت به یک گناه از درگاه خود راند ۔ ما بااین بار گناه ، وازوے کرم هائے بے شمار ۔ هیهات ازین جهان چه خواهد برد وازین شرمندگی وحسرت خواهد برد ۔ دعوت اکرم الاکرمین قبول کرد ۔

زود او حضرت او بچہ رُو خواہد رفت خرمی آن روز بد تر از آتش جان سوز۔ ہنوز ہیچ نہ رفتہ است در ہائے توبہ نہ بستہ است۔ اے غافل بشتاب و قدر مولائے خود بشناس۔ بیت

کس نہ کند ہیچ بہ بیگانگان | انچہ تو با حضرت حق می کنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔

مکتوب ۴۳ • بہ مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد قدس اللہ سرہٗ صدور یافت۔

بعد الحمد وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ ذرہ احقر بخدمت مخدوم معظم می رساند۔ بہ ورود صحیفہ گرامی مشرف گشت و مضامین خجستہ آئین آن بجان و دل پیوست رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَجْرَکُمْ بِبَرَکَۃِ الصَّالِحِیْنَ و دُعَائِہِمْ یَرْحَمُ عَلٰی ھٰذَا الْعَاصِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ وفی ذٰلِکَ فَلْتَسِلْ تِلْکَ الدُّمُوْعُ فَیَا اَسَفٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَاَعْرَضْتُ عَنِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مخدوما کتابت اخوی اعزی میان خلیل اللہ را دید و مضامین آن فہمید لَا زِلْتُمْ فِیْ خَیْرٍ وَّبَرَکَۃٍ وَّھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ اہل اللہ ہر جا باشند مبارک است و مراد ابدال آن مقام را بشارت۔ باقی تفصیل جواب از مکتوب اخوی مذکور معلوم شریف خواہد گردید۔ انشاء اللہ العزیز والسلام۔ چند روز از تنگی سینہ بر سبیل تجرید و تفرید بکوہ و بیابان گذارند۔ و بلسان حال این بیت می خوانند۔

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را | کہ سر بہ کوہ و بیابان تو دادۂ مارا

بعد از ان گذشت انچہ گذشت لو از شہائے نصیب عاصیان گشت قلم این جا رسید سر بشکست اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ والسلام۔

مکتوب ۳۵ ۔ بہ مخدوم زادہ محمد زبیر نوشتہ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام۔ بہ فرزندارجمند زید توفیقہ می رساند مرغوب رسید و مضامین آن معلوم گردید۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا نَّهُمْ فِی خَیْرٍ وَّ بَرَکَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ وَکُوْنُوْا فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مَعَ اللّٰهِ۔ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ۔ اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وُجُوْهَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْتَتَسِلْ تِلْكَ الدَّمُوْعِ۔ از غایت تنگی سینہ و تذکر گناہان لو ود یدہ چند روز بہ سبیل تجرید افتان و خیزان و اشک حسرت از چشم ریزان ...... بکوہ و صحرا گذارند و ملیسان حال این بیت می خوانند ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا | کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ مارا

بعد از ان گذشت انچہ گذشت۔ و انچہ لو از شہاے الٰہی و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نصیب عاصیان گشت۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ ملازمت حضرت ظل الٰہی امام ربانی را کمالات سعادت خود دانند۔ اگر رخصت فرمایند بیایند و اگر نگاہ دارند سعادت دانستہ باشند۔ سبق صحیح بخاری انشاء اللہ تعالیٰ تلافی خواہد رفت۔ بہر حال در بندگی او کمر محکم باید لبست۔ از فقیر زادہا سلام خوانند۔ و مشتاق دانند بکرم اللہ سبحانہٗ۔ ہر کدام بہ تحصیل ظاہری و تکمیل باطنی مشغولند۔ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُمْ اِلَی الْکَمَالِ۔ واے بر حال این عاصی کہ در وے بوے از خیر شناسی نیست۔ آرے رحمت او وسیع است و آن مر عاصیان را دستگیر۔ ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　　پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند　　والسلام۔

مکتوب ۲۳۶۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ خصوصاً علی سید الوری المصطفی

آن امام زمان ظل رحمان احقر انام لیس از اداے مراتب سلام با کمال شکستگی و نیاز تمام بعرض مقدس معلا می رساند و ورود فرمان عالی نشان این کمترین عالمیان را مفتخر و مباہی ساخت و آن را بر دیدہ و سر گذاشت: در شکر آن ازین ہیچ مدان چہ آید غیر از انکہ دست بہ دعا با کمال تضرع و التجا بدرگاہ کبریا بردارد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کَلِمَۃَ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَاٰخِرَتُہٗ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ رَوَاہُ التِّرمذی وغیرہ۔ لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنَ الْقَدَرِ وَالدُّعَاءُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَیَنْزِلُ یَتَلَقَّاہُ الدُّعَاءُ فَیَلْتَقِیَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ رواہ المستدرک مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرمِذِی۔ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَھْلِکْ الدُّعَاءُ۔ رواہ ابن حبان۔ لَوْ اَنَّ بَاکِیًا بَکٰی فِیْ اُمَّۃٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمَ رَوَاہُ البیہقی وغیرہ من سلاگ۔ دعا را اثرہ بسیار است، رعایت آن از جملہ ضروریات است۔ ہیہات توفیق کجا است و ما در ہواے نفس مبتلا و عذاب گوناگون در قفا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ آدمی را نہ براے خور و خواب آفریدہ اند و بجہت عیش خوشگوار او را ایجاد فرمودہ۔ کارخانہ عظیم بخلعت او منوط است و عذاب و ثواب ابدی بہ آن مربوط و ما ازان غافل بعیش زمانی شاغل فردا چشم خواہند کشود۔ اما ہیچ سود نہ خواہد بود۔ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ امروز روز کار است کہ فردا کار باجبار است تا کرا توفیق دہند و قرعۂ دولت بنام کدام یکے

زنند۔ گوئی توفیقِ سعادت درمیان افگندہ اند کس بہ میدان درنمی آید سواران راچہ شد۔ الٰہی توفیق ہم از تُست ازماچہ چیز نادرست۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست | تودادی ہمہ چیز من چیز تُست

تورحم نما ودر ماندگان را دستگیری فرما۔

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من | پیادہ می روم وہمرہان سوارانند والسلام۔

مکتوب ۳۰۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ذرۂ احقر بس از ادائے سلام شکستگی و نیاز تمام بعرض عالی متعالی شاہ عالم وعالمیان می رساند۔

بہ تن مقصّرم از دولت ملازمتت | ولے خلاصۂ جان خاکِ آستانۂ تُست

دیگر از احوال کثیر الاضلال خود چہ عرض نماید مگر آن کہ حدیثے از احادیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواند۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی اَجْنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ۔ رواہ احمد والترمذی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَآاَیُّھَا النَّاسُ اُبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلَ الدِّمَاءُ فَتَتَقَرَّحَ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُجْرِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ۔ ہیہات ہرگاہ مآل کار برین منوال است پس چرا ما غافلان را آرام وقرار است۔ مگر وعیدات الٰہی جل شانہ درگوش است کلا بل آتش سوزان در کمال جوش وعاصیان را آن طبق وسرپوش۔ اولیا را وازان بعید

کریمہ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا یَحْزَنُوْنَ بر آن شاہد و دلیل. سفر بعید و شدید در پیش و زاد و راحلہ آن ہیچ در ہیچ .

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ می روم و ہمرہاں سوار اند

قبلہ گاہا فضائل و کمالات دستگاہ خدا آگاہ خواجہ عبد الصمد از دعا گویان خاص آن حضرت است فرزندان مشار الیہ جوانان قابل اند و ارادہ نوکری دارند امید کہ لجنابیات شاہی از گرداب تفرقہ بر آیند و لباحل جمعیت در آیند . دیگر از مراتب دعا گوے خود چہ عرض نماید کہ خدا جل و علا آن را بہتر می داند . کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِکُمْ وَجَعَلَ یَوْمَکُمْ خَیْرًا مِّنْ اَمْسِکُمْ . والسلام علی سید الانام .

مکتوب ۳۸ .

نامہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . بہ ورود عنایت نامی مشرف و مکرم گردید . آنچہ از روے کرم یاد آوری فرمودند نیز رسید و سبب دعا گوے آن لمجار و ملاذ فقرا گردید . رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ . در حدیث آمدہ است مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ . و در بعضے روایات فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ . یعنی کسے کہ کشادہ شد او را درہاے دعا و موفق کردہ شد بہ دعا کشادہ شد مر او را درہائے رحمت . پس در دعا تقصیر نہ باید کرد و درہائے بستہ را بکلید دعا باید کشود و حوائج خود را از خداے عز و جل و علا بہ تضرع و التجا باید طلبید . و نجات آخرت ہمان باید دید . در حدیث آمدہ مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ . کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالے برد غضب ناک می شود . و نیز در حدیث آمدہ ردّ نمی کند قضا را مگر دعا و زیادہ نمی کند در عمر مگر نیکوی و ہیچ چیز از سوالہا محبوب تر

نزد خدا نیست از سوالِ عافیت پس طلب بسیار باید نمود۔ ودرہاے رحمت باید کشود۔
ودر حدیث آمدہ دعا سلاح مومن ہست وستونِ دین ہست ونور آسمان ہا وزمین ہست
ہمہ را از خدا بخواہد اگر بندِ پاپوش ونمکِ طعام باشد۔ وشرائط وآداب استجابتِ دعا
پرہیز کردن حرام در خوردن وپوشیدن۔ واخلاص مر خداے تعالیٰ را جل وعلا و
تقدیم صالح بر دعا مثلِ نماز وغیر آن وطہارت ووضو وپاکی ومانند آن واستقبالِ قبلہ
ونشستن بر زانوہا وثنا بر خداے جل وعلا گفتن ودرود فرستادن ودراز کردن ہردو
دست وبرداشتن بہ ہردو منکب وبرہنہ داشتن وبرداشتن چشم بہ سوے آسمان وآنکہ
سوال کند بر سبیل اسماے حسنیٰ الٰہی وصفات علیاے او سبحانہٗ، مثل رب العلمین واکرم
الاکرمین وارحم الراحمین۔ وغیر آن ہردو کفِ دست وبا ادب بودن وخضوع وخشوع
وغربت ومسکنت۔ ووقتہاے اجابت دعا شبِ قدر، وروزِ عرفہ، وماہ رمضان، و
روز جمعہ ونصف آخر از شب وثلث اول شب وثلث آخر شب ومیانہ شب ووقتِ
سحر۔ وساعتِ جمعہ از ہمہ زیادہ ہست ازینہا۔ احوالِ اجابت دعا در ہر سال شنیدن
آوازِ اذان دعا مستجاب ہست ودر حین سجدہ وعقب تلاوتِ قرآن مجید خصوصاً وقتِ
ختم، خصوصاً از خوانندہ۔ ونزد نوشیدن آبِ زمزم وحضوریت وہنگام آوازِ
مرغ ودر اجتماع مسلمانان ودر مجلس ہاے ذکر ونزد نزولِ باران وہنگام دیدن کعبہ
ودر میان دو لفظے مبارک اللّٰہ وجاہاے اجابت دعا جاے نشست ہست، یعنی
جاے پاک باشد۔ ودر طواف کعبہ ونزدیک ملتزم کہ مابین حجر اسود ودر وازہ کعبہ
ہست وزیر ناودان کعبہ ونزد چاہ زمزم۔ وبر کوہ صفا وکوہ مردہ ودر جاے سعی رفتن
درمیان صفا ومردہ ودر مزدلفہ کہ مابین عرفات ومنیٰ ہست ودر عرفات ومنیٰ ونزد آمدن

واند اختن سنگ ریزہ ہا ودر مناسک حج ونزد قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ونیز مستجاب است دعاے مضطر ومستجاب است دعاے مظلوم اگر آن مظلوم فاجر وفاسق باشد ودعاے پدر ودعاے بادشاہ عادل ودعاے مرد صالح ونیز توسل کند نزد دعا بسوے خدا تعالےٰ بپیغمبران او وصالحان از بندہ ہاے او وآداز لیست کند بہ دعا واعتراف کند بہ گناہ ودعا کند از صمیم قلب وجد واجتہاد و حضور دل۔ وبداند معنی دعا۔ ونیکوئی کند بہ ہمسایہ خود وتکرار کند در دعا بسیار وآمین بگوید دعا کنندہ وشنوندہ۔ ودعا بہ امر محال نہ کند۔ وہر دو دست را بر رو فرود آرد ومسح کند بہ آن روے خود را وشتابی نہ کند در طلب اجابت تا بگوید دعا کردم قبول نہ شد ظاہرا تاخیر شود یا عوض آن چیز دیگر مرحمت شود یا بلا مندفع گردد این ہمہ اقسام اجابت دعا است۔ ودعاے فرزند نیک بہ والدین خود ودعاے مسافر ودعاے روزہ دار وقت افطار ودعاے مسلم بر برادر مسلم را پس پشت۔ واسم اعظم خدا جل وعلا کہ دعا کردہ شود بہ آن اجابت کند۔ ادرا حق تعالےٰ وقتے کہ سوال کردہ شود بہ آن بدہد، مراد او را خداے تعالےٰ۔ این است لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ درین باب دیگر ہم آمدہ است اما این جا ہمیں اکتفا رفت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ اجمعین۔ دیگر رسالہ در ضبط گناہان صغیرہ وکبیرہ ودیگر نصائح تالیف یافتہ است۔ شیخ مصطفٰے در مسجد کلان جامع می باشد بخدمت شریف خواہد رساند۔ انشاء اللہ تعالیٰ آن را مطالعہ فرمایند۔

مکتوب ۳۹ ۔ بہ طرف بی بی جیو صدر یافتہ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ذات عالی درجات آن معدن خیرات وحسنات فاطمۂ زمان خدیجۂ دوران بی بی جیو را دیرگاہ فقرا نوازد بر یاد خود مستقیم ومستدیم دارد، بالنبی۔

و آلہ الامجاد۔ وعلیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ بہ ورود عنایت نامہ نامی معزز و مکرم گردید۔ آثار عنایت ازان شناخت ودستہا بہ دعاے خیر ایشان برداشت۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　آنکہ درساختہ است قطرۂ بارانی را

بی بی جیو سلامت دنیا زراعت گاہ آخرت است ہر کہ اینجا کاشت و بطاعت و بندگی پرداخت جنات النعیم یافت۔ وہر کہ این جا بہ غفلت و گناہان بسر برد در آخرت خود را بہ آتش سپرد و آدمی را نہ براے خور و خواب آفریدہ اند ونہ بجہت عیش خوشگوار خلق فرمودہ۔ مقصود از خلقت او طاعت و عبادت است و کسب معرفت وسعادت، تا کرا توفیق دہند و قرعۂ دولت بنام کدام یکے زنند۔

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند　　کس بہ میدان در نمی آید سواران را چہ شد

وقت کار است کہ فردا کار با جبار است۔ پس بر وظائف طاعات وعبادات وصیام وصلوٰۃ واداے زکوٰۃ قیام تمام باید داشت واز محظورات و منکرات خود را یک سو باید گذاشت۔ این طریق نجات واللّٰہ ھادی الی سبیل الرشاد۔ خداوند این بندہ عاصی را بطفیل نیکان نیز توفیق کرامت فرما۔ واز کمال کرم ابواب رحمت و معرفت بروے بکشا

یارب بہ رہا نیم زحرمان چہ شود　　راہے بدہم بکوے عرفان چہ شود
یک گبر کہ از کرم مسلمان کردی　　یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود　　والسلام

مکتوب ۴۰۔

حامداً اللّٰہ العظیم ومصلیاً علی رسولہ الکریم۔ فرزند عزیز حاجی الحرمین الشریفین زید عزہٗ وتوفیقہٗ۔ از این درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند۔ ومشتاق دانند۔ چرا دل ریش نہ باشد کہ معاملۂ گور و قیامت در پیش دارد۔ چگونہ بہ جمعیت دارم،

نمی داند کہ فردا اجل کدام فریق شود فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ بہرحال بہ جہتِ این کار دست و پا باید زد و یک ساعت بے یاد مولیٰ جل وعلا نباید نشست۔ بلکہ از ذکر بہ مذکور باید رفت۔ و از صورت بہ حقیقت باید پیوست و از لفظ بہ معنی باید گذشت۔

قومے ز وجودِ خویش فانی　　رفتہ ز حروف در معانی

اگر یافت فَطُوْبٰی لَہٗ وَبُشْرٰی لَہٗ والّا در نایافت نیز سعادت ہست عظیمے۔ خوش گفت۔

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم　　وآنکس کہ نیافت درد نایافت بس ست

معاذ اللہ اگر این درد ہم ندہند و از درگاہ زنند۔ خواہم لیشد درین فکر جگر دوز۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ۔ مکتوب شریف حاجی ابوالخیر رسانید اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ امید ہست کہ عواقب امور محمود شود سعی مشکور گردد و فقیر را در یاد دعاے خود دانند و از دعاے خیر منسی نہ سازند۔ گناہگار ہست شرمندہ اما عفو او عاصی را امید دہندہ و نوازندہ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔

مکتوب ۱۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَشَرَّفَ الْعَبْدُ بِسَلَامِکُمْ وَتَنَبَّہَ بِکَلَامِکُمْ فَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃٌ لَّدَیْکُمْ۔ وَمَا ذُکِرَ ثَمَّ مِنَ الْاَلْقَابِ فَلَسْتُ لَھَا۔ وَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ جَلٌّ ھِیَ رَاجِعَۃٌ اِلٰی جَنَابِکُمْ مُّبِیْنَۃٌ عَنْ کَمَالِ حَالِکُمْ۔ مَا بَقِیَتْ الْاُمُوْرُ وَاَنَا فِیْ غَایَۃِ الْغَفْلَۃِ وَالْغُرُوْرِ۔ ھَیْھَاتَ جَاءَ وَقْتُ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِیْ کَمَالِ الدَّرَجَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وُجُوْهَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُخْزِنَا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَاشِفَةٌ۔ وَکُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِیْمٍ۔ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ۔ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ الشَّیْخَ مُحَمَّدْ الْعَابِدَ لَازَالَ کَاسْمِهٖ فِی الدُّنْیَا زَاهِدًا وَّفِی الْعُقْبٰی رَاغِبًا بَعْدَ مَا صَحِبَ الْفُقَرَاءَ حَقَّ الْمُصَاحَبَةِ وَجَاوَرَ مَزَارَ الْاَوْلِیَاءِ حَقَّ الْمُجَاوَرَةِ وَتَحَقَّقَ بِاَنْوَاعِ اَهَمِّ وَاطَّلَعَ عَلٰی اَسْرَارِهِمْ وَاَطْوَارِهِمْ وَتَوَجَّهَ الٰی نَحْوَ مَنْ مِنْکُمْ کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِهٖ وَعَوْنِکُمْ۔ وَکَانَ هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ یَلْتَمِسُ مِنْ دُعَائِکُمْ وَیَتَمَنّٰی لِقَائَکُمْ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ۴۳۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ لَدَیْکُمْ۔ نمی داند خدمت آن گرامی برادر چه نگارد عمر گران مایه درین صرف شد تا چه خورم صیف چه پوشم شتا۔ هیهات تا دنیا بر جاست این فکر واندیشه بر پاست۔ پس بکار آخرت کے خواهد پرداخت واو را سبحانه کے خواهد شناخت۔

درجهان شاهدے دما فارغ ‏ ‏ درقدح جرعۂ وماهشیار

در خبر آمده ہست کہ صحبت دارید با خدا ۔ واگر نتوانید پس صحبت دارید با کسے کہ صحبت دارد اوست تعالیٰ ۔ اولیاء جلساء خداوند وہر کہ با ایشان نشیند ہرگز شقی نہ شود ـــ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيْسُهُمْ ۔ چون درین ایام حقائق آگاہ فضائل وکمالات دستگاہ شیخ محمد عابد دلد افادت پناہ شیخ تاج الدین محمد کہ از اعزۂ روزگار و از علماء ومشائخ مشہورین آن دیار ہست ، وساکن قصبہ چناوہ ۔ بعد از انکہ مدتے با کمال شکستگی وخدا طلبی در صحبت فقراء بودہ واز انوار وبرکات بزرگان سیراب گردیدہ آنجا رسیدہ ۔ دیدن او غنیمت است و زیارت او نعمت ۔ اگر او را بہ اعزاز تمام بخوانند وصحبت دارند بسیار بر جا ہست وموجب اجرہا ۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ ۔ اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ وَّلَنَا فِيْهَا طَاعَةٌ ۔ اَلدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَنَا فِيْهَا صَوْمٌ ۔

مکتوب ۴۳ ۔

مخدوما درین ایام مکتوب بادشاہی مشتمل بر کمال عنایت ومہربانی رسیدہ مع ذالک تاحال خود را ایک سو کشیدہ ۔ چہ کند بالذات بہ تنہائی راحت ہست ۔ وبفقر نامرادی بتمامی مائل تنز خرفات دنیای اختیار در نظر قبیح است ۔ باوجود آنکہ خود از ہمہ خوار وذلیل است موافق حال این ابیات می باید

بہ تنہائی چنین مائل دلم چیست	وزین تنہا نشستن حاصلم چیست
سگم پس از سگی معذور باشم	بدین عذر از خلائق دور باشم
....	....
....	....
مکان خود صاحب خود را شناسد	ہراسد کو بلسے از ما شناسد

نہ خود را می شناسد لے خدارا چرا بدنام سازد خیل مارا

درین دید راہ بر دید قصور نہ متکلف است کہ فی الحقیقت کہ ازین ہم بدتر است۔ مدار کار درین راہ بر دید قصور اعمال است۔ چون این دین بہ کمال رسد اسرار و عنایات بے شمار نصیب گردد۔ مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ ازان اسرار زبان باید بست۔ قلم این جا رسید سر بشکست۔ درین راہ ہمہ عجز و شکستگی و نیستی است، چون آن بکمال رسد ہستی حقیقی جلوہ گر شود۔ خود بینی نصیب اعدا باد خدا از و دور دارد۔ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ با مار نشین و با مانشین۔ و دیگر ابیات کہ حسب حال خود نوشتہ اند آن از کمال حال است۔ و از ہستی صدق مقال۔ اللہ تعالیٰ درین طلب و دید بیفزاید و ما گرفتاران را ہم ازین بلا نگاہ دارد۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ عَدُوٌّ لَّكُمْ۔ انچہ از خدا باز دارد بلاست و ذکر او شفا فَذِكْرُ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ سُرُوْرٌ ذِکْرُ اللّٰہِ رَاحَةٌ وَالدُّنْیَا سَاعَةٌ ذِکْرُ اللّٰہِ یُوْصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَ یُغْنِیْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۴۴۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَ تَبْلِیْغِ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ بہ آن ثمرۂ شجرۂ سیادت و سعادت می رساند۔ مدتے است از احوال شریف خبر ندارد۔ ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ ہر سرزمین را فیوض خداست و ہر بقعہ را انوار۔ ہمہ وقت و ہر جا منتظر فیض خدا باید بود۔ و لمحہ از بندگی و طلب او نباید آسود۔ آرام و قرار بر طالب حرام است۔ و بعد بدتر از عذاب نار است۔ ہیہات عذابہائے گوناگون در پیش است و ما در عیش و عشرت خویش۔ آتش

به دو دستِ خویش در خرمنِ خویش من خورده ام چه نالم از دشمنِ خویش. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. دنیا وسیلۂ آخرت سازند و خود را در راہِ او درباز ند. وحدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِیَتُهٗ را شناسند.

صد ہزاران جان ببا ید باختن | از پئے این عیش وعشرت ساختن

فقرا را مشتاق خود دانند و احوال خیر مآل را نویسان باشند. والسلام از فقیر زاده ہا سلام خوانند مخدوم زاده ہا لعافیت واستقامت باشند.

مکتوب ۴۵ . بہ سید عبد الحکیم نوشتہ ہست .

حَامِدًا وَّ مصلیًا وَّ مسلمًا. برادر گرامی سید عبد الحکیم سلام خوانند و مشتاق دانند. مدتے ہست از احوال خیر مآل آن برادر خبرے نہ دارد. ہر کجا است خدا یا لسلامت دارش. ہنگام جوانی را مغتنم بہ تمام و کمال در بندگی وطاعتِ حق پردازند. و خود را در راہِ او درباز ند و حدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِیَتُهٗ را خوانند. خوش گفت.

در کس منگر چو آشنا ے تو منم | بادر دلبا ز چون دوائے تو منم
شکرانہ بدہ کہ خون بہاے تو منم | گر بر سر کوے ماکشتہ شوی
صد ہزاران جان ببا ید باختن | از پئے این عیش وعشرت ساختن

احوال خیر مآل را ہموارہ نویسان باشند و بکار آخرت پردازند بہ دعاے ظہر الغیب یاد آرند. والسلام.

مکتوب ۴۶ .

حَامِدًا وَّ مصلیًا ومسلمًا. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہمی داند کہ بہ خدمت

گرامی چہ نگارد۔ دیگر ازانکہ اظہار اخلاص خود نماید و از بندگان علاج آن خواہد۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو شیئاً للہ از جمال روئے تو

ھیہات ما للتراب و رب الارباب۔ آرے چہ عجب کہ از غایت بندہ نوازی افتادہ را از خاک مذلت بردارند و از نہایت کرم گناہگارے را قبول فرمایند۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آنکہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ دیگر آنچہ از ارادۂ سفر حرمین شریفین زادہما اللہ سبحانہ تشریفاً و تکریماً استفسار فرمودہ بودند۔ مخدوما، بالفعل بعد مضی برسات بجہت بعضے نیات و اتباع سرور کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ النامیات عزم مہاجرت از وطن و مباعدت از مردوزن بخاطر حزن آثر مصمم دارد۔ و از خدا جل و علا بکمال تضرع و التجا حصول آن را می خواہد و اشارات غیبی درین باب ترقی یابد تا تقدیر الٰہی جل شانہٗ کجا برد و کدام سو کشد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ مقصود در دنیا یاد خداست جل و علا ہر جا میسر شود ہمان او تعالیٰ برد در طلب او باید گداخت و از خود نامے و نشانے نباید گذاشت تا او را باید شناخت مَنْ قَتَلَہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ۔

در پئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

باقی ماند امرجج آن را امسال بغوائے امتثال امر ظل الرحمۃ موقوف داشتہ۔ و حصول آن را از حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمال تضرع و التجا خواستہ۔ عمر باخر رسید و تلافی آن بجز آن ندیدہ۔ جہل خود ہمہ شر و بلا۔ ھُوَ الشَّافِیْ ھُوَ اللّٰہُ، منتظر نشستہ تا چہ پیش آید و خدا جل و علا چہ خواہد وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ پیش از وقوع امر خود را چہ فرو شد و در ترویج متاع کاسد خود چہ کوشد او تعالیٰ عیب ہائے ما پوشد زیادہ بدین

چہ گوید وہموارہ اورا جوید. مشتاق دانند و از دعا فراموش نہ سازند . والسلام!

مکتوب ۷۴ .

باسمہٖ سبحانہ . حامداً ومصلیاً ومسلماً . السلام علیکم ورحمۃ اللہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَینَمَا کُنْتُمْ . صحیفۂ شفقت رسید و آثار مہربانی ہا ازان ظاہر گردید . اللہ تعالےٰ بر شما مہربان باد و ابواب ترقیات بکشاد . این جہاد و غزا را سعادت خود دانند . وآن ما وسیلہ رضاے مولیٰ تعالےٰ شناسند ونیت را درست سازند ودرویشان ودل ریشان را در دعا دانند وامیدوار عزت وفتح ونصرت باشند اَلَآ اِنَّ جُنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ . یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا . این جہاد گاہ گاہ ہست وجہاد با خود ہمیشہ برپا می باشد وچون مرد آن ہست کہ خود را بشکند وبہ مولاے خود برسد . از خود چو گذشتی ہمہ عیش ہست وخوشی . عیش وخوشی این دار نصیب اعدا ہست . وروح وریحان آن جا نصیب اولیاء . این سمّ قاتل وآن تریاق نافع . این فانی وآن باقی . این ادنیٰ وآن اولیٰ . فرح این جا سبب غم آن جاست . وغم این جا موجب فرح آن جا . این اھون وادنیٰ وآن اَشَدُّ وَاَبْقٰی کَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰیھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی . ہیہات گوئی توفیق وسعادت درمیان انگندہ اند کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد . مخدوما درین ایام بموجب اشارۂ قویہ غیبیہ را کم تر کردہ وہیچ جا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ از خود نہ رفتہ . ہر جا کہ بردہ اند از عنایات تازہ ونوازشہاے بے اندازہ آن جا کردہ اند . آرے ہر جا را احکام خدا ہست وفیوض وبرکات وراء الوراء اہل بصائر بہ این معنی می برند واز ہر دکان متاع وصل جانان نخرند . ؎

متاع وصل جانان بس گران ہست · بدین سودا بہ جان بودے چہ بودے

والسلام .

مکتوب ۴۸ .

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' بزرگے گفتہ اِنْ
اَرَدْتَ السَّلَامَ فَسَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا وازو دست بشو۔ اگر کسے نیک تامل نماید وبہ تعمق نظر
فرماید طالب آخرت را عین طالب مولی یابد۔ وکریمہ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ
وکریمہ۔ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ را باید خواند فکر آخرت باید کرد واز ہوا و ہوس
بلکہ از خود نیز باید گذشت چون از خود رفت بحق دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ این معنی کشفی و وجدانی
است نہ زبانی و بیانی مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ

از پئے این عیش و عشرت ساختن — صد ہزاران جان بباید باختن

این عیش و عشرت مخصوص اولیاء است وعیش وعشرت نصیب اعداست۔ اہل فرح و
عیش نہ ہسزد کہ آن غم آخرت بود۔ ہیہات کیفَ الفرح والسرور والنار تفور فمن
بی الرَّحْمَۃِ وَالتخلص عن النار فهو فی الطاعۃ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب۔

مکتوب ۴۹ .

الحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سیدنا سید السادات۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا سیدی
انا مفتون وبما کسبت مرھون لا بضاعۃ لی سوی الاضاعۃ والاضاعۃ لی
غیر البطالۃ قلبی قاسیۃ والنار حامیۃ۔ ھیھات این المفر وکیف المستقر
ایھا العاصی فر الی اللہ وکن مع اللہ لا الٰہ الا اللہ لا مفر الا الیہ، و
الامر کلہ فی یدیہ رحمتہ واسعۃ ومغفرتہ قاطعۃ لا تیئس من

مِن رَوحِ اللّٰہِ وَاِنْ فرَطتُ فِی جَنبِ اللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغفِرُ الذُّنُوبَ جمِیعًا۔ وَکَانَ بِالمُؤمِنِینَ رَحِیمًا۔ یَا سَیِّدِی لَا تَنسَوْا عَنْ دُعَائِکُم فِی السَّفَرِ وَالحَضَرِ خُصُوصًا عِندَ رُؤیَۃِ الکَعبَۃِ وَعِندَ البَابِ وَالمُلتَزَمِ وَالحَجَرِ وَعِندَ زِیَارَتِ سَیِّدِ العَرَبِ وَالعَجَمِ صلی اللّٰہ تعالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وسلم. قلبی لدیکم وَھُوَ مَعَکُم اَیْنَمَا کنتم۔ اَللّٰہُ یَجمَعُ بِالخَیرِ بینی وبینکم وَھُوَ سبحانہ بِالاِجَابَۃِ جَدِیرٌ وَعَلیٰ مَن مَاتَ قَدِیرٌ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُولِہٖ الکَرِیمِ۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب ۵۰ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ۔ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا۔ برادر عزیز صوفی قلندر بیگ از فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔ مکتوب مرغوب رسید۔ مضامین آن معلوم گردید از جمعیت باطن و عدم سرایت ظل ظاہر دران۔ وحصولِ جمعیت و لذت درپایے آن نوشتہ بودند۔ اللہ تعالیٰ فرید برمزید نصیب کند و بتمام وکمال بجانب خود کشد جمعیت سبب جمعیت فقر است کارخود بہ او سبحانہٗ گذارند و خود را درمیان نہ دارند۔ با یار سیاہ منشین و با خود منشین۔ قصد آن حدود درین سال مصمم است۔ تا در غیب چہ مقدر است۔ دیگر حقیقت برادر طریقت صوفی عبد اللطیف زبانی بیان خواہند نمود۔

مکتوب ۵۱ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا۔ اخوی حقائق آگاہ صوفی قلندر ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند۔ وسلامتی را منحصر در ترک انام شناسند وحقیقت ظہور سلام در دار السلام دانند۔ سلامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیمٍ برآن شاہد عدل است والسلام۔ جمیع یاران طریق سلام خوانند و بہ یاد خدا جل وعلا ترغیب نمایند۔ کار این است غیر ازین ہمہ ہیچ ـــ

مکتوب ۵۲ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبیہٖ ونسلّم ۔ برادر عزیز صوفی قلندر آنچہ از دقائق بلند و احوال ارجمند نوشتہ بودند معلوم گشت و امیدہا ازان ہست ۔ این فقیر زیادہ در حق شما می باید امیدہا می دارد ۔ چون وقت تنگ بود نتوانست پرداخت و بر وقت موقوف ساخت ۔ اشارہ بہ حصول لقائے ذاتی نمودہ بودند مبارک ہست ربّ زدنی علمًا ۔ والسلام علیٰ سید الانام ۔

مکتوب ۵۳ ۔ بہ مرزا محمد مقیم ۔

نحمدہٗ ونصلی برادر سعادت و توفیق آثار میر محمد مقیم سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند ۔ از احوال کثیر الاختلال خود چہ نوشتند ۔ عمر بہ آخر رسید و معاملۂ گور و قیامت از پیش دوید ۔ زاد و راحلۂ این سفر ہیچ در ہیچ و کار آخرت ہیچ ہیچ ۔

آتش بہ دو دست خویش در خرمن خویش ۔ من خود زدہ ام نالم از دشمن خویش

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش ۔ اے وائے من و دست من و دامن خویش

اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ ۔ این فقیر عاصی را در یاد دعاے خویش دانند و احوال خیر مآل بدست آیندگان نویسان باشند ۔

مکتوب ۵۴ ۔ بہ مخدوم زادہ ابو الاعلیٰ صدور یافتہ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند عزیز الوجود رسیدہ سبب مسرت و بہجت گردید ۔ ھیھات در دنیا مسرت و ابتہاج کراست و فراغت و جمعیت کجا تا عقدہ انام فریقٌ فی الجنۃ و فریقٌ فی السعیر در پیش است قرار و آرام کرا در کیش است نَعَلَیْکَ یَا اَیُّھَا الْوَلَدُ بِدَوَامِ التَّضَرُّعِ وَالْاِلْتِجَاءِ اِلَی اللہِ اٰنَاءَ الْلَیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ وَاِعْتِدَالِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْبُکَاءِ سِیَّمَا فِی اَوْقَاتِ الْاَسْحَارِ وَعَلَیْکَ بِقِلَّۃِ الطَّعَامِ وَالْکَلَامِ وَالْمَنَامِ

وَكَثْرَةِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَدَوَامِ الْخَوْفِ مِنْ عَذَابِ اللهِ الْجَبَّارِ وَعَلَيْكَ بِحِفْظِ الْأَوْقَاتِ وَتَرْكِ السَّيِّئَاتِ وَدَوَامِ الْإِقْبَالِ عَلَى اللهِ تَعَالَىٰ بِالطَّاعَةِ وَالْمُرَاقَبَاتِ وَتَطْهِيرِ الْبَاطِنِ عَنِ الْأَدْنَاسِ وَتَنْوِيرِهٖ بِالْأَذْكَارِ وَالْأَفْكَارِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الْأَخْلَاقِ وَمَحَامِدِ الْأَوْصَافِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى الْأَعْطَاءِ وَتَحَمُّلِ الْإِيذَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَدَوَامِ حُسْنِ الْخُلُقِ وَعَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَتَرْكِ مُخَالَطَةِ الْجُهَلَاءِ وَالسُّفَهَاءِ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَعَلَيْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِي اللهِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَحَارِمِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِالْجُوْدِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ الْمَعْبُوْدِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ فِي جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ وَالشَّفَقَةِ عَلَىٰ خَلْقِ اللهِ وَالتَّعْظِيْمِ لِأَمْرِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِرُؤْيَةِ الْعُيُوْبِ وَالذُّنُوْبِ عَلَى الدَّوَامِ وَالْاِسْتِحْيَاءِ عَنِ اللهِ بِالتَّمَامِ وَالْبَقَاءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْوِجْدَانِ وَالْبَقَاءِ بِأَنْوَارِ قُدْسِهٖ بِالْأَدْيَانِ. وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَكُفَّ يَدَكَ وَلِسَانَكَ وَاَحِبَّ لِأَخِيْكَ بِالْحُبِّ نَفْسَكَ. تا کجا شرح این امور کند. اللہ تعالےٰ ما را و شما را توفیق دہد اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ سلام دنیاز این احقر انام بحضرت ظل الرحمٰن رسانند۔ ازین قدر جدائی اضطراری ازان قبلہ گاہی ہمیشہ در اضطراب ہست. الحمد للہ کہ شب و روز بہ دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت در اشتغال ہست. امید وار ہست کہ بہ مشیت سبحانہٗ تا رمضان باوجود آزار پا و آزار والدہ فرزندان بسعادت ملازمت مشرف شود. للہ الحمد کہ شمار این دولت نقد وقت و این فقرا ازان خوش وقت مقصود سلامتی آن حضرت ہست تہنیہ و مبارک باد فرزند نو نوشتہ اللہ تعالیٰ چنین کند. اگر صالح ہست مبارک ہست و اگر بد ہست عدمہ اولیٰ۔ شد

اے کاش کہ بودمن نہ بودے — اے کاش کہ مادرم نہ زادے

آنچہ از زبانِ مبارک حضرت قبلہ گاہی بودند کہ بعد از استماع این مقال این آیۃ کریمہ خواندند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ۔ الان امیدہا بہم رسید و خوش وقتیہا دید۔ اللہ تعالیٰ آن امام ہمام را در دنیا و آخرت بسیار خوش وقت دارد و بہ اعلا مراتب رساند۔ واز برادران خود سلام خوانند واز والدۂ فرزندان نیز۔ والسلام۔

مکتوب ۵۵۔

بِاِسْمِ سُبْحَانَهٗ الْعَظِیْمِ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّهِ الْکَرِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قبلہ گاہا عالم پناہا۔

از لبسا یاقریب دُورم ہست من دُور نیست — بندۂ لطف شمائیم وثنا خوانِ شما

از فضل او سبحانہٗ امیدوار ہست کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبہ بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب ظاہر دُور است امّا خلاصہ اوقات بہ دعا سلامتی آن حضرت و فتح ونصرت معروف ہست واجابت آن از درگاہ مجیب الدعوات بہ وقتش مامول۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول — آنکہ درساختہ ہست قطرۂ بارانی را

جَاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاِنِّیْ اِلَیْهِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصۃ الانسان ومابہ الامتیاز اورا ازاین وآن ہمین شوق وعشق ومحبت ہست وفرق باعتبار متعلق اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ لمثوی المعنی۔

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ — مابقی تو استخوان وریشۂ
گر گل ہست اندیشۂ تو گلشنی — ور بود خارے ہمہ تو گلخنی

چون عشق ومحبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رخت بصحرائے عدم کشد وبانوار قدس باقی شود۔

واز جملہ مقربان گردد و مصداق کریمہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا. و بمضمون حدیث صحیح فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا. الخ متحقق شود و مورد اسرار و انوار گردد۔ این کار و دولت است کنون تا کرا رسد کُلُّ ذٰلِكَ مَنُوْطٌ بِکَمَالِ مُتَابَعَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرُّبُوْبِیَّةَ گاہے عشق و محبت سروری چندان غلبہ کند کہ مدہوش می سازد و از خود می اندازد۔

محمد عربی کابروے ہر دو سرا است ... کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست

نزد فقیر مقرب تر بجناب سروری از درود ہیچ چیز نیست کثرۃ درود گویا از خود فانی می سازد و بہ انوار محمدی باقی می گرداند۔ چنانچہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ، مع ذالک۔ در دنیا حقیقت لقا است کہ آن موعود بہ دار لقا است مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ لہٰذا بلند ہمتان بہ این دید آرام نگیرند و دائم بے قرار بوند۔

در افگندہ دف این آوازہ از دست ... کز در دست رہ کوبان بود پوست

ع اے بوالہوس ترا بہ این گفتگو چہ کار، عاصی را فکر معاصی بہتر و گریہ و استغفار سحر رہبر۔

اَلْعَاصِیْ اَوْلٰی بِحِسِّ وَقْتِهٖ ... وَالصُّوْفِیُّ اَحْرٰی بِحُرْقَتِهٖ

مکتوب ۵٦ ۔ بہ حاجی حبیب اللہ نوشتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خدمت حقائق و معارف آگاہ برادر گرامی حاجی حرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لَا یَزَالُ کَاسْمِهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ از ین درویش دل ریش تحیۃ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانستہ از دعاے خویش فراموش

نہ سازند جاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الْجَبَّارِ تعالیٰ اَلْاَطَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلیٰ لِقَائِیْ وَاَنَا عَلَیْہِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصہ انسان دمایہ الانسان والذین وآن ہمین شوق وعشق ومحبت است وتفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ کَانَ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ کَانَ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ — مابقی تو استخوان وریشہ
گر گل است اندیشہ تو گلشنی — ور بود خارے ہمہ تو گلخنی
دلے کہ گرفتار غیر است — ازوے چہ توقع خیر است

روئے کہ مائل تکبر است، نفس امارہ ازدہبتر است۔ خوش گفت :

دل آرامے کہ داری دل دروبند — دگر چشم از ہمہ عالم فروبند

دیگر از احوال پُر اختلال خود چہ نویسد صَرَفْتُ عُمْرِیْ بِاللَّعِبِ وَاللَّہْوِ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا۔ ھَیْہَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَّالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ وَمَا بِیْ غَیْرُ الْخُسْرَانِ وَالْبِطَالَۃِ وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَکُلُّ نَفْسٍ رَھِیْنَۃٌ بِمَا کَسَبَتْ۔ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ ھٰذِہِ الْوَعِیْدَاتِ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا مِنْ ھٰذِہِ التَّہْدِیْدَاتِ فَیَا اَسَفًا عَلَی الْاٰثَامِ وَیَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَامِ بِاَنْ ضَیَّعْتُ الْاَنْفَاسَ حَتّٰی اَبْکِیْ فِیْہِ عَلَی الدَّوَامِ لَا اَشْتَہِیْ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا الرِّزْقَ الْقَلِیْلَ وَالْبَیْتَ الْحَقِیْرَ اَکُوْنُ فِیْہِ بِذِکْرِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ فَہٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہِمَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ۔ فَتُبْ اَیُّہَا النَّاصِحُ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ...

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. ولنعم ما قيل بالفارسی.

دردم از یار است و درمان نیز ہم　　　دل فدائے او شد و جان نیز ہم

بالجملہ فدائے مولیٰ جل وعلا باید شد و در زندگی باید مُرد و با درد و سوز باید ساخت و امورِ خود بہ او باید گذاشت۔ خوش گفت۔

با در دلبساز چون دوائے تو منم　　　در کسے منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوے عشق ما کشتہ شوی　　　شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

دراز نفسی نمود۔ بمقصود اظہار عجز و نایافت خود أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مکاتیب شریفہ پے در پے رسیدہ حقائق مندرج آن معلوم گردید۔ از مطالعہ و استماع اخبار رسوخ محبت و اخلاص آن سرآمدِ اہلِ اختصاص وہمچنین قصص تکمیل و ارشاد آن یگانۂ آفاق دوستان را کمال شاد ساخت و بر دعا ظہر الغیب داشت۔ اَللّٰهُمَّ كَثِّرْ اِخْوَانَنَا فِي الدِّيْنِ بِحُرْمَتِ سید المرسلین عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصلوٰة والتسلیمات توقع کہ این دور از کار را نیز در مکانِ اجابت بہ دعاے خیر یاد دارند۔ و بکار طالبان بجمال پردازند۔

آن دم کہ تراست بادہ در جوش　　　از خشک لبان مکن فراموش

این فقیر غائبانہ وقتے ازین جا متوجہ حال آن خلاصۂ ایراد بود۔ انوار و برکات ایشان بسیار ظہور فرمودہ۔ گویا کہ تمام آن دیار بلکہ ہمہ آفاق بہ آن مالا مال ہست۔ امیدآن شد کہ آن برادر عزیز را مدارِ آن سرزمین ساختہ اند و قطب این جا بآن منوط داشتہ۔ حارّ ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰة والسلام والتحیة حظ وافر مکشوف امیدہاے عظیم بہم رسید و ما ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تفصیلت آن

صلاح و تقوی انتساب ملا عبد الرحمن چند یوم صحبت داشته شد بکرم اللہ تعالی آثار رشد ظاہر گشته و بہرہ از ولایت کبری در حق فہمیدہ ۔ ویک گونہ تجویز تعلیم طریقت نمودہ ۔ دیگر فقیر بہ قصد زیارت حرمین الشریفین از وطن بر آمدہ بود ۔ در اثنائے راہ فرمان بادشاہ دین پناہ بہ دستخط خاص مشتمل بر کمال اشتیاق و اختصاص رسید ۔ بہ موجب مہربانیہاے آن حضرت خود را بہ خدمت ایشان رسانید ۔ عنایات بے غایات فرمودند و درین موسم رخصت نہ نمودند ۔ و بادشاہ زادہ محمد کام بخش را در حضور خود طلبیدہ بہ این فقیر سپردند کہ من ہم در صحبت بزرگان ایشان این طریقہ علیہ حظہا یافتہ ام شما ہم از ایشان استفادہ نمائید ۔ و بخدمت ایشان مشغول شوید حسب الامر فقیر بادشاہ زادہ را مشغول ساخت ۔ محظوظ گشتند ۔ روز دیگر بحکم بادشاہ دین پناہ بہ فقیر خانہ نیز رسیدند ۔ خود ہم چند نوبت مکرر آمد و رفت نمودند حال آنچہ خیر است حق تعالے نصیب کند و بتمام و کمال را ما و دستان را بجانب خود کشد ۔ احوال یاران این جا ودنے کہ بہ تخصیص و تفصیل مرقوم بود معلوم گردید ۔ وقت نوشتن جواب آن کاغذ یافتہ نہ شد تا بر طبق آن جواب می نوشت ۔ حق تعالے ایشان را جزائے خیر دہد ۔ ابواب فتوحات بر اینہا بکشاد ۔ بہر کدام از یاران علی الخصوص برادر طریق اخوند ملا باقی خان و خواجہ کلان و عبد اللہ خواجہ و خلیفہ عاشور و اخوند حافظ زاہد و حافظ عاشور و اخوند ملا محمد امین و غیرہم از این فقیر دعوات وافیات و تحلیات زاکیات موصول باد ۔ کتابت ملا محمد امین نیز رسید و از مطالع آن متلذذ گردید جزاہ اللہ جزاہ و این فقیر از خدمت آنحضرت مستدعی دعائے خیر است امید کہ فراموش نہ سازند و این فقیر را نیز دعا در خود ہا دانند ۔ از فقیر زادہا ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تحیۃ و سلام قبول نمایند و از دعائے خود فراموش نہ کنند ۔ فرزندان سعادت مند خواجہ ضیاء الدین و خواجہ محمد نعمان و خواجہ محمد حنیف سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۵۷ . بر بی بی جیو.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. بہ ورود عنایت نامہ مشرف گردید بسبب تاخیر جواب آن بود کہ فقیر از وقتے کہ درین شہر آمدہ از راہ آزار و ضعف بزیارت حضرت خواجہ قطب الدین نہ رسیدہ بود. باوجود آن کہ ورود این بزرگان از راہ مہربانی گاہ گاہے بیشِ خود می فہمید. بہر حال بعد از رسیدن عنایت نامہ چون در طبیعت خفتی دید بقصد زیارت ایشان متوجہ گردید. بعد برآمدن بہ نیت زیارت حضرت خواجہ را از ابتدای راہ تا انتہا ہمراہ خود می دید گویا مہربانی کردہ ایشان سبقت نمودند و ہمراہ بردند. بعد از رسیدن آن جا بر بعضے احوال و مقامات ایشان اطلاع یافت و مہربانیہا و کرامیہا از ایشان شناخت و نسبت فقیر ہم آن جا بہ کرم اللہ تعالیٰ با کمالِ جامعیت بحدے کہ طبقات سمٰوات و زمین را احاطہ ساخت و در غایت عروج و طمطراق و انوار ظہور یافت. بالجملہ گذشت آنچہ گذشت درین میان دو سہ روز یاران شہر کہ راہ بودند تکلیف نمودہ بخانہ خود نگاہ داشتند آخر روز جمعہ بکلبۂ احزانِ خود رسید. و امروز کہ روز شنبہ است بہ نوشتن جواب مقید گردید. چون آن صاحبہ مہربان درین باب بسیار مبالغہ دارند بہ اذکار سابقۂ خود مشغول باشند اما باید دانست کہ در ذکر اسم ذات قلبی کمال آن است کہ دوام پذیرد و در ہیچ وقت چہ در خواب و چہ در یقظہ و چہ در ہنگام غفلت ظاہر ذکر از دل منفک نہ گردد. بلکہ در ہر بن مو سرایت کند و از سر تا قدم ہمہ ذاکر شود بحدے کہ غیر ذکر و حضور و نور را در دل گنجایش نماند و خطرہ غیر اگرچہ بہ تکلف کنند بر دل نیاید این حالت معبر بفنائے قلب است و قدم اول است درین راہ و ہمین حال است. ذکر روح را کہ بجانب راست سینہ است. چنانچہ دل بجانب چپ است ہمچنین ذکر اخفیٰ کہ وسط سینہ است و ذکر سر و خفی کہ ہر دو طرف اخفیٰ است کہ ولایت پیغمبر خدائے است

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

در پئے این عیش وعشرت ساختن   صد ہزاران جان بباید باختن

باید کہ بہ ذکر این لطائف مقید باشند واز ہمہ بہرہ مند بوند بعد کمال ذکر ذاکر از میان محو ومتلاشی می شود ومذکور جلوہ گرمی گردد وذکر نفی واثبات کہ نتیجہ آن فناء نفس است بہ این معنی تصور باید نمود لا نسیت الٰہ ہیچ مقصود الا اللہ بجز ذات پاک ۔ وبہ زبان ہم این ذکر ہر قدر میسر شود از ان تقصیر نہ باید کرد ۔ ہمین معنی تصور باید نمود تا کہ سالک خود از میان برود وجز شہود نور حق چیزے نہ نماید این کار دولت است ۔ کنون تاکرا دہند ۔ امید است کہ ازین دولت نصیبہا از راہ محبت بہ ایشان رسیدہ است ۔ اللہ تعالے مزید بر مزید کرامت فرماید وبتمام وکمال بہ این دو دل دیگر رساند ودر وقت لا گفتن ذاکر خود را واوصاف خود را ہمہ را نفی نماید ونیست ونابود سازند تا ظہور حقیقی ونور ہستی تحقیق شود بسیا ست کہ سالک درین نشا واین امور را در خود نمی فہمد امام مرشد کامل آن را در وے می بیند ۔ در آخرت انشاء اللہ ہمہ ظہور می فرماید وبہ درجات قرب می رساند ۔ بعضے از مراقبات دیگر ہم می نویسد ۔ گاہے درعین مراقبہ تمام ہوش بجانب حق گردد وعلم اورا بر خود محیط بیند ۔ ودرین فکر واندیشہ نشیند کہ او سبحانہ‘ بر ظاہر وباطن من دانا وآگاہ است وبر غیب وسر مطلع درین مراقبہ فرو باید رفت ۔ وخود را گم باید ساخت و دغیرا و احاطہ علم او تعالے بر خود چیزے نہ باید شناخت ۔ امید ست کہ این مراقبہ نتائج عظمٰی دہد وجمعیتہا بخشد بہر حال این فقیر را در دعا وتوجہ علی الدوام دانند امید زیادتی باشند ۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول   آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

بہر حال ہر کیفیات احوال گاہ گاہ حالص اطلاع می دادہ باشند تا موافق آن چیزے نوشتہ می شود ۔

زیادہ چہ تصدیع دادہ شود۔ والسلام۔

مکتوب ۵۸ ۔ بہ بادشاہ دین پرور نوشتہ اند۔

الحمد للّٰہ وَالسَّلام عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ خصوصًا سیدِ الارض والسمٰوات العلیٰ۔ امّا ذرّۂ احقر بعرض مقدس اعلیٰ آن امام اکبر بادشاہ دین پرور وارث سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والا زہر می رساند از مراتب دعاگوے خود چہ عرض نماید علام الغیوب آن را بہتر می داند۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْن

وَکُنْ فِی الْمُلْکِ یَاخَیْرَ الْبَرَایَا　　سُلَیْمَانًا وَکُنْ فِی الْعُمْرِ نُوحا

قبلہ گاہا سبب مصائب و امراض صعب و دراز و اکثر بلکہ ہمیشہ بہ آن مبتلا است و این فقیر را ارث انبیاء است و سبب کفارتِ ذنوب مقرب مولیٰ است جل وعلا ہر چند خواست تا حال خود را نہ توانست شرف ملازمت سراسر سعادت مشرف ساخت ما شاء اللّٰہ کان و ما لم لیشاء لم یکن ولاحَوْلَ ولاقُوَّۃَ اِلاّ بِاللّٰہِ العلیِ الْعَظِیْم الحال ہم با وجود کمال ضعف دل و دماغ محرم راز سعادت است و منتظر تخفیف این مرض و زحمت است بالجملہ گر بدم و رنیک ہم از آن تو ام بغایت بدم و از تحمل عذاب او بسیار عاجزم۔ عذاب او سخت و ما در کمال غفلت۔ کریمہ قُلْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط گناہگاران را تسلیہ بخش ہمین زندہ است و بغایت شرمندہ ہمراہان رفتند و می روند وجوابِ خود دادند و می دہند۔ ما را نیز بہ این خرابی و شرمندگی باید رفت و در مجمع اولین و آخرین جواب باید گفت۔ تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ سابقان کار خود کردند و گوئی سبقت از میان بردند و بمقصد اعلیٰ پیوستند۔ ما ہم خواہم مُرد، چہ خواہم بُرد۔ واے ازین حسرت و شرمندگی و آہ ازین

تقصیرات در بندگی مطلوب در غایت استغنا رد غلو ما در کمال احتیاج ....
مگر رحمت او سبقت فرماید و درماندهٔ را به درجات قرب رساند۔

ہر کہ پیوند مانہ داد دیار	چون توانم زجنت برخوردار
کار ما یا یکیست در ہمہ شہر	وانکہ جان تن نہ می دہد درکار
ہمدمے نیست تا بگویم راز	محرمے نیست تا بگریم زار
در جو دشم ز شوق آن معشوق	در سماعم زصوتِ آن مزمار

اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ عَلٰی غَضَبِیْ ۔ وَلِذَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا۔ متفق علیہ۔
قبلہ گاہا حدیث از احادیث فضائل اہل بدر کہ بہ روایت ترمذی بہ ثبوت رسیدہ، درین عریضہ ایراد می نماید واز ان امید دارد و فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید حق تعالیٰ یعنی روز قیامت، اے پسر آدم مریض شدم پس عیادت نہ کردی مرا۔ پس او جواب گوید چگونہ عیادت کنم ترا وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ حق تعالیٰ فرماید۔ فلان بندہ من مریض شد اگر او را عیادت کردے ہر آئینہ می یافتے مرا نزد او۔ وَ انتہی۔ مرض او را مرضِ خود فرمود و خود را نزد او نمود۔ این معنی ظاہر است بر اربابِ قرب وشہود وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ در حین ظہور مصیبت وحادثہ دیدہ شد آن را نیز در ورقِ دیگر نوشتہ فرستاد۔ امید کہ از غایتِ کرم بہ مطالعہ خاص امتیاز یابد واین دعاگوے را بہ دعائے خیر بیاد آرند۔ حامل عریضہ عبد الغفار از اہلِ صلاح و ارباب حال است۔ اگر منظورِ نظر فیض اثر شود بہ زودی مرخص گردد۔ زہے عز وشرف۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔ سایہ اش کم مبادا از سر ما رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم۔ قبلہ گاہا وقت مغرب دیا قریب بہ آن واقعہ عاجزہ اخوی اعزی شیخ سیف الدین کہ بخانہ فقیرزادہ میان محمد عمر بود رو داد این فقیر را کہ بہ ضعف دل سخت مبتلا است بحکم بشریت وحسب سنت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ کمال متالم ساخت ہمان شب بعد از نماز عشا در حین اشتغال بصلوٰۃ دیگر قبل سلام ملہم گردید کہ رسول خدا جل وعلیٰ رسیدند واز کمال بندہ نوازی گویا بہ این احترامات از جانب پیش چسپیدند ولطفہا فرمودند. گویا دست مبارک خود بر سر این عاجز می گذارند وتسلی می فرمایند۔ این ظہور حالی با کمال عنایت وانوار بہ امتداد کشید وزمین وآسمان از این انوار مالامال گردید واز عنایات وعطایات عالم غیب الغیب دید آنچہ از لب کہ آن مرحومہ از سالہا آزار سخت داشت بلکہ از حرف عفو پر در دگار نزول رحمتہاے بے شمار بر وے ظاہر گشت ، بہ روح وریحان پیوستہ ظہور انوار وبرکات این شب شب قدر نمودند واین فقیر را از خود بردند سینہ کمینہ منشرح گشت۔ وکدورات بالکل از ساخت سینہ بدر رفت۔ بہ مقتضاے وقت آنچہ مقدر بود بہ دعاے آن حضرت سعادت دانستہ پرداخت۔ الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

الٰہی رحمت دریاے عام ہست	ازان جا قطرہ مارا تمام است
نفس من بگرفت سر تا پاے من	گر نہ گیری دست من اے واے من

ہیہات۔

عجب ہست گناہگار کاستماع وعیدات نار کہ بغایت سوزندہ ہست۔ پوست را از گوشت کشندہ چگونہ در آرام ہست۔ اگر ایمان ہست چرا اندیشہ گریان ولرزان ہست۔ کاش در ہر شبانروزے یک ساعت بہ این سوز بسازد وآن را بہ از دنیا وما فیہا شناسد ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۔ والسلام علیٰ خیر البریۃ۔ در اخبار ہست کہ اگر یک قطرہ از حمیم کہ نصیب اہل جحیم ہست بر کوہ افتد کوہ از ان بگدازد وآن یک خطرہ آن را سبب عذاب سازد ولَنِعْمَ

کما نقل عن الشافعی رحمة الله علیه۔

الٰہی عبدک العاصی اتاکا	مقر ابالذنوب قد دعاکا
فان تغفر فانت لذاک اھل	وان تطرد فمن یرحم سواکا

والسلام۔

مکتوب ۵۹۔ بہ بی بی جیو۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ ذرۂ احقر پس از ادائے تحیۃ او فرمود معروض می دارد۔ مدتے است از اقوال خدمۂ علیہ خبرے نہ دارد شب و روز بہ دعائے خیریت و سلامت و دوام جمعیت و عافیت و کمال عزت و ابہت آن صاحبۂ مہربان مشغول می باشد ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ بیشتر ہم عریضہ مشتمل بر تفصیل حال و محتوی بر عنایات بادشاہ دین پناہ بہ این احقر عباد و متضمن ذکر خیر آن مرتبہ فقرائے پیش بادشاہ حضرت ظل اللہ و تعزیق و توفیق آن حضرت بجماں مہربان الیشان را بگرامی خدمت فرستادہ بود معلوم نیست کہ رسیدہ است یا نہ بہر حال مقصود سلامتی ذات بابرکات الیشان است حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس فقیر دو مرتبہ نزد حضرت ظل سبحانہ اظہار رخصت حرمین الشریفین نمودہ رضامند نہ شدند۔ الحال چون موسم قریب رسیدہ است، و شوق غالب گشتہ دبر عمر اعتماد نیست باز بہ تاکید تمام می خواہد التماس این معنی نماید۔ ہر چہ رو خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ بہ خدمت گرامی خواہد نگاشت۔ بکرم اللہ تعالیٰ۔ بعد اشارہ بادشاہ دین پناہ بہ فقرا برائے دعائے فتح و ظفر و قہر اعداء بہ تحریر و تقیید این شکستگان بہ این دعوات و حصول اجابت و اظہار آن پیش حضرت خلافت مآب بہ زودی زود از ہر طرف چہ از بیجاپور و چہ از حیدر آباد۔ و چہ از ہندوستان اخبار کمال فتح و ظفر و شکست غنیم لئیم پے در پے رسید و شہر حیدر آباد بدست آمد و ابوالحسن دوالی آن جا بزمیت خوردہ بقلعہ در آمد۔ بادشاہ شادیہا نمودند و اظہار شکر فرمودند و بعد آن

کہ روز بروز زیادہ تر شود و ابواب فتح و نصرت یوماً فیوماً مفتوح تر گردد۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ و بالجملہ عنایت بادشاہی و فرزندان الیشان نسبت بہ این احقر درویشان روز افزون است و از حیطۂ تقریر و تحریر بیرون۔ صاحب مہربان سلامت بعد رسیدن بہ احمد نگر عاجزہ صغیرہ این احقر کہ بسیار مقبول بود بہ رحمت حق پیوست۔ و این احقر بہ مقتضائے بشریت مصیبت سخت حاصل گشت۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بعد این مصیبت آن قدر عنایات الٰہی الطاف رسالت پناہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شامل حال این درویش دل ریش گشت کہ چہ بیان آن کند۔ گر بگویم شرح آن بے حد شود۔ در حدیث است وقتے کہ حضرت ابراہیم فرزند صغیر آن حضرت علیہ و علیٰ آلِہِ الصلوٰۃ وَالسَّلام فوت شد، بے اختیار اشک از چشمان مبارک جاری گشت۔ بعد ازان فرمودند کہ چشم می گرید و دل محزون است و ما بہ فراق تو اے ابراہیم دل گیر و محزونیم۔ بالجملہ ہمین راہ است این جہان مثل قافلۂ روان است۔ و این دار دار عمل است نہ جائے خور و خواب۔ کسے کہ از آتش دوزخ گذشت و بہشت رفت پس بتحقیق رستگار گشت، و بدار ابدی دامن پیوست و الا کار مشکل است ؎

ہیہات آتشے بہ دودست در خرمن خویش — من خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش

امید کہ از راہ کرم گاہ گاہے بہ نوازش نامہ سرفراز می فرمودہ باشند۔ والسلام!

مکتوب ۶۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صاحب من سلامت۔ این احقر از جمیع وجوہ دعاگوے آن صاحب مہربان است و بدل و جان خیر خواہ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ۔ بنا بر آن بطرز درد انچہ خیریت آن صاحب می داند می نگارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ۔ شکر ہر گونہ کہ باشد قرین شکر خود مذکور ساخت فکیف پدرے کہ

از ہمہ اولیٰ و افضل باشد و امام عادل بود۔ پس استرضاء این قسم پدر از چند وجہ فرض گشت۔ و رضاے خدا جل وعلا نیز درین منحصر آمد۔ در حدیث ہست کہ رضاء اللہ فی رضاء الوالدین۔ رضامندی حضرت ظل اللہ کہ ہم پدر اند و ہم مرشد و ہادی می شمر د سعادت دینی و دنیوی است و خلاف آن منتج خلاف این۔ حتی الامکان در کسب این سعادت تقصیر نہ کنند، تا بدرجات و سعادتِ دنیا و عقبیٰ۔ اَلعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ۔ زنہار چنان نہ شود کہ باز خاطر اقدس ملالی گردد۔ باز کار مشکل می شود اَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَاقِبَتَکُمْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجَارَکُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ چنانچہ قبل ازین حقیقت فضائل و اوصافِ حمیدہ آن صاحب را نزد بندگان حضرت کما ینبغی معروض داشتہ ملتمس بہ حاضر بودن الیشان در ہنگام نماز پنجگانہ و نماز جمعہ شدہ بود و این معنی درجہ پذیرائی یافتہ الحال بار دیگر نیز می خواہد کہ مذکور آن صاحب بہ وجہ احسن نماید۔ والتماس بعضے مراتب دیگر کہ معطل اند و در عرض سابق از خاطر دعاگو محو شدہ بودند کنند اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ باید کہ در جمیع امور ملتجی بہ حق تعالیٰ باشند و کار ظاہر و باطن را بہ او سبحانہٗ واگذارند مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ در بندگی او تمام و کمال کوشند۔ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ۔ دیگر شنیدہ شد کہ ید شمال الیشان کوفتے عارض شدہ بود الحمد للہ کہ زود بعافیت مبدل شدہ و خاطر دعاگویان بہ آرام پیوست۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ۔ درین قسم امور بہ این دعاگویان خبر رسانیدن ضرور ہست تا بہ وظائف دعا پردازند۔ و درین باب مقید باشند۔ چون نضارت پناہ خواجہ یاقوت بجان و دل فدائے و خیر خواہ آن صاحب ہست۔ عریضہ را مصحوب او فرستادہ شد۔ نیک در مطالعہ در آوردہ باشند۔ و نیز بعضے مقدر بزبانی التماس نمایند۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔ والسلام۔ از فقیرزادہا شیخ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و شیخ محمد کاظم سلام بہ دعاگوے القیام بدرجۂ عالی متعالی قبول۔ والسلام۔

مکتوب ۶۱.

الحمدُ لِلّٰہِ وَالسلام علیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطفیٰ. رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ. بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّسلیماتِ اَکْمَلُہَا. شفقت نامہ گرامی مشرف ساخت و مضامین خجستہ آئین آن را شناخت توقع کہ برین منوال معتقد احوالِ دُوران و مہجوران باشند. و محبان را از دعاے خیر خود غافل نہ شناسند.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول   آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

آنچہ از فتح و ظفر یافتن بر معندان و استیصال شان ارقام فرمودہ بودند، سبب مزید شکر و سپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ گردید. اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ محمدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ. این مقدمہ اگرچہ از مضمون عرضداشت معلوم حضرت ظل الٰہی شدہ مجراے الیشان گشتہ. اما فقیر نیز می خواہم کہ بالمشافہ پیش آن حضرت ذکر این مقدمہ بہ وجہ احسن درمیان آرد. و از قابلیت و فدویت آن ثمرہ شجرۂ سعادت مذکور سازد. امید ست کہ حسب خواہش دوستان نتائج و ثمرات آن بر منصۂ ظہور آید وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ. دیگر مذکور فرزندان برادر اعز و اکرم سیف الملت والدین قدس سرہٗ برد. بادشاہِ دین پناہ درمیان آوردہ التماس احسان در غایت خاص و حصولِ وجہ کفاف در بارۂ الیشان نمود قبول فرمودند. و امر بہ تخفیف مواجب الیشان نمودند. امید است کہ عنقریب بہ مشیت الٰہی جل شانہٗ این معنی صورت پذیرد. اگرچہ موافق بود عادت این وقت حصول آن مشکل می نماید. مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ. من بعد آنچہ رو خواہد داد ان شاء اللہ تعالیٰ خواہد نگاشت. دیگر از خود چہ نویسد.

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ   فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

هیهات. اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالْمَعَاصِیْ کَثِیْرٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ۔ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْن۔ فرزندان سعادت مند میر محمد اسمٰعیل وغیرہ سلام خوانند و بعافیت واستقامت باشند فقیر زادہا و فرزندے محمد پارسا سلام وتحیۃ می رسانند قبول فرمایند۔ والسلام۔

مکتوب ۶۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اَیْ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بہ وُرود عنایت نامہ نامی مشرف گردید۔ ومضامین خجستہ آئین آن فہمید۔ الحمد للہ کہ از راہ کمال محبت واستعداد وہمت علیا بہ اندک توجہ غائبانہ کہ نسبت بہ توجہ حضور کمتر مؤثر ہست۔ ابواب جمعیت کشود وترقیات روے نمود۔ امید ہست کہ یوماً فیوماً ذوق وشوق محبت الٰہی وترقیات غیر متناہی در تزاید بود۔ ودرین نزدیکی فقیر ہم وقت اشراق باوجود ضعف دل ودماغ متوجہ بجانب الیشان بود ودرباب ترقی سعی می نمود ملہم گردید کہ آن صاحبہ مہربان را از ولایت کبریٰ کہ درجہ اعلیٰ ہست واز کمالات مخصوص حضرت الیشان ہست۔ بہرہ رسید ہر چند بالفعل معلوم الیشان نہ بود۔ اما امید ہست کہ آن حاصل ہست۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ وَجَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ۔ بہر حال باوجود ضعف وعدم قابلیت خود را از راہ مہربانی الیشان گاہے بعد نماز صبح قریب اشراق متوجہ حال آن صاحبہ می گردد ومترصد ظہور آثار آن باشند۔ ہمین وقت تا وقتے دیگر تعین فرمایند۔ یا خود ہم ازان وقت غالباً متوجہ بود۔ امید ہست کہ او سبحانہٗ از فضل خود کشایشہا کند۔ بعد از نماز صبح تا بلند شدن آفتاب

البتہ در ذکر و شغل مفید باید بود کہ بسیار مثمر اوصاف و برکات ہست، ہمچنین بعد از نماز عصر اگر میسر شود تا بمغرب بہ ذکر و شغل باید پرداخت کہ این دو وقت بسیار اعلیٰ و اولیٰ است۔ و در اوقات دیگر از روز و شب ہرچہ میسر شود تقصیر نباید کرد، کہ ہمہ ذکر در کار ہست نہ موسم خورد و خواب۔ اللہ تعالیٰ از ذکر بہ مذکور رساند۔ اذکار و مراقبات دیگر بسیار ہست و از شرائط این راہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ تدریج خواہد نوشت۔ اما امید ہست کہ از خدمت اخوی اعزی میان محمد صدیق کہ ولی مادر زاد اند مثل سابق بلکہ زیادہ از ان نسبت مہربانی و عنایت و طلب توجہ و کشایش مرعی باشد کہ این فقیر ازین راضی تر و ممنون تر ہست۔ این فقیر را اصلاً در میان مشمار ند گہنہ گار ہست و بہ حالِ خود گرفتار۔ و از رحمتِ بے شمار وے امیدوار ہست۔ ہیہات۔

نفسِ من بگرفت سر تا پاے من | گر نہ گیری دستِ من اے وائے من

بہر حال در دعا گوئی تقصیر نہ خواہد کرد۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الھُدیٰ۔

مکتوب ۶۳۔

الحمد للہ والسّلام علیٰ عبادہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ۔ ذرۂ احقر معروض می دارد کہ حسب موعود دی روز و امروز قبل از ظہور آفتاب مراقب و متوجہ حال آن صاحبۂ مہربان مریم زمان نشستہ بود۔ انوار و برکات و تزئینات کہ سالکان طریقت و حقیقت را احیاناً دست می دہد شاملِ حال آن صاحبۂ مہربان بسیار یافت۔ و از ظہورِ این فیض و نورِ این احقر را ہم بسیار سرور و انشراح رو نمود این حجرہ کہ دران نشستہ بود نورانی گشت و ترقیِ الشان بہ مقامِ بالا کہ ولایتِ علیا باشد از آن مقام کہ سابق نوشتہ بود کہ عبارت از ولایت کبریٰ ہست نیز بہ وضوح پیوست اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ تعالیٰ الحمد للہِ سُبْحَانَہٗ علی ..... جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ۔ چون آن صاحبۂ مہربان را ید دستان دمقربان حق محبت بر کمالی ہست از ظہورِ این امور چہ استبعاد ہست۔ و ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ

مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم ۔ اما این فقیر از اظہار این امور ہم بسیار شرمندہ وزیربارِ انفعال ہست کہ خود را قابلِ این گفتگو نہ می داند و بمراحل از ان دُور می پندارد ۔ و این بیت را مناسب حالِ خود می شناسد۔

کنون سر ہم زکارم شرم سار ہست زمن ابلیس را صد بار عار ہست

حالِ ما این ست اما خدائے ما کریم ست ار بندۂ گنہگار را بنوازد و بمراتب قرب و قبول خود سرافراز سازد۔ چہ مشکل، بلکہ واقع ۔ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا ۔ گویا اصل این امور وفیوض محبتِ بزرگانِ دین، و دعا و توجہ اخوی اعزی محمد صدیق ہست کہ توجہ و دعائے آن برادر کبریتِ احمر دلبسیار مغتنم ہست۔

من ہیچم وکم از ہیچ ہم بسیارے وازہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

اگر روز دوشنبہ ہم بوقت صبح مراقب بہ نشیند، فقیر ہم دران وقت انشاء اللہ بازدرو متوجہ بہ نشیند ۔ رفتن فقیر ہم بجہت بعضے ضروریات سفر پنجشنبہ موقوف می نماید۔ امید ہست کہ ازان روز تجاوز نہ کند والا وقت از دست می رود۔ بہرحال وقت اشتغال نیز بہ خدمت علیہ اطلاع خواہد داد انشاء اللہ تعالےٰ بہ این فقیر این جا بود و ہمشیرہا پیشش خود نگاہ داشتہ بود ۔ الحال ایشان نیز عازم سہرند اند و عریضہ بخدمتِ علیہ نوشتہ اند بہ مطالعہ شریف خواہد درآمد ۔ زیادہ بجز دعا و ترغیب بہ اوخدا جل و علا چہ نویسد ۔

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن ہست والسلام

مکتوب ۶۴ ۔

الحمدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ خان عالی شان سعادت عنوان مسلمہ المنان ازین درویش دل ریش تحیۃ وسلام خوانند و لمحہ بے یاد او سبحانہ، نباشند و او راکماحقہ، شناشند۔

هر چه جز ذکرِ خدائے احسن ہست　　گر شکر خوردن بود جان کندن ہست

فقیر در اداے مطالب آن برادر گرامی کہ حقوق موروثی درمیان دارد ۔ ہیچ وجہ تقصیر نہ خواہد کرد، انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ باقی حقیقت آن جاہی را اخوی شیخ لطف اللہ بیان خواہد کرد ۔ بہر حال تا حین ملاقات بہ ارسال نامہ جات سر در دارند و در اداے حقوق الٰہی جل شانہ مستقیم و مستدیم دارند و باشند ۔ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ ۔

مکتوب ۶۵ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ ۔ فرزند سعادت مند زید عزہا و توفیقہا و از این فقیر سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیاد حق جل وعلا باشند ۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان ہست　　پاکیِ دل ز ذکر رحمن است

دنیا فانی ہست، آخرت باقی ۔ نعیم آن از ہمہ علیٰ و اولیٰ ہست ۔ و عذاب آن اشد و ابقیٰ ۔ پس امروز فکر فردا باید ۔ و باید دانست کہ بناے اسلام پنج چیز ہست ۔ گواہی دادن بہ آن کہ نیست خدا جز اللہ تبارک و تعالیٰ و محمد بندہ و رسول اوست تعالیٰ ۔ ہر چہ از جانب او بہ ما رسانیدہ راست و درست ہست و شک دران کفر ہست ۔ و اداے نماز پنجگانہ بے خلل و فتور چہ در صحت و چہ در مرض باید خواند ۔ و اگر مریض بود کہ طاقت استعمال آب نہ داشتہ باشد بجاے وضو و غسل تیمم کند ۔ و اگر نتواند استادہ نشستہ نماز بخواند ۔ و زن را لازم ہست کہ در نماز از سر تا قدم خود را بہ چادر غلیظ و سطر خود را بپوشد تا از بدن و موچیزے ظاہر نہ شود ۔ و نماز ہائے کہ فوت شدہ ہست آن را قضا لازم ہست ۔ و روزہ رمضان فرض ہست ۔ اگر بعذرے خوردہ شود بعد رمضان قضا کند ۔ و زکوٰۃ مال چہ نقد و چہ زیور و ہر چہ از قسم طلا و نقرہ بود فرض ہست و تعین

بر پنجاه روپیہ بعد سالے بر تقدیر عدم قرض یک روپیہ پاؤ یالا لازم است و در صد دو نیم روپیہ علیٰ ہذا القیاس وما مضی را اگر نہ دادہ باشند الحال ادا نمایند کہ بجان و دل ادائے آن باید کرد و حج خانۂ کعبہ بشرط استطاعت نیز فرض است۔ اگر یکے ازین فرائض دیدہ و دانستہ ترک نماید مستحق عذاب آتش گردد۔ بعد ہر نماز و بوقتِ خواب آیۃ الکرسی بخواند و سی و سہ بار الحمدُ للہ وَاللہُ اکبرُ باید خواند کہ ثواب بسیار است و آن کفارتِ گناہان لیشمار در وقتِ خواب چہار قل نیز باید خواند و ہر دو دستِ خود دمیدہ بر تمام بدن باید کشید و اول و آخر ہر روز صد بار سُبْحَانَ اللہ و صد بار اللہُ اکبر و صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ و صد بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ بخواند۔ و بکلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ علی الدوام الخ بخواند مشغول باشند۔ و ہمچنین بذکر دل بنوعے کہ در طریق علیہ معروف است، و معہود است تقید تمام بکند تا دل منور ذکر روشن گردد۔ و از لہو و لعب باز دارد۔ و از دروغ و غیبت و بد گفتن و بد شنیدن و سرود اجتناب لازم است، کہ این ہمہ امور حرام است، و جزائے آن نار است۔ بہر حال از عذاب خدا ترسان و لرزان باید بود و گور و قیامت باید ترسید۔ توبہ و استغفار علی الدوام خصوصاً وقت اسحار بر خود لازم باید دید۔ بالجملہ لمحہ از یاد او سبحانہٗ نباید آسود۔ ہمیشہ درین فکر باید بود کار این است۔ غیر این ہمہ ہیچ۔ یک تسبیح خرما مدتے فرستادہ شد اذکار مذکورہ بر آن بخوانند و بعافیت و استقامت باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۶۶۔

اَلْحَمْدُ لِلہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر فقرا معروض می دارد۔ مدتے است از کیفیت احوال جناب عالیہ خبرے ندارد و بیشتر کتابت مشتمل بر دعا و مواعظ و نصائح بنیشتر نوشتہ فرستادہ است رسیدہ باشند۔ بہر حال بہ دعائے خیر ذات بابرکات

مشغول است و اجابت آن از درگاہِ حضرت مجیب الدعوات مامول امروز کہ شنبہ غرہ ماہِ حال است ۔ بعد نماز فجر با جمعیت تمام مراقبہ نشستہ بود و الوار و اسرار و فیوض و برکات و عنایات و نوازش پروردگار مکشوف و ملہم گشتہ ۔ درین اثنار بہ تضرع تمام درد علے آن صاحبۂ مہربان ملتجی و متوجہ گشت آثار قبول ذیعرض وصول بہ کعبۂ مقصود در حق ایشان محسوس گشت ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔ نیز در حدیث آمدہ کہ فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر آئینہ یاد کنید خدا را جل وعلا ۔ بالجملہ بندہ باید شد و لوازم بندگی در ہر وضع بجا باید آورد ۔ بندگی ہمہ عجز و شکستگی است و نیستی است ۔ چون این حالت بحد کمال رسیدہ مظہر الذار قدس گردد و از محرمان و مقربان بارگاہ علیا شود ۔ این کار دولت است کنون تا کرا دہند ۔ چون آن صاحبۂ مہربان را با اہلِ این دولت اعتقاد و محبت کمال است توقع حصول این دولت در حق درویشان تمام است ۔ درین ایام نوشتہ بادشاہ اسلام رسید بہ زودی رسیدہ کہ بالفتح والظفر از احمد آباد بہ اورنگ آباد مراجعت می نمائیم شما ہم متوجہ این حدود شوند ۔ تا در اورنگ آباد آمدہ ملاقات واقع شود ۔ و بمتصدیان فرمودہ اند کہ تا در اورنگ آباد حویلی بہ جہت سکونت فلانے مقرر نمایند ۔ اما فقیر بہ جہت عوارض در رفتن متردد است ۔ اگرچہ استخارہ بروجہ کمال موافق است تا درمیان خواستہ کردگار چیست ۔ آنچہ خیر است اللہ تعالے میسر کند و آن صاحبۂ مہربان را در درگاہ با کمالِ خیر و خوبی و عز و جاہ برین فقرا سلامت دارد ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔

مکتوب ۶۷ ۔ بہ خانم جیو ۔

ہمشیرہ عزیزہ عصمت و عفت پناہ خانم جیو بعافیت باشند و استقامت بودہ ، در یاد و بندگی خدا جل وعلا راسخ و مستقیم باشند و غیر او را نہ شناسند ۔ کار این است ۔ غیر این ہمہ ہیچ کتابتے کہ از راہ محبت و اخلاص فرستادہ بودند رسید و مضامین آن معلوم گردید ۔ از اخبار

پریشانیان شما خاطر دوستان پریشان گشت. اللہ تعالیٰ به جمعیت مبدل کند. دنیا جای بلا
محل ابتلاءست در ہمہ حال از مولائے حقیقی جل شانه' راضی باشند و توکل برو نمایند. امیدہست
کہ او سبحانه تعالیٰ کارکشائی فرماید. اللہ سبحانه' عواقبِ امور محمود گرداند. طلب سفارشی کہ
نمودہ بودند کس بہ فقرا یا کتابہا متعاقب می آید انشاء اللہ تعالیٰ. بہ دست او بخان عالی
شان بخنا ورخان حقیقت حال و پریشانی شما نوشتہ می شود کسے محصل جواب می گردد' و
شما کسے نہ دارید کہ آن جا برائے شما تلاش کند. اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کند. فقیر ہم درین
ایام بہ موجب عنایاتِ شاہی عازم آن حدود ہست تا درمیان خواستہ' کردگار چیست. والسلام.

مکتوب ۶۸.

الحمدُ للهِ وحدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ. احقر فقرا پس از ادائے
تحیہ و سلام مصدوع جنابِ ملجاء علما و صلحاء، مربیِ فقراء و غرباء، اوصلہ اللہ سبحانہٗ غایۃَ
ما یتمناہٗ، می گردد. دارندہ رقیمہ دعا صلاح آثار حاجی الحرمین الشریفین حاجی زکریا متوکل
و گوشہ نشین و کثیر العیال والتائب ہست. از راہ عجز و ناچاری، و آوازہ کرم و صیتِ احسان
آن مرجع خواص و عوام از راہ دور دراز امیدوار بہ جناب عالی رسیدہ و بہ این وسیلہ ضعیف
را متوسل گردیدہ. رجا از غایتِ کرم آن کہ مشارٌ الیہ بہ تمنائے خود برسد و از ضیق معشیت
وارہد و بہ دعائے صلاحی و ترقی درجات آن قدوۂ آفاق مشغول گردد. و این طفیل نیز بہ ثواب اسعد
این محب درین ایام عازم زیارت و طواف حرمین الشریفین ہست. در اثنائے راہ حسب عنایت
واستدعا بہ شرف ملازمت حضرتِ خلافت منزلت رسیدہ امیدوار ہست کہ بہ تردد ی متوجہ کعبہ
مقصود شود. و بہ زیارت سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرف
گردد. اگرچہ خود را لائق آن درگاہ والا نمی بیند. اما غیر ازین درگاہ برائے ذخیرۂ عقبیٰ کجا رود'

وکرا گزیند. یا سیدی یا رسول اللہ خُذْ بیدی. کانی مِنَ الذّنوبِ سِوَاکَ عِنْدَ
حصولِ الحادثِ العَمیم. ہیہات عمر گرانمایہ درین صرف شد تا چہ خوبہم صیف وچہ پوشم شتا.
وقت کار ہست وکار باجیار. وسلامٌ علیٰ مَنِ اتّبَعَ الهُدیٰ.

مکتوب ۶۹ . بہ بجنا ورخان .

الحمد للہ وَالسَّلامُ علیٰ عِبَادِهِ الَّذِینَ اصْطفیٰ. خانِ عالی شان مشفق مہربانِ ازین
فقیر سلام سلامت انجام آنکہ خواہند ومشتاق دانستہ بیاد خدا اجل وعلیٰ باشند. دغیراو ما
نہ شناسند. کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ. چون سیادت وشجاعت دستگاہ میر عطاء اللہ
ولد میر ضیاء اللہ نواسۂ میر محمد نعمان قدس سرہٗ برادر زادہ میر جلال الدین خویش حامد خان قدیمی
کہ بہ منصب دوصد پنجاہی سرافراز ہست. وبرادرش میر عزت اللہ کہ بہ منصب چاربیتی مختار و
از کمال خصوصیت احقر اینہا را مثل فرزندان می داند بہ جمیع وجوہ آراستہ ولصلاح ودیانت
آدمیت پیراستہ واز طالب علمی وحفظ قرآن نیز بہرہ مند. واز ابتداے نوکری در لیساق خیلے
پریشان احوال واز عدم محصول جاگیر حالت محقر پیدا کردہ اند. واین احقر سواے آنکہ چند گاہ
بطرف ہندوستان رفتہ بیاسایند امر بہبودی اینہا نمی بیند. ومربی کہ دستگیری این قسم شکستہ
فقرا نماید غیر ذات بابرکات عالی الیشان نمی داند لہٰذا مصدع گرامی می شود کہ درباب موصی الیہما بحضور
پُرنور معروض داشتہ نزد خود طلبیدہ تربیت نمایند واینہا نیز قابل وشائستہ وسپاہی زادہ اند
از حسن خدمت خود آن خانِ عالی شان را برخود کمال مہربان خواہند ساخت ومصدر تحسین
خواہند گردید. ہرگاہ کہ در خدمت آن اشفاق پناہ ماندہ تربیت اندوز شوند باعث جمعیت
خاطر این جانب ہست از ہمہ ابواب خواہند شد. وہرچہ دربارہ مشارٌ الیہ عنایت واحسان
مبذول خواہند داشت عائد بہ این فقیر خواہد گردید. این قدر خصوصیت احقر بکم کسے خواہد بود.

درین مادہ ہر چہ مبالغہ نماید کم است. زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل و علا چہ نویسد.

ہر چہ جز ذکرِ خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است　والسلام.

مکتوب ۷۰.

الحمد للہ وَالسّلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ. شفقت نامۂ گرامی آن مقتدائے انامی مشرف ساخت و آثار مہربانیہا ازان شناخت. لازلتم فی حفظ اللہ وَامانِہ احوال دوستانِ این جائی مستوجب ہزاران شکر و سپاس الٰہی جل شانہٗ است. وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْم. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ. محذوما از تذکر مظالم و معاصی و وعیدات و تہدیدات حق شناسی کمرہا شکستہ و حیاتِ دنیا بغایت تنگ و تلخ گشتہ. وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ. المعاصی کثیرٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ. نَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ وَالنَّارُ تَفُوْر.

صَرَفْتُ الْعُمُرَ فِی الْبِطَالَۃِ　　فَمَا لِیْ غَیْرُ الْحُزْنِ اَلْجُحَالَۃِ

فَیَا اَسَفیٰ عَلَی الْاٰثَامِ وَیَا حُزْنَا عَلیٰ مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَام. فَاَیْنَ بَیْتُ الْاَحْزَانِ حتّٰی اَبْکِیْ فِیْہِ بِذِکْرِ رَبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ. فَہٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا، اِنْ یَتَصَرَّفَ ھُوَ کَمَالُ الْمُنْتَھٰی. قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْم. وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ. فَتُبْ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ. قُلْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلیٰ اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ. اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا. اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم وَنِعْمَ مَا قِیْلَ بِالْفَارِسِیَّۃِ.

دردم از یارست و درمان نیز هم　　　دل فدای او شد و جان نیز هم

بالجملہ فدائے مولا جل و علا باشند. در زندگی باید مرد و با درد و سوز باید ساخت و امور خود بہ او باید گذاشت. خوش گفت.

بادرد بساز چون دوائے تو منم　　　در کس منگر چو آشنائے تو منم

گر بر سر کوئے عشق من کشتہ شوی　　　شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَالِی بِھٰذَا الْکَلَامِ وَاَنَا مَغْلُوْبُ الْمَعَاصِی وَالْاٰثَامِ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ. لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْبًا لِّذِی عَقَمٍ. این فقیر از ان مخدوم مہربان امیدوار دعا است وَیَذْکُرُ اَشْفَاقِ الیشان رطب اللسان. بعضے امور از جانب آن مخدوم می خواہد کہ درین نزدیکی مذکور مجلس بادشاہی سازد. و بعد وقوع آن بہ ابلاغ آن متصدع ملازمان الیشان خواہد گردید. انشاء اللہ العزیز واللہ الموفق والمعین چون صلاح آثار و تقویٰ شعار حاجی الحرمین حاجی ولی محمد کہ از دوستان قدیمی صمیمی این فقیر است بہ تقریبے عازم آن حدود بود. بہ این چند کلمہ نامربوط متصدع شریف گردیدہ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ. و سلام فقیر زادہا بہ ادائے سلام و نیاز متصدع اند. مخدوم زادہائے سلام سلامت انجام قبول نمایند. بہ عافیت و استقامت باشند.

مکتوب ۱۷۔ بہ بادشاہ دین پرور صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْد. ذرہ احقر پس از ادائے سلام و نیاز ذرہ وار بعرض والا شان دین پرور ملجا و پناہ این احقر لَازَالَ مَنْصُوْرًا وَّمُؤَیَّدًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ سبحانہ می رساند.

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت　　　ولے خلاصہ جان خاک آستانہ تست

ہر چند بہ حسبِ صورت مقصر ہست امّا دائماً در اوقات مرجوۂ دعوات سلامت و فتح و نصرت و ترقی مراتب دنیا و آخرت آن شاہ دین پناہ بدل و جان مفید ست و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مترصد.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

چون از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہ دین پناہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْاَعْدَاءِ و قصد زیارت سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وطواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و انواع عنایات از بندگان حضرت دیدہ خواست کہ بہ اظہار دعاگوے خود بہ آن شاہ دین پناہ نیز نماید۔ امید کہ از کرم او تعالیٰ ابواب فتوحات کشاید از اشتیاق ملازمت عالی چہ عرض نماید. اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ میسر آرد. شاہا دین پناہا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ. ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت. مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا. بہر حال وقت کار کہ مدار نجات بہ اعمال است. چون آن حضرت را بہ دوستان حق و اولیاء مطلق محبت تمام ہست ازین راہ بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. درہر باب امیدوار یہاے عظیم ست از یاران خود کسے مخصوص حاجی منصور بہ جہت استخبار سلامت ذات قدسی صفات و اطلاع بر احوال خیر مآل آن شاہ دین پناہ فرستادہ امید کہ زودی بجواب باصواب مشرف گردد. از فقیر زادہا ہر کدام ابو العلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و برادر زادہ محمد پارسا التسلیمات بدرجہ قبول افتد ہر کدام بہ دعا سلامت فتح و نصرت مقتضی اند و حصول آن مبشر وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی.

مکتوب ۲۷ . بہ بادشاہ زادی .

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام. بہ جناب بادشاہ زادۂ پردہ نشین سرادقات عصمت و عفت و عظمت و ابہت معروض می دارد. مدت ہست کہ از احوال خیر مآل آن

فاطمۂ زمان خبر نہ دارد ۔ بہر حال بہ دعاے خیر ترقیاتِ درجات و مزید حیات مقید ہست و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مترقب ۔

آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را   می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول

صاحبۂ عالم، دنیا زراعت گاہ آخرت ہست کہ ہر چہ درین کاشت آن جا یافت ۔ بالجملہ وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست۔ چندین از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہِ دین پناہ نصرہ اللہ تعالےٰ نقصد زیارت سید الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و سلام و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و انواع عنایات از بندگانِ حضرت دیدہ ۔ بنا بر آن بہ این چند کلمہ متصدع خدمت علیہ گردید ۔ کسے مخصوص از یاران خود حاجی منصور فرستادہ تا بزودی بہ اخبار سلامتی ذات قدسی سمات مسرور گردد ۔ امید کہ بزودی بجواب باصواب مشرف شود ۔

مکتوب ۷۳ ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام رب المعبود ہست وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۔ اللہ تعالیٰ ما را و دوستان را بہ حقیقت بندگی رساند ۔ و از خود بینی و از خود پرستی وارہاند ۔ بالجملہ حتی الامکان در حصولِ این دولت کوشید و از ماسوٰی نظر پوشید ، و مصداق کریمہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً گرداند ۔ فقیر ہم ہمیشہ عازم این سفر ہست ۔ اما ہر چہ موقوف بر وقت ہست اگر مانعے در نیاید امید ہست کہ بہ مشیئت الٰہی عنقریب بہ این سفر شتابد ۔ بہر حال تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نویسیان باشند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۴ ۔ بہ سیادت مآب محمد اشرف ۔

الحمد للّٰہ وحدہٗ وَالصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہٗ ۔ ثمرہ شجرہ سعادت و سیادت

میر محمد اشرف لازال کاسمہ. ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند. اوقات گرامی را به ذکر خدا جل وعلا معمور و منور گردانند. بلکہ از ذکر به مذکور روند. و از صورت به حقیقت شوند و از لفظ به معنی در دند. خوش گفت آن کہ گفت .

قومے زوجود خویش فانی　　رفتہ زحروف در معانی

تامین ملاقات احوال خیر مآل نویسان باشند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند. الحمد للہ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ. برادر عزیز میان شیخ محمد ازین ضعیف سلام خوانند و مشتاق دانستہ از دعاے خیر فراموش نہ سازند. مدتے است کہ ازان برادر سلامے و پیغامے نہ رسیدہ. موانع بخیر باد. فقیر ہم تا اواخر شہر ربیع الاول قصد آن حدود دارد. در انچہ خیر است اللہ تعالے میسر آرد. خیریت ہر کس در ترک ہوا و ہوس است. و در دوام توجہ و اقبال بحضرت ذوالجلال. بوالدۂ فرزندان و متعلقان سلام این فقیر رسانند. و به دوام یاد خدا جل وعلا ترغیب نمایند. فرزند سعادت مند شیخ ابوالخیر سلام عاقبت انجام خوانند و دائماً به یاد خدا جل وعلا باشند. کار این است. غیر این ہمہ ہیچ. والسلام .

مکتوب ۷۵ . شیخ محمد ساقی .

مشیخت و فضیلت پناہ شیخ محمد ساقی ازین فقیر سلام خوانند و بیاد حق جل وعلا باقی باشند. نقد تصدیع آنکہ درین ولا عریضہ نیاز به خدمت بادشاہ دین پناہ و رقیمہ به خان مہربان سلمہ ربہ مصحوب حاجی عبدالغفار فرستادہ شدہ. توقع کہ مشار الیہ را بار قدیم بخدمت خان مہربان برند. و زودی به جواب باصواب رخصتش دہند. حاجی مذکور چون از یاران خوبی نیکان فقیر در حق او مہربانی خواہان است. زیادہ بجز یاد خدا جل وعلا نہ گنجائش بیان است .

ہر چہ جز ذکر خداے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است　　والسلام .

مکتوب ۷۶ ۔ شیخ عطاء اللہ۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ برادر گرامی صاحب فضل و معانی شیخ عطاء اللہ از این فقیر باب اللہ سلام عاقبت انجام قبول نمایند ۔ و ہموارہ مورد عطاے الٰہی و انوار نامتناہی باشند ذِکْرُ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّفِی الْاٰخِرَۃِ ھُوَ سُرُوْرٌ ذِکْرٌ یُّغْنِیْ عَنْ نَفْسِہٖ وَ یُبْقِیْ بِاَنْوَارِ قُدْسِہٖ ۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ ھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔ این فقیر در شاہ جہان آباد بادوستان آزارہاے صعب کشید ۔ الحمد للہ سبحانہ کہ مآل اکثر بعافیت عائد گردید ۔ و درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہٗ دید آنچہ دید ۔ الحال امیدوار است کہ بمشیئت او سبحانہٗ در آخر ماہ ربیع الاول متوجہ آن حدود گردد و بلقاے دوستان مسرور شود در وقت سفر این طُرق اگر مقدر است ، پس مخصوص بہ جہت رسانیدن این خبر پیش دوستان فرستادہ خواہد شد ، انشاء اللہ تعالےٰ ۔ بہر حال از دعاے خیر و حسن خاتمہ در افتادگان را فراموش نہ سازند ۔ و ہمیشہ مستغرق انوار ذکر باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۷ ۔

الحمد للہ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا ۔ خدمت سیدی سندی از این فقیر پرتقصیر سلام عافیت انجام قبول نمایند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ بزرگے گفتہ است اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَ اِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ نہ بآن معنی کہ از کار دنیا دست بردارد بلکہ مراد آنست کہ آن را وسیلہ لقائے مولیٰ سازند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۸ ۔ بہ سید عبد الغنی ۔

الحمدُ للہ وحدہٗ وَالصَّلٰوۃُ علٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بعدہٗ ۔ ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت مند عبد الغنی ہموارہ از ماسویٰ مستغنی باشند و بہ فناے حقیقی علی الدوام ملہی و خاضع و خاشع بودہ اند ۔

در تواضع وعبادت در اصل لغت بمعنی کمال خضوع وخشوع است۔ وکمال خضوع وخشوع این است کہ خاشع وخاضع در تواضع از خود رود وخود را فداے مولیٰ کند۔ این زمان مظہر انوار قدس شود۔ این کار دولت است کنون تا کرا رسد۔ بمکتوب شریف رسیده مسرور ساختہ ومضامین آن شناخت۔ تا مین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند ومشتاق شناسند۔ فرزندان و متعلقان بعافیت بودند وعافیت را در یاد حق دانند۔

مکتوب ۷۹۔ بہ مرزا محمد عارف۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ ثمرۂ شجرۂ سعادت مرزا محمد عارف از ماسویٰ غافل باشند، وحق سبحانہٗ را کَمَا ھُوَ شناسند۔ نسیان ماسویٰ از شرائط این راہ است واز مقدمات وصول بخداے جل وعلا

ہیچ کس را تا نہ گردد او فنا　　　نیست راہے در حریم کبریا

مدتے است کہ از احوال خیر مآل دوستان را اطلاع بخشیده اند۔ موانع آن بخیر باد۔ والسلام۔

مکتوب ۸۰۔

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ احقر فقرا بہ آن سیادت ونقابت پناہ مصدوع می گردد۔ احوال دوستان این حدود موجب ہزاران شکر وسپاس رب المعبود است۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔

از دست وزبانے کہ بر آید　　　کز عہدۂ شکرش بدر آید

اللہ تعالیٰ ما را ویاران را بہ حقیقت رساند۔ واز خود بینی وخود پرستی دارہاند ومصداق کریمہ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ گرداند۔ بالجملہ حتی الامکان در تحصیل این دولت باید کوشید۔

و از ماسوی نظر باید دوخت. فقیر ہمیشہ عازم این سفر است. اما ہر چیز موقوف بر وقت. اگر مانعے درمیان نیاید امید است کہ مشیئتِ الٰہی جل شانہٗ عنقریب بہ این سفر شتابد. بہر حال تا حین ملاقات بر احوال خیر مآل دور افتادگان را اطلاع می دادہ باشند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند. چون برادر دینی حاجی عبد الغفار کہ از عزیزان روزگار است عریضہ بخدمت خلافت منزلت فرستادہ و مشار الیہ را روانہ آن حدود ساختہ بہ این دو کلمہ متصدع آن سیادت مرتبت نیز گشت. زیادہ چہ تصدیع دہد. آنچہ خیر است اللہ تعالیٰ نصیب گرداند. والسلام.

مکتوب ۱۸۱. بہ سید میر اعظم.

الحمدُ للہِ وَالسّلامُ علیٰ عِبادِہِ الّذِینَ اصْطفیٰ. ثمرہ شجرہ کرامت و نجابت مخدوم زادہ صاحب کرم و سعادت ازین درویش دل ریش سلام و تحیۃ قبول نمایند. احوال فقرا این حدود موجب ہزاران شکر مولاے حقیقی است جل شانہٗ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّار. المسئولُ منَ اللّٰہِ سُبحانہٖ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم. مخدوما دنیا دار عمل است و آدمی در طول امل. امروز بہ اندک سعی دولتِ سرمدی میسر است. و الا فردا کار مشکل است. بشکر او سبحانہٗ بفضل خود آسان کند و بتمام و کمال جانب خود کشد. چون ایشان را از کرم او تعالیٰ بدوستان او سبحانہٗ تعالیٰ اخلاص بردجہ کمال است. بمقتضاے حدیث المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. دولتِ سرمدی و معنوی ایشان شامل حال است. در حدیث است کہ حق تعالیٰ فرماید، یعنی در روز قیامت کجا اند دوستی کنندگان براے من و ہم نشینندگان بحبت من، و بذل کنندگان در راہِ من کہ سایہ دہم آن را از زیر عرشِ خود، روزے کہ سایہ نیست مگر ہمان سایہ. بالجملہ در فضائل این محبت احادیث بے شمار است کہ عقل دران حیران است اللہ تعالیٰ مارا و دوستان را در محبت این

طائفہ دارد و بر آن بمیرانند و در اہلِ آن محشور گردانند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔ این فقیر در شاہ جہان آباد با دوستان آزارہا صعب کشیدہ الحمدُ للہِ سُبْحَانَہٗ مآل اکثرے بعافیت عائد گردید۔ درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہٗ دید آنچہ دید۔ الحال امید وار ست کہ بمشیتِ او تعالیٰ عنقریب متوجہ آن حدود گردد۔ و بہ لقائے دوستان مسرور شود۔ بہرحال تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند۔ و این فقیر را در دعا خیریت خود و ترقیات ستاشند۔ حامل رقیمہ دعا تقویٰ شعار حاجی عبد الغفار کہ از ارباب ذوق و حال ست عریضہ بہ بادشاہ دین پناہ فرستادہ ست۔ حقائق ایجابی از زبانی حاجی مذکور معلوم شریف خواہد گردید۔ والسلام۔

مکتوب ۸۲۔

الحمد للہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَ عَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَ شَرَحَ صَدْرَکُمْ۔ مکرما، اشفاق پناہا بسبب عروض امراضِ مہلکہ بخود و بعضے فرزندان و خویشان تا حال ازین سفر خیر اثر و ملازمتِ بندگان حضرت مخدوم ماندہ۔ قَدْ جَعَلَ اللہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔ الحمد للہ کہ این فقیر را و بعضے فرزندان را صحتے روے دادہ ست امید کہ بعد از دفع موانع بہ این سعادت مستعد گردد و درمان در د خود کند۔ انتظار جواب کتابتِ سابق بکمال برد۔ اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللہُ۔ دیگر حقیقت ثمرہ شجرۂ سیادت و سعادت میر اعظم کہ بہ قابلیاتِ بسیار موصوف ست۔ در درستی محاورت و گفتگو معروف و مشہور۔ بہ این فقیر از مدتے اخلاص و اختصاص تمام دارد۔ لہٰذا احقر را بر احوالِ او اطلاع تمام ست بر ورق علیحدہ نوشتہ بخدمت گرامی فرستادہ ست۔ توقع کہ از راہ کرم حقیقت را در وقت نیک نظر و الا دارند۔ امید کہ بندگانِ حضرت از غایت کرم عنایت بحالِ او فرمایند تا جوہر استعداد وے ظاہر شود و موافق قابلیت خود

بجاے برسد واز پریشانی برہد۔ درین باب توجہ تمام ازان مشفق مامول ومطلوب است۔ والسلام۔

مکتوب ۸۳ ۔ بہ محمد حسین ونور محمد وغلام محمد۔

الحمدُ للہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ برادران دینی محمد حسین ونور محمد غلام محمد ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند۔ وبقضاے الٰہی جل شانہٗ راضی باشند۔ چہ نویسید کہ از استماع خبر ارتحال والد مرحوم شما کہ آشناے قدیم فقیر بود چہ الم بہ دوستان رسید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہمہ را ہمین راہ در پیش است۔ واین جہان مثل قافلہ روان است فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ اللہ گذشتگان را رحمت کند، وپس ماندگان را توفیق نیک عطا نماید۔ بہرحال فکر این روز باید کرد واز ماسوی باید گذشت۔ این فقیر را این روز خیر خواہ خود دانند وبہ استقامت وجمعیت باشند وہر کارے کہ مقدور باشد بر آن اطلاع دہند۔ انشاء اللہ حتی الامکان تقصیر نخواہد کرد۔ وَالسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ سُبْحَانَہٗ ثواب تلاوت قرآن واذکار دیگر را بہ آن مرحوم گذارندہ شد۔ اللہ تعالیٰ قبول نماید۔ وقت دعا وامداد است دران تقصیر نہ نمایند۔ زیادہ چہ نویسد۔ والسلام

مکتوب ۸۴ ۔

الحمد للہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکرما اشفاق پناہا، این فقیر از راہِ استماع مکارم اخلاق حمیدہ وصفات آن یگانہ آفاق آراستہ خلائق خصوصاً از زبانی سیادت پناہ سید فیض اللہ وشرافت مآب مرزا محمد اشرف وسعادت آثار محمد تقی غائبانہ مشتاق وخیرخواہ الشان گشتہ۔ علی الخصوص بعضے حقوقِ دیگر کہ بہ آن پیوستہ در تقابل این از فقیر غیر لوازم دوستی وخیرخواہی چہ امکان دارد وجز از سعی درمزید مراتب دینی ودنیوی امید است کہ امر دیگر بہ وقوع

نہ باید. تا بہ بدخواہی چہ رسد وچگونہ فقرا را آں چہ گونہ سزد. وگلہ شما برجاست. اما این فقیر درین باب بے گناہ ست. امر سربستہ را علام الغیوب می داند دیگرے نہ می شناسد. آرے این قدر سہو واقع شد کہ بے تحقیق و تفتیش آں را سر بہ مہر بہ حضرت ظل اللہ رسانند. والا بمقتضاے این محبت دوستی این را چہ گونہ روا می دارد. بہر حال متنبہ گردند تا امر غیر معلوم را معروض نہ دارد و درین باب بہ آں مشفق اعتذار می نماید. فَالْعُذْرُ عِنْدَ الْکِرَامِ مَقْبُوْلٌ. والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۸۵ .

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا. خانِ عالی شان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند وسلامتی را منحصر در اتباع آں سرور دانند وعافیت را در اقتفا. آثار وانوار وفیوض وبرکات او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شناسند خوش گفت. محال ست سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحیفۂ گرامی کہ از راہ محبت ومہربانی بہ این فقیر فرستادہ بودند رسید وسبب دعاے غائبانہ گردید. اللہ تعالےٰ ہمہ جا بر اعداء نفس وآفاق منصور ومظفر دارد. وتمام وکمال سوے خود دارد واز ماسوی برہاند. اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَہُوَ یَہْدِی السَّبِیْلَ. فرزند سعادت مند شیخ محمد ہادی قصص مہربانی ہاے الشان بیان نمود. جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ. چوں فرزندار جمند خواجہ محمد پارسا متوجہ آں حدود بودند بہ این دوکلمہ مصدع گردید. بالجملہ محبت فقرا سرمایۂ سعادت ست وثمر خیرات وبرکات اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی است علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام تا حین ملاقات اگر مقدر ست دوستاں را بر احوال خیر مآل خود اطلاع می دادہ باشند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی.

مکتوب ۸۶ ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدّعوات و التحیۃ و السلام ۔ بہ آن فرزند سعادت مند می رساند مجاری حالات و امور مشکور ست المسئول من اللہ تعالیٰ عافیتکم و استقامتکم ظاہراً و باطناً ۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالیٰ خبر دادہ ست ہمگی لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اولاد و اموال ست ۔ و آنچہ موعودِ خدا ست مر متقیان را بہتر ازین ست و آن لقائے و رضائے او ست و جنات النعیم بالجملہ ذکر اللہ اولیٰ و اعلیٰ و الآخرۃ خیرٌ من الاولیٰ ۔ چون فرزند ارجمند خواجہ محمد پارسا عازم آن حدود بود بہ این دو کلمہ مصدع گردید ۔ باقی حقیقت آن جائے از زبان فرزند مذکور معلوم شریف خواہد گردید ۔ و السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ فرزندان و متعلقان بعافیت و استقامت باشند و بیادِ خدائے عزوجل بودند کار این ست ، غیر این ہمہ ہیچ ۔ از دوستان آن جائے سلام سلامت انجام قبول فرمایند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۸۷ ۔

الحمد للہ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ خان بلند مکان مشفق و مہربان سلمہ اللہ و زید قدرہ می گزرد کہ استماع خبر کوفت و آزار آن امیدگاہ سبب تالّم فقرا گردید ۔ چون ذاتِ شریف مصدر خیرات و برکات ست فقیر را بہ دعائے صحت و عافیت سرگرم اند و امید شفائے کامل و عاجل از درگاہ شافی حقیقی جل شانہ می برند ۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ با برکات را از بلیاتِ صوری و معنوی نگاہ دارد ۔ دوستان را بر آن شاد دارد ۔ والسلام اولاً و آخراً ۔

مکتوب ۸۸ ۔

الحمد للہ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ رفع اللہ تعالیٰ قدرکم و عظم امرکم بحرمۃ نبیّنا و نبیّکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ۔ احقر فقرا مصدع خدمت آن مکرم و مشفق مطاع

می گردد کہ این محب مکرر بعد از رسیدن خبر فتح موضع کز ذکر ندویت و ترددات الیشان در خلوت درمیان آوردہ تہنیت و مبارک باد این فتح داد، و مہربانیہا فرمود بکرم اللہ تعالیٰ، بزودی آثار آن ظاہر نمودہ اند بہ اضافہ خاطر خواہ دوستان سرافراز فرمودہ اند. این فقیر بخدمت آن مہربان قدردان تہنیہ و مبارک باد این فتح و این اضافہ جلیل شان می دہد. و شکر و مہربانیہاے الیشان ہمہ جا می کند سلمہ اللہ سبحانہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ توقع کہ گاہ گاہ بہ نگارش احوال خیر مآل خود دوستان دور افتادہ را یاد و شادی نمودہ باشند. از فقیر زادہا ہر کدام ابوالاعلےٰ و محمد عمر و محمد کاظم و فرزندی محمد پارسا سلام و نیاز قبول فرمایند. والسلام اولاً و آخراً.

مکتوب ۸۹.

الحمدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. رَفَعَ اللّٰہُ تعالیٰ قدرکم وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ. ذرہ احقر پس از اداے تحیہ فراوان مصدع گرامی خدمت آن منقبت سلمہ ربہ می گردد بکرم اللہ تعالیٰ. در خلوت کہ حضرت ظل الٰہی بغایت متوجہ حال این شکستہ بال بودند و عنایات خاص مبذول نمودند. این محبت در حق آن مکرم و مشفق التماسہا بہ مقتضاے اخلاص دوستہا پیش حضرت خلافت پناہے نمودہ. بعد از رد و بدل و جواب و سوال بسیار فرمودہ اند. خوب بعد از چند روز مہربانی ہاے می نمایم و سرفراز می سازم. فقیر منتظر ظہور این معنی بتمام و کمال است. ہر چند الحال ہم آثار مہربانی ہاے ظاہر گشتہ و امیدہاے قوی شدہ کہ بعد از چند روز حسب خواہش محبان مطلب و مرام بروجہ کمال ظہور فرماید. و بعد از التماس دیگر نتائج دیگر دہد دیگر این فقیر از خود چہ گوید و چہ نویسد.

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَلَعِبٍ   فَاٰہًا ثُمَّ اٰہًا ثُمَّ اٰہًا

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. بہر حال مرجو

از مکارمِ اخلاق بزرگان آن کہ این عاصی شرمسار را بدعاے خیریتِ خاتمہ یاد دارند۔ و فراموش نہ سازند۔ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

مکتوب ۹۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔ مخدوما مشفقا مطاعا مدتے ست از احوال خیر مآل اطلاع نہ داد و جمیع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش۔ درین نزدیکی در مسجد سلطانی تقریبے درمیان آوردہ ذکر خیر و کمالات و مزایا بسیار نمود و در فن سرداری و شجاعت برا قربان در توصیف افزود۔ و خود ہم فرمودہ اند کہ بہ ایشان ثمرۂ خدمات می فرمائیم۔ و ترددات بعہدۂ ایشان می گذارم امید ہست کہ مؤثر گردد و ثمرۂ آن ظاہر شود۔ دیگر از احوال پر اختلال چہ التماس نماید۔ اَلْاَجَلُ قَرِيْبٌ وَالسَّفَرُ بَعِيْدٌ وَالزَّادُ قَلِيْلٌ وَعَذَابُ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ هَيْهَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ دارندہ رقیمۂ دعا را محمد عارف بہ خدمت سامی فرستادہ شد۔ تا رقیمۃ الوداد بگذارند و جواب خیر و عافیت و سلامت بیارد فقیرزادہا بہ تبلیغ سلام و نیاز متصدع اند۔ والسلام۔

مکتوب ۹۱ بہ بادشاہ دین پرور:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ ذرۂ احقر بعرض اشرف آں شاہ دین پرور سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ دلفرہ عنوان۔ سراپا لطف و عنایت بر این غریب ناتوان مشرف

و کرم گشت و بہ دعوات ترقی درجات و کشایش مشکلات و مہمات بیش از بیش است در حصول نتائج آن نظرے ست اگرچہ سعی ہیچم دکم از ہیچ ہم بسیارے ۔ وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے ۔ اما گنہگاران از کرم او سبحانہٗ امید وار اند ۔ و دردمندان و شکستہ دلان ہم بر فضل او نظر دارند ۔ خوش گفت ع

...... ع برند شکستگان ازین میدان گوئے ۔ بندگی عجز و شکستگی و نیستی است ۔ چون این معنی بکمال رسد بندہ بحق پیوندد و مظہر انوار قدس گردد ۔ این کار دولت است کنون تا کرا رسد ۔ چون اہل این دولت و نسبت کمال محبت است بشرف صحبت شان مشرف گشتن و بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ امید این معنی نقد وقت است و حصول نتیجۂ آن برکت دست ۔ اللہ تعالےٰ بر محبت شان زندہ دارد و بر آن میراند و در زمرۂ شان محشور گرداند ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ ۔ بالجملہ بندہ باید شد و در زندگی باید مرد و در حدیث ۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَیِّتٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ ۔ حضرت صدیق اکبر است ، رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔ این فقیر در ماہ ربیع الثانی بہ اذن بندگان حضرت می خواہد کہ روانہ بکعبۂ مقصود شود ۔ زیارت رسول محبوب گردد ۔ دعوات خیر البشر برد ۔ تا درمیان خواستۂ کردگار چیست ۔ از روے عنایت و کرم مرقوم قلم مشکین رقم شدہ بود کہ خاطر عاطر از حد زیادہ متوجہ دریافت احوال صلاح اشتمال دانند از ان شاہ عالم پناہ در حق دعاگویان و فقرا ہمیں معنی متوقع ست و ظہور آثار آن را مترصد ۔ اللہ تعالیٰ سایہ بلند پایہ آن صاحب عالمیان بر مفارق ہوا خواہان مبسوط ممدود دارد بمتابعت سید کائنات و فخر موجودات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات و برکات با کمال عز و جاہ مستقیم گرداند ۔

محمد عربی کا بروے ہر دو سرا است | کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

شاہا دین پناہا حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان کہ از فدویان صمیمی آن درگاہ است

واز مقبولان قطب الاقطاب قبلہ گاہ ہست در فرد علیحدہ نوشتہ بخدمت عالی فرستادہ . امید کہ منظور نظر کیمیا اثر گردد . و مشارٌ الیہ بہ عنایت پادشاہانہ مورد قبول ملتمسات خود شود . دیگر دارندۂ عریضہ حقیقت آگاہ خواجہ عوض را منظوران و مخلصان حضرت الیشان ست و مجاز و صاحب ارشاد و بشارات بخدمت سراسر سعادت فرستادہ شدہ ہست تا شرف ملازمت نمودہ در سایۂ عالی باشد ، و بجہت فتح و نصرت بندگان حضرت والا شان باعظمت مشغول اند پردازد . وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التکلان . از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تسلیمات بدرجۂ عالی مقبول باد . والسلام .

مکتوب ۹۲ .

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بعدہٗ . ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر محمد زمان سلمہ اللّٰہ المنان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و علی الدّوام بیاد خدا و حق جل و علا باشند و غیر او را نہ شناسند . این فقیر با فرزندان و متعلقان مدتے چند ماہ ہست کہ حسب استدعاء و عنایات پادشاہ دین پناہ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و مہربانیہا بسیار از آن حضرت دیدہ بعد از چند ماہ کہ میعاد سفر دریاست می خواہد کہ رخصت شدہ بحرمین الشریفین با متعلقان رود و عذر گناہان کند و بہ این ترانہ مترنم شود .

مفلسانیم آمدہ در کوے تو   شیئاً للّٰہ از جمال روے تو
گر بیا ندیم زندہ بر دوزیم   دامنے کز فراق چاک شدہ
در بر فتیم و عذر ما بپذیر   اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ مدتے ہست کہ خبرے از آن برادر عزیز نیامدہ . ہر کجا ست خدایا بہ سلامت دارش بنا بر آن

حاجی منصور کسے مخصوص خود را به عریضہ کہ شاہ جہان مدار مشتمل بر وظائف ثنا و دعا نوشتہ فرستادہ است۔ توقع کہ بہ نظر عالی متعالی بہ اظہار مراتب دعا و توقع اجابت آن بگذارند و بہ زودی بجواب عریضہ مسرور سازند۔ بعد رسیدن بہ آن اماکن طیبہ کہ محل اجابت دعوت است بتمام و کمال این خدمت خواہد پرداخت ان شاء اللہ المستعان۔ امید کہ حاجی مذکور را نیز از نظر والا بگذارند و مہربانیہا نمایند و حتی المقدور از سرکار والا در حقش نیز سعی فرمایند۔ از فقیر زادہ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ بِاسْمِہِ الْعَظِیْمِ وَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہٖ الْکَرِیْمِ۔

مکتوب ۹۳ ۔ بہ بادشاہ دین پرور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد احقرانام پس از ادائے سلام بہ عجز و نیاز تمام بہ عرض آن شاہ عالم پناہ لَازَالَ مَنْصُوْرًا عَلَی الْاَعْدَاءِ وَ مَلْجَاءً لِّلْاَوْلِیَاءِ می رساند۔ بیت

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت	ولے خلاصۂ جان میش آستانۂ تست

ہرچند بہ حسب ظاہر حقیر است اما از راہ باطن و دعا مسرور و مبشر است۔ ظہور آثار آن را برو جہ کمال از فضل ایزدتعالیٰ متوقع۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول	آن کہ درساختہ است قطرۂ بارانی را

اخبار فتح و ظفر آن شاہ دین پرور دعاگویان را کمال شاد و مسرور ساخت و آثار اجابت دعا از آن شناخت۔ لہٰذا بہ تہنیت و مبارک باد فتح این دعاگویان حضرت علیا مصدع است و مزید برمزید متر صد و حسب حال خود بہ این بیت ترنم می نماید۔

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ	فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

هَیْہَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. حضرت سلامت بعد رمضان المبارک احقر می خواہد کہ از بندگان حضرت رخصت شدہ عازم کعبۂ مقصود و زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردد. دران امکنۂ طیبہ بہ دعا مفید شود. لہٰذا از آن حضرت نیز رخصت می طلبد و دعاے خیر می کند. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. وسلام فقیر زادہا ہر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم عرض تسلیمات مصدع اند.

مکتوب ۹۴.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ. اشتیاق از حد تحریر بیرون است ونفحاتِ محبت و وداد ہمیشہ از دور و نزدیک بہ مشام می رسد و دماغ خلت معطر می گردد. وَالدُّعَاءُ بِظَہْرِ الْغَیْبِ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اَقْرَبُ بِالْاِجَابَۃِ. آنچہ از احوال غریبہ خود در مقام کسر نفس نوشتہ اند بہ مطالعہ درآمد کُلُّہُمْ بِحَقٍّ اَدْنٰی بِالْحُزْنِ وَالْبُکَاءِ مِنْکُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَجَا الْمُخَفِّفُوْنَ وَھَلَکَ الْمُثْقَلُوْنَ.

درویش و غنی بندۂ این خاک درانِد ۔۔ آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند.

بَلَّغَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَۃِ دُعَائِکُمْ ...... بِاَعْلَی الدَّرَجَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ. ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ. وَغَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ بِفَضْلِہٖ وَمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم وَقَلْبِیْ لَدَیْکُمْ.

مکتوب ۹۵.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. مخدوم زادہا برعادہ زید عزہ

وتوفیقه، ازین درویش دل ریش سلام و تحیة خوانند و بر جادهٔ سنتِ سنیة و طریقِ مصطفویه علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام مستقیم باشند و بدوام ذکر بشرط فنا در مذکور موصوف بوند صحیفه شریفه رسید و مضامین آن معلوم گردید. درین ایام بجهت کثرت حوائج محتاجان و زیادتی تکلیفات و تصدیعات در خدمتِ بادشاه جهان معامله ترتیب مسجد و خانقاه بعد عرض آن تحویل آن بر جمیع سامان در تعویق و تسویف ماند و حصول آن به وقتِ دیگر افتاد. چون کوچ بادشاه درمیان آمد دارندهٔ رقیمه رخصت نموده مشارٌ الیه را شب و روز حاضر می بود در سعی تقصیر نه نمود. اَمَّا الْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا. فقیر بجهت بعضے ضروریات ایام معدود در شولاپور مانده. بعد از چند روز بموجب کمالِ اهتمام و تاکید بادشاهی انشاء اللّٰه تعالیٰ العزیز روانه حضور می گردد بعد از رسیدن بوجه احسن باز معروض دارد. امید است که این مقدمه بمشیئت الٰهی جل شانهٗ سرانجام یابد. بعد آن حقیقت رو ئداد را مفصلاً بنگارد انشاء اللّٰه العزیز. گاه گاه مصحوب آیندگان این حدود از احوال خیر مآل اطلاع می گردد. و به دعوات صالحه دور افتادگان را یاد آورند. اگر مقدر است فقیر هم تا موسم آینده امیدوار است که عازم آن حدود شود آنچه خیر است حق تعالیٰ میسر کند. والسلام.

مکتوب ۹۶ . به مصطفےٰ خان.

خان والاشان سعادت نشان مصطفیٰ خان جیو سلمهٗ ربهٗ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و سلام سلامت انجام قبول نمایند و همواره بیاد حق و مولاے مطلق جل وعلا باشند کار این است، غیر این همه هیچ. چون از زبان ثمره شجره سیادت و سعادت میر محمد زمان تعریف و توصیف آن مهربان شنید بے اختیار مشتاق گردید، و باین رقیمهٔ وداد مقصد ع گردید. اللّٰه تعالےٰ همیشه منصور و مظفر دارد بِالنَّبِیِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلوٰةُ

و السلام ۔ دیگر عریضہ در جواب نشان عالی شان شاہ عالم پناہ باز در حقیقت میر مذکور و فرد دیگر مشتمل بر حقیقت مخدوم زادہ خواجہ میر مصحوب حقیقت آگاہ خواجہ عوض کہ از یاران مخصوص قطب الاقطاب حضرت الیشان فرستادہ شدہ است ۔ امید کہ خواجہ مذکور را با عریضہ مسطور بہ وقت نیک از نظر والا گذرانند و بزودی بہ جواب آن امتیاز بخشند ۔ چون خواجہ عوض می خواہد کہ چندگاہ در خدمت شان دین پناہ باشد تا بجہت فتح و نصرت ختم حضرات خواجہ ہا پردازد توقع کہ برائے صرف ما یحتاج ہر عنوانے کہ باشد از آنجا معین کنانند و در دعاے خود شناسند و بہ ارشاد مکاتیب شریفہ مسرور می دادہ باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۔ ۹۷

الحمد للّٰہ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ صحیفہ شفقت و مکرمت آن مقتدائے وقت مشرف ساخت و مضامین مہر آگین آن شناخت رفع اللّٰہ قدرکم و عظم امرکم ۔ از مراتب محبت و اخلاص نسبت بہ آن مکرم مہربان چہ نویسد حق سبحانہ بہ آن علیم است ۔ آنچہ مقتضائے محبت و خیر خواہی دران تقصیر نہ خواہد کرد ، انشاء اللّٰہ تعالےٰ ۔ او سبحانہ بہ فضل خویش این شکستہ دل ریش نتائج و ثمرات آن را بر منصۂ ظہور آرد ۔ و این حقیر و الیشان در دنیا و عقبیٰ سرخرو دارد ۔ اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من النار و من خزی الدنیا و الآخرۃ ۔

بعد از چندگاہ بحسب میعاد بادشاہ دین پناہ می خواہد کہ باز مراتب فدویت و اخلاص آن جناب معروض دارد و از سر نو سرافراز و امتیاز بین الانام بہ الحاح تمام التماس نماید ۔ اللّٰہ تعالےٰ بہ وجہ احسن میسر آید و کشائشہا فرماید انہ المیسر لکل عسیر و علیٰ ما یشاء قدیر چنانچہ بحسب ظاہر سر انجام این خدمت می خواہد از راہ باطن و مراتب دعا می افزاید ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ این بندہ چون از کردار خود بغایت شرمندہ است از عسر تیان

امید دار دعا است وحصول حقیقت شفا۔

مَرَّتْ الْعُمْرُ فِی لَهْوٍ وَلَعِبٍ   فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

وَسَلَامٌ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم سلام قبول فرمایند و از دعائے خیر فراموش نہ سازند۔

مکتوب ۹۸ ۔ بہ مصطفےٰ خان۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خان عالی شان شفقت نشان از این فقیر سلام سلامت انجام قبول نمایند و در ہمہ حال بیاد حق و عُلا باشند کہ کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔ صحیفۂ شریفہ رسید و مضامین آن معلوم گردید۔ مخدوما این جماعت لنسار پیش فقیر چنان ظاہر نمودہ اند کہ این نسبت را والدہ عاجزہ در حیاتِ خود فسخ نمودہ بود بہ طرف ثانی جواب شافی گفتہ و ما ہم ہرگز بہ این نسبت راضی نیستیم۔ وآن پسر ہم خواہش نہ دارد۔ فقیر از راہ حسن ظن قول آنہا کردہ بہ عرض بادشاہ دین پناہ این قدر رساند کہ این جماعۃ بہ این نسبت راضی نیستند فرمودہ اند جاے دیگر تعین نمایند۔ باز فقیر از روے احتیاط بہ میر محمد یوسف و میر عبدالغفار گفت کہ این حقیقت را شما آنجا بنویسید۔ ما فی الضمیر بہ این فقیر ظاہر گردد و بعد نوشتن حقیقت معلوم فقیر می بود۔ ہرگز برخلاف مرضی دوستان اقدام نمی نمودہ۔ این قدر سہو واقع شد کہ او را اطلاع بہ ایشان نہ داد الحال ہر چند این عورت را معقول نماید و مبالغہ می کند اصلا معقول شان نہ می شود۔ می گویند کہ محال است کہ ما قبول این معنی نمائیم۔ بالجملہ حقیقتِ زنان را شما خوب می دانید۔ بہرام سے کہ آمدند نمی کردند۔ و میر نظام الدین بہ فقیر کتابت نوشتہ، او ہم بر این نسبت راضی نیست تا سر آن نسبت لہٰذا این فقیر از این معاملہ خود را کشید۔ پیش بادشاہ دین پناہ باز می خواہد بعرض رساند کہ آن خوان خوب دل شائستہ است و کفاوت ہم بہ آنہا دارد۔ حضرت این لنسار را معقول فرمایند۔ ظاہر از

زمودۂ بادشاہ دین پرور معقول شوند والاّ آشنا دانند۔ بعد ازان ہرچہ او خواہد داد و خواہد نگاشت انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند دام دیگر تصور نہ نمایند۔ زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل وعلا چہ نویسد۔

ہرچہ جز ذکرِ خدا اے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۹۹ ۔ بہ مرزا محمد جان صدر دریافت ۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَنُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ برادرِ مہربان مرزا محمد جان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق دانستہ علی الدوام بیادِ خدائے جل وعلا باشند و غیر او را نہ شناسند۔ احوال فقرائے این حدود بہ کرمِ الٰہی جل شانہٗ قرین خیر و صلاح و از جانب او سبحانہٗ ہموارہ نعمت ہائے بے شمار است۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ۔ مکاتیب شریفہ پے درپے رسید مبتہج و مسرور گردانید۔ توقع کہ برین منوال محبان دور افتادہ را یاد می نمودہ باشند۔ و از احوال خیر مآل نولیسان باشند، و این فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند۔ آنچہ لوازم خیر خواہی و دوستی است انشاء اللہ تعالیٰ دران تقصیر نہ خواہد کرد۔ بعد ظہور نتیجہ خواہد نوشت السَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فقیر ہم درین نزدیکی بخاطر دارد کہ از بادشاہِ دین پناہ رخصت شدہ در بندر سورت نشیند و منتظر موسم بود۔ آنچہ خیر است اللہ تعالیٰ النصیب کند۔ اگر زودی رخصت می دہند فبہا و الاّ چند روز دیگر ہم صبر می کند تا از پردۂ غیب چہ ظہور کند۔ خوش گفت ۔

گر بماندیم زندہ بر دوزیم　　　دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر　　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دستگیرت پناہ شیخ فتح محمد کسے این جانب از مہربانی ہائے عالیشان و اہتمام در سرانجام کارہا فرزند

نور چشمی ہمشیرہ فرزندی ابوالاعلیٰ بسیار نوشتہ بود۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرًا پس ترہم توقع بیشتر است کہ این فقیر را بہ شما خصوصیتِ دیگر است۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۰ ۔

خانِ عالی شان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و بہ عافیت و استقامت باشند۔ بزرگے گفتہ است۔ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ۔ اگر سلامتی خواہی سلام کن بر دنیا و اگر بزرگی خواہی تکبیر گوئی بر آخرت نہ بآن معنی است کہ دست از کارِ آخرت بدار کہ آن عین ضلال و وبال است بلکہ بہ آن معنی کہ طالبِ مولا جل و علا باشی۔ و از کار آخرت غیر از لقاے و رضاے او مخواہ۔ بہرحال در طلب او باید بود، و مے ازان نیاسود۔

آن کس کہ نیافت دولت یافت عظیم وآن کس کہ نیافت درد نایافت بس است

اما باید دانست کہ لقاے و رضاے او منحصر در متابعتِ پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیر آن خراب و ابتر۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا توان رفت جز در پےِ مصطفیٰ

دیگر تفاصیل حقائق این جائی از زبان صلاح آثار تقویٰ شعار برادر دینی حاجی ولی محمد معلوم شریف خواہد شد۔ چون حاجی مشارٌ الیہ از یاران قدیمی و صمیمی فقیر است از مہربانی الیشان رطب اللسان گردد۔ امید کہ بیش از بیش در حق مومی الیہ مہربانگی می نمودہ باشند۔ تا چندگاہ کہ آن جا است با متعلقان و یارانِ دیگر کہ ہمراہ دارد بہ جمعیت بگذارند و ثواب با خان مہربان عائد باشد زیادہ چہ مبالغہ نماید۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۱ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ صاحب من سلامت زین العابدین بخشی تن سرکار عالی بجان ودل دل سوز و دولت خواہ خدمتِ عالیہ آن صاحب است ۔ و این معنی براین خیر خواہ ظاہر و واضح است ۔ چہ قدر نزد فقیر بہ دعاے حصولِ مطالب و ترقیِ درجات آن صاحب بے حد مفید بودہ ۔ غائبانہ ختم حضرات خواجگان درین باب از فقیر کنانندہ ۔ بالحمد از صمیم قلب فدوی مخلص است بہ خاطر مبارک نوع دیگر نیارند ۔ بیش از بیش مہربانی و عنایت فرمایند ۔ دیگر از دعاے خیر خواہ چہ عرض نماید ۔ علام الغیوب آن را بہتر می داند ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰمِرًا لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ فَعَلَیْکُمْ بِکَمَالِ مُتَابَعَتِکُمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَنَالُوا السَّعَادَۃَ الْعُظْمٰی وَتَصِلُوا الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی بعد مطالعہ شریف امید کہ این عریضہ را پارہ سازند و بہ کس نہ نمایند ۔

مکتوب ۱۰۲ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ قبلہ گاہا ۔ این احقر چنانچہ از اداے شکر نعم الٰہی عاجز است ۔ ہم چنان از اداے شکر احسانہاے آن قبلہ گاہی قاصر ۔

اگر از تن بروید صد زبانم　　چو مبزہ شکر لطفش کے توانم

قبلۂ من سلامت ۔ این احقر در حالِ خود بسیار حیران و متحیر است بر مرضی آن حضرت غیر مطلع جدائی از اقدام درین آوان برین محب بدل و جان با ہمہ عدم لیاقت این و آن بسیار مشکل و قصد زیارت سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات الی یوم الدین ، درین پیری و دستگیری نیز مصمم بر دل اگرچہ بر تقدیر حیات بہ مشیتِ اللّٰہ سبحانہٗ در سالِ آیندہ ہم حاصل ۔ بہر حال احقر

تابع رضا است و برآن حضرت فدا، انشاء اللہ از ہمہ با وفا، محبت ما غرض معلول است و آن غیر مقبول. مَا كَانَ لِلّٰهِ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۔ بالجملہ صلاح ہمہ آن است کان بہتر است صلاح فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہیہات: گر بماندیم زندہ بر دوزیم دامنے کز فراق چاک شدہ

دربرفتیم عــذر ما بہ پذیر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگرچہ بکرم اللہ تعالیٰ بہ عنایت روحانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرافراز است و از فتوحات معنوی بسیار امید دار ۔ اما قرب جسمانی را نیز اثرہا است والسلام۔

مکتوب ۱۰۳

الحمد للہ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ ۔ مکرما اشفاق پناہا مطاعا، چہ نویسد کہ از خبر ارتحال قرۃ باصرہ سعادت و نجابت پناہ از دار الفنا بہ دار البقا محبان و دوستان را چہ قدر مہموم و مغموم ساخت ۔ از خبر این نعم البدل میسر و محصل باد ۔ اللہ تعالےٰ این خبر مصیبت را ذخیرہ آخرت گرداند ۔ و این جہان مثل قافلہ است روان ۔ ہر یک بہ وقت خود دوان ۔ خوش گفت:

در سابقہ چون قرار عالم دادند مانا کہ نہ از پے مرادم دادند

زان قاعدہ و قرار کان روز افتاد نے بیش بہ کس وعدۂ نہ کم دادند

حق تعالےٰ ما غافلان را توفیق دہاد ، و بر کسب مرضیات خویش متنبہ گرداند ۔ این فقیر این خبر وحشت اثر امروز بنوشت شنید ۔ مع ذالک مدتے است آزارہا دارد ۔ لہذا از ملازمت حضرت مقصر می ماند ۔ و الا خود بہ تقریب می رسید ۔ اللہ تعالےٰ ذات بابرکات والا دیرگاہ باکمال عز و عیاہ حسب خواہش دوستان سلامت و مستقیم داد و بالنبی وآلہ الامجاد علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والسلام۔

مکتوب ۱۰۴ ۰

بِاسْمِهِ الْعَظِیْم. وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. قبلہ گاہا، عالم پناہا،

گرچہ دورم از بساطِ قرب ہمت دور نیست ‌ ‌ ‌ بندۂ لطفِ شمائیم و ثنا خوانِ شما

ہر چند قصد کرد کہ اواخر شعبان ازین جا راہی شود و در اوائل رمضان بعتبہ مشرف گردد اما از راہ فرط باران و موانع دیگر غیر آن میسر نہ گشت آرزو دارد کہ در عشرۂ آخر رمضان کہ خلاصہ تمام ماہ است علی الخصوص شب بست و ہفتم کہ لیلۃ القدر را اغلب دران مرجو ہست و مجرب این نالوان ہست بہ حضور پر نور برسد و کسب سعادت کند اگر میسر شود زہے عز و شرف. اما بہ جہت صیام و شدت حرارت و صداع گاہے چندان مغلوب می شود کہ قریب بہ ہلاکت می رسد. بعد مضیٔ این ماہ مبارک اگر حیات وفا کند امید وار ہست کہ بہ مشیئتِ الٰہی جل شانہٗ بدیدار فائض الانوار آن قبلۂ ابرار مستعد گردد و دیدہ و دل را روشن کند جَآءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْہِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا. سبحان اللہ زہے کرم کہ باہمہ استغنا بر بندۂ محتاج این ہمہ رحم. ہر چند درین ایام بہ حسب ضرورت و در دمہجور ہست. اما خلاصۂ اوقات بہ دعا سلامت آن حضرت فتح و نصرت معروف ہست و اجابت آن از فضل او سبحانہٗ بہ دقتش مامول.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول ‌ ‌ ‌ آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

علی الخصوص در ماہ مبارک رمضان کہ اجناس رحمت و سعت مغفرت الٰہی دران غیر متناہی ہست ظہور فتح ابواب اسماء و نزول ملائکۂ رحمان با کمال انوار روح و ریحان علی التوالی کیفیت آن در میان نیاید و شرح حقیقت آن بہ تحریر نیاید. احادیث در فضائل و کمالات این ماہ بسیار است

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ. متفق علیہ. وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ یَغْفِرُ لِأُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ. قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا یُوَفّٰی أَجْرَہٗ إِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ. رَوَاہُ احمد. ازین حدیث تمام است رااُمید است. وآن ہمہ بطفیل محمد مصطفےٰ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العُلیٰ لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ. گاہے عشق محمدی چنان جوش می کند کہ ازخودی بَرد وغرقِ انوارِ محمدی می کند خوش گفت.

محمدِ عربی کآبروے ہر دو سرا است　　　کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او

ونزد فقیر ہیچ عمل مقرب تر بجناب آن سرور از درود نیست. کثرتِ صلوٰۃ بر سرورِ کائنات گویا مصلی را ازخود فانی می سازد وبہ انوارِ محمدی باقی می گرداند. چنانچہ کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قائل آن را ازخود می برد وبہ انوار قدس باقی می کند کما لا یخفٰی علیٰ اربابہا. عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّہٗ. فَإِذَا أَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَإِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِیْذَنَّہٗ. وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ أَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ. رَوَاہُ الْبُخَارِیْ.

این حدیث وامثالِ این دیگر نصوص واحادیث ازجملۂ متشابہات یا ماولات اند، بیان آن نہ درخورِ این وظیفۂ مختصر ہست کہ تفصیل آن بطول انجامد. آن امام العارفین از ہمہ بہتر می داند وہمہ از آن حضرت استادی می خواہند. فَسُبْحَانَ مَنْ لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ بِحُدُوْثِ

الأکوانِ وَھُوَ سُبحانہٗ الآنَ کَمَا کَانَ فَلَا یَتَجَدَّدُ ھُوَ سبحانہٗ لِشَیْءٍ ....
..... ھُوَ الحقّ فَمَاذَا بَعْدَ الحقِّ اِلّا الضَّلَالُ - خوش

پاسبانانِ بارگاہِ الست بیش ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی المُرْسَلِیْنَ وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین
قبلہ گاہا فرزندی محمد پارسا در رکاب سعادت ہست درحق وے عنایت امید مزید ہست تائیدات
الٰہی وعنایت حضرت رسالت پناہ وفتوحات نامتناہی حسب خواہش فدویان ومتمنیان ودعاگویان
یوماً فیوماً در تزاید وتضاعف باد - بالنبیّ وَآلہِ الأمجاد علیہ وعلیہم الصَّلوٰۃ وَالتسلیمات
باسمہ العظیم وبالصَّلوٰۃ علی نبیّہِ الکریم - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ
عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَہٗ - ذرّہ احقر بہ عرض والا شاہ دین پرور می رساند -

بہ تن مقصّرم از دولت ملازمت ولے خلاصۂ جان خاک آستانۂ تست

قدوم سعادت لزوم با فتح وظفر وبہجت حسب این دعاگویان ومطابق اشارت این
خیر جویان میمون ومبارک باد - وابواب ترقیات وفتوحات یوماً فیوماً بکشایاد - این دعاگو
اگرچہ بہ حسب ضرور ظاہر وبہ جہت عروض امراض وعوارض از ارسال عرائض مقصر بودہ - اما خدائے
عزوجل داناست کہ در مراتب دعاگوئے تقصیرے نہ نمودہ وبشارت دیدہ - اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
بِعِزَّتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالبَاقِیَاتُ عَلٰی مُرُوْرِ الأَوْقَاتِ - دیگر از احوال پر اختلال خود
چہ عرض نماید -

صَرَفْتُ العُمُرَ فِیْ لَھْوٍ وَلَعِبٍ فَآھًا ثُمَّ آھًا ثُمَّ آھًا

ھَیْھَاتَ الأَجَلُ قَرِیْبٌ وَالعُمُرُ قَلِیْلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُہٗ شَدِیْدٌ - فَرِیْقٌ
فِی الجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ - اَلنَّارَ نَعُوْذُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَمَنْ زُحْزِحَ

عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

مکتوب ۱۰۵.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُہَا. مکرما مشفقا مطاعا التفات نامہ نامی ہمگی شفقت ومہربانی مشرف گردانید و مراتب محبت واخلاص وخیریت خواہی واختصاص بحد التضاعف رسانید. اللہ تعالٰے موافق خواہش دوستان صمیمی ومحبان یقینی مراتب دینی ودنیوی آن مخدوم ملاذ را افزون کناد وبمطالب قصوی رسانیدہ بالنبی وآلہ الامجاد. عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ. مکرما امیدگاہا. خاطر دستدار ازان مدت بہ مقتضائے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ. بکمال از روے این معنی داشت کہ خاطر این فقیر سبب این خدمت شود وبہ زودی این امر بمنصۂ ظہور رسید الحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ہنوز ہم بسیار می خواہد حق تعالٰے بہ ظہور آرد وآنچہ از مطلب اخروی نگارش فرمودہ اند بسیار محظوظ ساختہ وآثار کمال توفیق وسعادت ازان شناخت. ہرچند اظہار این امر ازین وقت دور از مصلحت ہست اما فقیر بہ مقتضائے دوستی توجہے کہ می باید در خاطر مبارک گران نیاید بتقصیر نخواہد انشاء اللہ تعالٰی والتماس طلب در حضور بہ طریقے کہ خاطر مخلص می خواہد کہ موجب کمال عنایت وترقی باشد درمیان آورد اگر حبیب مدعا فہمد فہو المراد والا بہ وقت دیگر خواہد انداخت مقصد حصول خیریت وابہت ایشان ہست وخرابی بدکیشان. اَللّٰہُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا وَعَاقِبَتَکُمْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّہَا وَاَجِرْنَا وَاِیَّاکُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ.

درباب کمالات دستگاه برادر عزیز خواجه عبدالصمد به موجب فرمودهٔ الیشان تقصیر نه خواهد کرد و هرچند تحمل این امر خطیر فقرا را لبسیار عظیم است. آنچه خیریت است حق تعالیٰ ما را و دوستان را بر آن معتمد کند. توقع که از راه مهربانی به ارسال اخبار خیر مآل خود دوستان دور افتاده یاد و شادمی فرموده باشند و فراموش نه سازند والسلام۔

مکتوب ۱۰۶۔

نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم۔ مخدوما ملاذ ما امید گاها قبل ازین رقیمۂ دعا مشتمل بر تفصیل حقیقت حال نوشته حواله وکیل که به جان و دل فدوی دوستدار آن ملاذ است نموده امید که رسیده باشد۔ الحال چون دارندهٔ رقیمهٔ دعا خواجه یار محمد که از نودی یا زدار ند فرزندان بیش این فقیر کلان شده است دمی خواست که به رفاقت احقر عازم ریاضت حرمین الشریفین گردد۔ درین آوان که خبر وفات پدرش که در کابل بود شنید مضطرب گشته جهت تفقد حال والده و برادران خورد که یتیم و بےکس مانده اند عازم آن حدود گردیده۔ و این فقیر نظر به مهربانی آن مشفق مهربان قدردان نموده او را از خود جدا ساخته به کدامی خدمت فرستاد توقع از مکارم اخلاق آن یگانه آفاق آن است که توجهے به حال او فرمایند که موجب جمعیت او و والده و برادرانش شود خواه از راه تجویز منصب او یا ماهانه که کم از صدی تبریزی نه باشد۔ و برادران کلان دیگر هرچه به خاطر عاطر آید عین صواب است و موجب اطمینان و مزید دعاے این فقیر دولت دینی و دنیوی روز افزون باد بِالنُّونِ وَالصَّاد۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۷۔

بعد الحمدِ وَالصَّلوٰةِ وَ تبلیغ الدَّعَواتِ وَالتَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ به اخوی

اعزی شیخ پیرمی رساند مدتے ہست کہ از احوال خیر مآل اطلاعے نہ دارد بہر حال از درگاہ رب متعال سلامتی و عافیتِ دوستان می خواہد۔ ہیہات در دنیا سلامت و عافیت کے ہست۔ سلامتی دریادِ خدا است و عافیت در ترکِ معاصی مولا جل وعلا۔ الامر با آخر رسید و عذرِ گناہان در خود ہیچ نہ دیدہ و از مدتے ندا و الرحیل بگوشِ دل شنیدہ وقتِ محاسبہ نزدیک آمد بر سیاہی سفیدی بر آمد و پیامہا از موت آمد۔ آخر آن ہمہ تسویلیت تا کے و غذاہا ہائے گوناگون پے در پے۔ کار با جبار و ما در کمالِ تنعم و ناز فَرِیْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ پس جہتِ این ہمہ آرام و قرار بہر حال متوکل علی اللہ المتعال عزم بر راہِ خشکی لبستہ و بین العیدین بر آن قرار گرفتہ تا در میانہ خواستہ کردگار چیست۔ براہِ دریا امسال بعضے موانع درمیان اند و راہِ خشکی خالی از ان ہست۔ یاران و دوستان را بخداے کریم سپردیم۔ از ما راضی باشند۔ خدائے جل وعلیٰ از ایشان راضی باد۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَنْ تَرَحَّمَ الْفُقَرَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالنُّصُوْرُ مَنْ نَصَرَ الْغُرَبَاءَ وَالْمُسَافِرِيْنَ۔ بحرمتِ سیّد الاولین وَالْآخِرِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

مکتوب ۱۰۸ ۔

بعد الحمد وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ۔ بہ فرزند ارجمند می رساند۔ ہر چند مباعدت صوری درمیان ہست۔ اما مقارنت معنوی بہ دل و جان ہست دعاہاے خیر پے در پے، ہموارہ مقارنِ آن رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلدُّعَاءُ النَّصِيْحَةُ فِي الدِّيْنِ وَمُتَابَعَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ۔ و این متابعت را صورت ہست و حقیقت صورتش منوط بہ اتباع آن حضرت ہست علیہ السلام در ظاہری افعال و اقوال و اطوار و حقیقتش مربوط بہ اقتباس انوار و اسرار باطنی و تخلق بہ اخلاقِ قربی و کمالاتِ

معنوی آن رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔ امروز ہمہ خیر بدست می آید و بر طالب صادق می کشاید فردا کہ اسباب آن نماند آن زمان حسرت و ندامت سود نہ دارد۔

گوئے توفیق و سعادت درمیان فگندہ اند　کس بمیدان نمی آید سواران راچہ شد

اللہ تعالیٰ مارا و شمارا از آنچہ باید نگاہ دارد و عواقب جمیع امور محمود گرداند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۹ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بخدمت آن برادر گرامی چہ نگارد، مگر از نایافت خود بنالد و بیتے چند حسب حال خویش بخواند۔

سر پیوند ما نہ دارد یار　چہ توان شد ز بخت برخوردار
کار ما با یکے ہست در ہمہ شہر　وان یکے تن نمی دہد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز　ہمدمے نیست تا بگریم زار
در خروشم ز صیت آن دلدار　در سماعم ز صوت آن مزمار

حال ما این ہست اما خدائے ما جل و علیٰ کریم ہست۔ از ان مر عاصیان را امیدہائے عظیم ہست۔ از ان ہست کہ بار گناہ امیدوار کمال عنایت ہست، از ان مَلّٰی بارگاہ وبہ این وادی عظام متوقع امتیاز تمام ہست دران مقدس درگاہ۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔ استغفر اللہ سخن از حوصلہ برون رفت، مقصود درین نشاء بندگی حق ہست، وقت کار گذشت اے نفس کے متنبہ خواہی گشت ھَلَکَ الۡمُسۡرِفُوۡنَ۔ اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمۡ وَھُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ۔ ؎

ترسم کہ یار یا ما ناآشنا بماند | تا دامن قیامت این غم بما بماند

ہر چند از ایشان غیر تغافل ہیچ محسوس و معلوم نیست و بجز تساہل ہیچ محسوس ۔ نہ حقوق بزرگان نیک شناسند و خود را بہر طرف نہ اندازند و این حقیر را در دعا دانند ۔ فرزندان سعادت مند دعا خوانند، و در بندگی مولائے حقیقی جل شانہ، استوار باشند

والسلام

مکتوب ۱۱۰

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیہ والسلام ۔ بخدمت سیدی سندی سلمہٗ ربہٗ می رساند بہ ورود صحیفۂ شریفہ مشرف گشت و مضامینِ آن بہ دل و جان پیوست ۔ چون مرضیِ آن حضرت ظلّ الٰہی مدظلہٗ العالی در اقامت این ناقابل و دُور از کار امسال درین دیار ست، آن را سعادت خود دیدہ و مسلوب الاختیار گردیدہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۔ دیگر از احوال کثیر الاختلال خود چہ نویسد ۔

بر پیوندما نہ دار دیار	چہ توان شد زبخت برخوردار
کار ما با یکے ہست در ہمہ شہر	وان یکے تن نمی دہد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز	ہمدمے نیست تا بگریم زار
در خروشم ز عیب آن معشوق	در سماعم لصوت آن مزمار

حال ما این ہست اما خدائے ما کریم ہست ۔ از ان ہست کہ مثل این عاصی را ہم از کرم او امیدہائے عظیم ہست و توقع عنایات و نوازشہائے رحیم ۔ استغفر اللہ عمر بباد رفت و ہیچ عملے شایان درگاہ او نہ کرد ۔ خجالت ہمیشہ نقد وقت ہست و انفعال و شرمندگی ہموارہ برکف دست ہست اجل مسمّے در پیش و ما در عیش و عشرت ۔ تنگی و تاریکی قبر فراموش ، آخر تا کے آن خواب خرگوش ۔ او ہمیشہ بجود

داعی وما از وہا رب و باعی. تا کے این فرار، آخر ہمان دار القرار۔ اعمال خیر آن جا یار و مونس و اعمال شر آن جا مار و موحش اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ قول رسول صادق و ما مشغول بہ ہوا و ہوس باطل ہیہات تحمل عذاب نار سخت مشکل و دشوار است و دَم و قیح از احراق آن مثل النار گوشت و پوست را مانند ہیزم بسوزد و مثل آن باز دران جا نخیزد۔ از تصور آن چگونہ جان در بدن است و چہ طور دعویٰ ما و من است فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ. فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ وَاغْتَنِمُوا التَّوْبَةَ وَ الْاِسْتِغْفَارَ وَالْبُکَاءَ فِی الْاَسْحَارِ وَدَاوِمُوْا عَلَی الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ. مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ دَاعِیْ عِبَادَ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ. والسلام۔

مکتوب ۱۱۱

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ. السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ. اللّٰہ تعالےٰ ذاتِ بابرکات آن برگزیدہ خانہ دآن مجد و علا مکرم و مشفق فقرا را دیرگاہ بر مسند عز و جاہ و متابعتِ مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ مستقیم و متمکن دارد بالنون والصاد دیگر از احوال کثیر الاختلال خود بہ خدمتِ گرامی چہ نگارد عمر گران مایہ درین صرف شد تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ آدمی را نہ برائے خورد و خواب آفریدہ اند۔ ونہ بجہتِ عیش و عشرت خوشگوار او را ایجاد فرمودہ اند. مقصود از خلق او ادائے وظائفِ طاعت و بندگی است، و کسب مراضی حق و سر افگندگی قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ. مطیعان راجنات النعیم مہیا ساختہ اند و عاصیان را عذاب الیم و جحیم در پیش داشتہ اند فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ. فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ. وقت کار است کہ فردا کار با جبار است

گوئے توفیق سعادت در میاں افگندہ اند　　کس بہ میدان در نمی آید سواراں را چہ شد

اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا قَبْلَ اَنْ يُنَبِّهَنَا الْمَوْتُ وَالسَّلَام ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ ذَرْهُمْ ۔

مکتوب ۱۱۲

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام، بہ آن سعادت پناہ زید عزہٗ و توفیق می رساند ۔ مکتوب مرغوب رسید ۔ چون مشتمل بر درد و طلب و شوق و محبت مطلوب بود مسرت بر مسرت افزود ۔

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم　　وان کس کہ نیافت در دنیا یافت کسل است

شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند و مزید آن خواہند ۔ چون این شوق و محبت بہ کمال شود محبت از میان رود و محبوب جلوہ کند ۔ این کار دولت ہست کنون تا کرا رسد ۔ بالجملہ امیدوار باشند و بہ مقتضائے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ منتظر انوار و اسرار باشند مکتوب ۱۱۳ ۔ الحمد للّٰه والسّلام علیٰ عبادہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ برادر طریق حاجی محمد سلیم لَازَالَ سَلِیْمًا عَنْ اٰفَاتِ الدُّنْیَا وَالدِّیْن رسید و مسرور گردانید ۔ مرقوم بود کہ در ماہ عید قربان کسلے قوی بہ فقیر عارض شد بعد چند روز شب جمعہ این واقعہ رو داد کہ روح یا لطیفہ دیگر جمع گردیدہ بصورت باز سفید از قالب برآمدہ و عروج بہ عالم علوی نمودہ بر نہجے قالب تہی گردیدہ کہ ہیچ گونہ ادراک و شعور از قالب نہ داشت ۔ بر آسمان چہارم رسید، بیت المعمور در نظر درآمد بہ صورت خانہ گنبد، گویا تمام از یک دانۂ مروارید در کمال درخشندگی، و در اطراف و دردن آن بہ تہنیت مرغان سفید ہمہ در طواف مشغول ۔ بعد از طواف دریائے بیکران در نظر درآمد کہ نہ عمقش معلوم و نہ کرانش پیدا، در وے نہ حرارتے و نہ یبوستے و نہ برودتے و نہ رطوبتے ۔ چند ہزاران مرغابی ہمہ از شیر سفید تر در آن بحر مواج مست و والہ و بے خود مشاہدہ کردہ و روح فقیر

برنگ آنہا یا آن حال و منوال یک پہر از شب گذشتہ بود کہ باز نزول بہ بدن شد بعدہ مطلع گردید کہ اطفال و توابع در نوحہ و فغان بودند. مخدوما این واقعہ اصیل ہست و مقدمہ وصول بہ کعبۂ مقصود این عروج و نزول نزد اہلِ سلوک برائے قطع امکان و وصول بہ مرتبہ لا امکان مقصود و مطلوب ہے عروج ہمہ لطائف مشعر بکمال استعداد ہست دران محسوس گویا این عبارت از مرتبہ وجوب است بے کیفیت و بے نہایت ہست ہر چند بسیط ہست اما بہ وسعت بے چون کہ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وسیع ہست، بہ مقتضائے کریمہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا غیر محدود و صد ہزاران مرغانی دران مست و والہ و حیران کنایہ از والہان آن درگاہ و واصلان آن بارگاہ و یافتن روح خود را دران مثل دیگران مبشر وصول بہ کعبۂ مقصود بالجملہ از خود و از ہمہ باید گذشت و باو پیوست تا بہ جاروب لا نہ روبی نہ رسی در سرائے الا اللہ در حق شما کہ بشرف سعادت صحبت حضرت قبلہ گاہی قطب الافغانی مستعد گشتہ اند حصولِ این معانی کمال متوقع ہست و مزید موقوف بہ صحبت دادیم ترا از گنج مقصود نشان از فقراء زادہا و فرزندی محمد یار سلام خوانند. و مارا و آنہا را از دعائے خیر فراموش نہ سازند، داوقات گرامی را بہ اذکار و مراقبات و گریہ و استغفار علی الخصوص در اسحار معمور و منور دارند۔

ہر چہ جز ذکرِ خدائے احسن است | گر شکر خوردن بود جان کندن ہست

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔

مکتوب ۱۱۴ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حقائق و معارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی حبیب اللہ سلمہٗ ..... لَازَالَ کَاسْمِہٖ حَبِیْبًا لِلّٰہِ ۔ ازین درویش دل ریش سلام عافیت انجام خوانند و مشتاق دانند خلاصۃ النسان و مابہ الامتیاز ازین دآن شوق و عشق و

محبت ہست و تفاوت در افراد بہ اعتبار متعلق ہست اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ۔ اگر خیرا ست نتیجہ آن قرب و معرفت ہست و الا ندامت و حسرت ۔ خوش گفت ۔

عشق آن شعلہ ہست کہ چون برفروخت	ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند	در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت	شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ لقد نسبت بہ نسلا اِنِّیْ عقیم ۔ این فقیر موافق حال خود این بیت را می داند و اشک حسرت از چشم می راند ۔

کنون شرہم زکارم شرمسار ہست	ز من ابلیس را صد بار عار ہست

گناہگار را فکر گناہ اولیٰ و گریہ و استغفار سحر در کار ۔ ھَیْھَاتَ النَّاسُ تَفَوَّرُوْ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سر پوش رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ ۔ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّہَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ حقیقت حال این پر وبال برین منوال ہست ۔ اما فضل او سبحانہ از راہ بندہ نوازی بے شمار ہست ، گر بگویم شرح آن بے حد شود ، بلکہ آن نا قابل اظہار ہست ، لائق آن حال کمال استتار ہست ۔

چہ گویم با تو از مرغے نشانہ	کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
ز عنقا ہست نامے پیش مردم	ز مرغ من بود آن نام ہم گم

دریافت این امور موقوف بر صحبت ہست و اظہار آن وَلَوْ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِجْمَالِ منوط بہ شافہ و خلوت ۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ ۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ فرزندان سعادت مند در طلب علم و معرفت سر گرم باشند ، در تربیت آن ہیچ وجہ دریغ نہ فرمایند ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی ۔

مکتوب ۱۱۵ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ احقر البریہ پس از ادائے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ بہ ورود نوازش نامۂ سامی مشرف ومکرم گردید ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آن صاحبۂ مہربان را در دنیا وآخرت معزز ومکرم دارد ولمحہ بغیر خود نہ گذارد ۔ آنچہ از راہ کرم وفضل مرقوم شدہ بود کہ شیخ محمد اعظم واعظ ومیر محمد فاضل متوکل را دریافتہ شدہ دربارہ شیخ عطاء اللہ ومعارف آگاہ شیخ محمد حلیم پشاوری کہ الحال قلمی نمودہ شد کہ شیخ عطاء اللہ ہر سال از زکوٰۃ وروزہ ہا وشبہا بزرگ تبرک ازین جانب می رسد ۔ وبرائے شیخ عبد العلیم پشاوری کہ الحال در قراول پورہ سکونت دارد از یاران رشید این احقر ہست وصاحب کشف وحال پدرش از خلفاء قطب الاقطاب حضرت قبلہ گاہی بود متصدع خدمۃ علیہ گردیدہ بود ۔ اما نام پدرش شیخ علیم ہست ووے فوت شدہ ۔ وشیخ محمد حلیم از یاران فقیر در آن جا کسے نیست ۔ ظاہراً اشتباہ شدہ باشد ۔ ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ معلوم نیست کہ از سرکار علیہ چیزے رسیدہ باشد ۔ ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ کہ از سرکار شریف بہ او می رسد او غریبے دیگر باشد ۔ اللہ تعالیٰ ابواب دینی ودنیوی را مفتوح دارد ، ومزید بر مزید گرداند ۔ واہل خیرات را بہ جناب علیہ دائماً مرزوق و سیراب سازد ۔ چون قاصد سر براہ ومستعجل بود بہ نصائح زوائد نتوانست پرداخت وبجز یک آیت از کلام الٰہی ویک حدیث از احادیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۔ و قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔ یعنی اے مردم بترسید و پرہیز کنید آتش را کہ ہیزم وے مردم وسنگ ہست ۔ واین جزاے کسے ہست کہ در ہوائے نفس وشیطان بیدار ہست ۔ اگر کسے یک ساعت این عذاب را تفکر نماید حیات دنیا بر وے تنگ گردد واز معاصی دلذائذ فانی خود را باز دارد ۔ وآدمی را باید بہ جستجو ہمیشہ متفکر احوال آخرت بود واز خدا

ترسان واز کردار خود شرمنده باشد. بریں تقدیر امید ہست بتمام وکمال رُو باخرت آرد و نجات از عذاب نقد وقت دنی شود بہ جناب نعیم رود۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ. یعنی بسیار یاد می کنید ویران کنندہ وقطع کنندۂ لذتہا را و آن موت ہست. چون فقیر دریں ایام بسیار مضعوف ومجبور می باشد لاجرم اقتصار بریں قدر مرام افتادہ و بزوائد نہ توانست پرداخت. شبے از شبہا دریں نزدیکی بسیار متفکر ومتالم بود کہ فردا یا اللہ تعالیٰ بہ ایں معاصی وشرمندگی چہ معاملہ رود وچہ رُو خواہد داد وچہ خواہد شد وچہ حال خواہد گذشت. ندا دردادہ اند بسیار مراتب شد ترا وباز ندا درداده اند کہ حق تعالیٰ بہ خانۂ تو آمدہ ہست و تو بسیار در تفکر ومتوکلے شبے از شبہا چنین وچنان چیزہا بسیار بہ الطاف بے شمار نواختند وایں کلمہ از جملہ متشابہات ہست چنانچہ مثل آن در احادیث نیز آمدہ است ع شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ الحمدُ لِلّٰہِ کہ دریں قسم اوقات نیک بہ دعاے خیر داریں آن صاحبۂ مہربان مقید ہست رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن. ع سایہ ات کم مباد از سرِ ما۔ از جانب اہل خانہ وعاجزہ وفقیر زادہا دہر سہ ہمشیرہ سلام با نیاز تمام قبول فرمایند۔

مکتوب ۱۱۶

الحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. احقر البریہ پس از اداے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال دعا گویان ایں حدود بکرم آن معبود مستوجب ہزاران حمد وشکر ہست وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْم. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ. اما افسوس کہ ہیچ شکر منعم حقیقی جل شانہٗ بجا نیاید وغیر از اسباب خجالت وندامت ومعصیت از دست نہ برآید. عذاب گوناگون در پیش وجزاے ہر کس

بہ اندازۂ عمل خویش ۔ وائے ، نہ یک وائے کہ صد وائے ، عجب معاملہ ہست باوجود این حال ورود انوار و اسرار بے شمار کہ لائق گفتار ہست ۔ آن جا ہمہ آن ہست کہ برتر از زبان ہست ۔ بالجملہ بندہ باید شد و بیش از مُردن باید مُرد ۔ آن جا ہمہ عجز و شکستگی مطلوب ہست ۔ و این احقر ہمیشہ بہ دعاے سلامتی ذات بابرکات و ترقیِ درجات آن صاحبۂ مہربان مشغول سلامتی دنیا و دین در متابعت سید الاولین والآخرین ہست و ظہورِ حقیقتِ آن بعد دخول جنات النعیم ہست قال اللّٰہ تعالیٰ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. درین میان ہمہ بلا و ہم ہست و عبور بر صراط مستقیم ہست اِنَّهُ الْمُيَسَّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ. و شکر او سبحانہٗ واجب بر قلیل و کثیر ۔ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ، کسے گوید وقتِ صبح اَللّٰهُمَّ اَصْبَحَ بِیْ نِعْمَةٌ اَوْ اَصْبَحَ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. پس شکر آن روز را ادا کردہ باشد شکر این شب را ، اما در شب بجائے اَصْبَحَ اَمْسٰى بگوید ۔ صاحبۂ من سلامت حاملانِ عریضہ نیاز صلاح آثار احمد بیگ و انور بیگ جوانانِ صالح اند و از یارانِ این فقیر از مدتے رفیق اند عیال می دارند و متوکل محض اند و ساکنان ہمان بلدہ اند و جوہ خیرات و مبرات ہرچہ موافق قسمت مشارٌ الیہ میسر شدہ باشد بسیار بہ جا ہست و موجبِ ثواب زیادہ بریں اطناب ۔ چون از مشاہدہ عجز بندہاے خدا بے اختیار رحم می آید و بوجود آن استعداد آن ندارد لاچار مصدع خدمت علیہ می گردد ۔ و متحیر می شود ۔ اما این ہمہ ذخیرۂ آخرت ہست دولت یافتہ جاہلان مستعجل بودہ اند ۔ بر ہمین قدر اکتفا رفت و زیادہ نقلِ احادیث نہ کرد ۔ مدتے ہست کہ خبر خدمہ علیہ نہ رسیدہ خاطر حزین متعلق ہست و بہ دعوات خیر مشغول ۔ حق تعالیٰ از آفاتِ دنیا و دین محفوظ دارد و دیرگاہ بکمالِ عز و جاہ بر سر فقرا سلامت دارد

ع سایہ ات کم مباد از سر ما

مکتوب ۔ ۱۱۷

اَلحَمدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ خدمت مخدوم مہربان سلمہ اللہ المنان از احقر انام سلام وتحیہ قبول فرمایند ومشتاق صحبت کثیر البہجت دانند واز دعائے خیر فراموش نہ سازند جاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الجَبَّارِ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاِنِّیْ اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصہ انسان ومابہ الامتیاز واز این وآن ہمین شوق وعشق ومحبت ولفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرّاً فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمین اندیشۂ — مابقی تو استخوان وریشۂ

گر گل اندیشہ کنی تو گلشنی — ور بود خارسے ہمہ تو گلخنی

مثنوی

عشق آن شعلہ ست دردل چون فرو خت — ہرچہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

تیغ لا درقتل غیر حق براند — دو نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ۔ نَجَّانَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ وَالْاٰفَاتِ ۔ دیگر از خود چہ گوید وچہ نویسد۔

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ — فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

گر غاقلے حدیثم کنیے — قفل در گفتگو محکم کنیے

ماتم زدہ چند فراہم کنیے — بر گردہ بگریم وماتم کنیے

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ۔

مکتوب ۱۱۸

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ. بہ ورودِ صحیفۂ گرامی دمیقۂ سامی مسرور ومشرف گشت ومضامینِ خجستہ آئینِ آن بہ وضوح پیوست. الحمدللہ کہ رابطۂ قدیمہ معنویہ ملحوظ است وسررشتۂ باطنہ مربوط. وازین راہ ابواب فتوحات ایماء بہ تجدید این نسبت فرمودہ بودند. مخدوما.

من ہیچم وکم از ہیچ ہم بسیارے   وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

مَعَ ذٰلِکَ این معنی موقوف بر صحبت است. وآن خود درین وقت بہ جہت بعضے موانع غیر معین چون بہ مقتضائے ارشاد قطب الاقطاب قبلہ گاہی بہ مراقبۂ اسم ذات مقید اند ونتائج عظمیٰ بر آن فہمیدہ. مبارک است. اکنون مراقبہ نفی واثبات کہ درین طریقۂ علیہ معہود است با نتائج وثمرات این وآن در طریقۂ ختم حضرات خواجگان کہ برائے دفع بلیات وحل مشکلات کہ از جملہ مجربات است. اگر فرصت یافت نوشتہ خواہد فرستاد انشاء اللہ تعالیٰ. آنچہ از گلہ وشکایت دوستانہ نوشتہ اند بر جا است، اما فقرا را ہم جواب ہا است کہ آنکہ در عبور ایشان از کابل واین فقیر بہ این حدود واثرے از مہربانی ایشان درین راہہا بہ این حال ظاہر نہ کردند توجہہا نمودہ اند جواب از رسالہ استفتاء آن کہ درین بادشاہِ دین پناہ شیخ بالمشافہ بعضے حقائق رسالہ مرسولہ ایشان بہ این فقیر بیان نمودند وچیز ہا بہ زبان نیز فرمودہ اند کہ نقل تفصیل آن طولے دارد. چون دران وقت فقیر از حقیقتِ حال واقف نہ بود از راہِ علم ودانائی ایشان تعجب واشتیاق آن نمود. بعدازان شیخ عبداللہ فرمودند کہ آن رسالہ را پیشِ ایشان خواہی برد تا مطالعہ نمایند وبر حقائق آن واقف شوند. ہرچند گفتہ شد شیخ مذکور نیاورد. کوچ ہم درمیان بود. ودران فرصت قلیل اطلاع بر حقائق وتوجیہ آن ہم بعید نمود. ورسالہ استفتاء پیشِ فقیر نیز نیاوردہ اند

واِلّا در اظہارِ لوازم دوستیہا و امراز حق بہ مقتضائے حسن ظنّے کہ بہ ایشان ہست تقصیر نمی نمود. و بر محل نیک مثل مشائخ کرام حمل می کرد. چنانچہ علما گفتہ اند، اگر در کلام شخصے نود و نہ احتمال کفر است و یک احتمال عدمِ آن ترجیح جانبِ عدم باید داد و مہما امکن مسلمانے را متہم نباید ساخت قَالَ خَيْرُ مَنْ قَائِلٍ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ عَلَى الخصوص چون الحال اطلاع یافت کہ آن رسالہ ازین قسم امور مبرا ہست چہ جائے این ہمہ شکوک و شبہہ ہست. اکنون ہم تلافیِ آن از راہ نوشتن بہ مقتدیان دربار مثل قاضی القضات و عبدالرحیم خان و غیر آن کہ از دوستان و معتقدان این سلسلۂ علیہ اند. ہر نوع کہ بخاطر شریف برسد ممکن ہست و آن رسالہ را ہم فقیر بہ بیند گنجایش ہست. در کتب فقہ مذکور ہست اگر زنے در بلادِ مغرب ہست و زوجِ او در بلادِ مشرق، و این زن بعد از مفارقت بسیار از زوج حاملہ شد و فرزند زائید بر و تہمت حکم بہ زنا نباید، و فرزند بہ آن مرد منسوب باید ساخت. ظاہر اوے بہ طریق طےِ ارض پیشِ زن خود آمدہ باشد و خلوت داشتہ. ہرگاہ علمائے کرام این قدر در حق مسلمان احتیاط نمودہ اند پس دیگر را انصاف در کار ہست کہ در حق اسلاف از علمائے دین و متابعان سید المرسلین علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نیز جرأت و زبانِ طعن کشایند. بالجملہ کلام شخص را کہ مشکل و محتمل ہست موافق حال و قال منصوص او صرف باید. اگر آن شخص صاحبِ علم و بر جادۂ شرع مستقیم ہست حمل کلامِ او بر محل نیک لازم و کار عالم محکم ہست كَمَا هُوَ الطَّرِيْقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ الصَّادِرَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ. بَلْ فِيْ كَلَامِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ بَلْ كَلَامِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اگر آن شخص جاہل و زندیق ہست کلامِ او مردود حقیقی ہست و جواب از عدم پرسش احوال آن کہ این فقیر باوجود استماع بعضے اقوال خلاف متوقع از افواہ بعضے رجال قصد معظم پرسش و تفقدِ

احوالِ ایشان داشت، درین اثنا مراسلۂ شریف رسید، مسرت ہا بخشید. ہرچہ دل می خواست بظہور رسید. وآنچہ از راہ مہربانی درتصدی جواب شبہات بر کلمات قدسی آیات، حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی قدس اللہ سرہٗ نوشتہ بودہ اند کرم ولطف فرمودہ اند از مثل شما عزیزان وقدر شناسان ہمین معنی متوقع است وجواب آن شبہات نزد عالم منصف اظہر من الشمس است، وکمال علم وتقویٰ وورع واتباع شیخ واستقامت بر طریق اہلِ سنت وجماعت آن حضرت ومنتسبانِ ایشان کہ در اطراف واکنافِ عالم منتشر اند در آفاق ضرب المثل است. چنانچہ این معنی از مکتوباتِ شریفِ ایشان بروجہ اتم واکمل واضح است فالہم احق باداظہار الصواب وتصدی مخلصان آن حضرت چہ در عرب چہ در عجم درین باب رسالہا نوشتہ اند واز راہ روایت ودرایت وکمالِ تحقیق وتدقیق حل شبہات نمودہ اند وجوابہا فرمودہ، بلکہ آن حضرت ہرجا درین قسم کلمات خود حل شبہات فرمودہ اند ورفع اشکال نمودہ کما لا یخفیٰ علی النّاظرین فی کلامہٖ.
ہرچند نسبت بکلام دیگر مشائخ در کلام ایشان این قسم متشابہات بسیار کم اند وشطحیات دیگران بسیار ظاہر و محکم اند مثل قول البسطامی "سبحانی ما اعظم شانی" و "لوائی ارفع من لواء محمد" الی غیر ذالک من شطحیاتِ التی لاتعد ولاتحصیٰ المنقولۃ من کلام مشائخ العظام والاولیاء الکرام. عجب ازین جماعۃ کہ امر معروف ونہی منکر را بر اہلِ این طریقہ علیہ کہ در اتباع سنت سنیہ ضرب المثل اند منحصر دانستہ اند وبہ فساق وفجار کہ عالم از آنہا پر است کارے ندارند. اگر نیت حقانی است پس چرا از دیگران اضمار می کنند بل معتقد اہلِ شطحیاتِ دیگران اند. وشنیدہ می شود کہ خود بہ عقائد فاسدہ واعمالِ باطلہ وکثرتِ شرب مبتلا اند.
ازین راہ بہ اہلِ تشرع معاند اند وبہ این بہانہ ایذاے ایشان می خواہند. مکرر بہ آنہا گفتہ شد کہ اگر مقصد اظہار حق است، بیایند ومذاکرۂ علمی نمایند ہر کہ بر حق ظاہر شود وقابل طعن بود، دیگرے را ارشاد وہدایت کند ودرین باب ہیچ جواب نمی رسید. وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. مخدوما مشیختِ پناہا شیخ عطاء اللہ کہ درین دیار عزیز الوجود است واز یارانِ مخصوص ہیچ حرفِ نامناسب از جانبِ

آن مکرم پیشِ فقیر ظاہر نہ کردہ اند و زبان ازین قسم امور بستہ ۔ فقیر را خیر خواہ خود شناسند و مشتاق دانند۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

مکتوب ۱۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ عنایت نامۂ نامی آن صاحبہ مہربان ظلہ فائز زمان سلمہا اللہ المنان معزز و مشرف ساخت اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت ۔ مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ ہمشیرات مرحمت شدہ بود بوقت رسید و دعاے نیک بہ آن جناب علیہ وقتِ سحر کہ محل اجابتِ دعا است و ہنگام توبہ و تضرع و التجا و بکا نمود ، اللہ تعالیٰ بہ فضل خویش قبول نماید ، و بر آن بیفزاید ، و این عاصی را نیز بہ طفیل حبیب خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل مقبولان و بندگانِ خود سازد و محرمِ بارگاہِ خود گرداند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ و ہر چند از دعاے خود شرمندہ است کہ خود را قابلِ آن نہ داند ، و بد ترینِ خلائق می شمارد ، اما از آن چارہ نہ دارد ۔

گر بدم یا کہ نیک از آنِ توام　　بستۂ طعمۂ ز خوانِ توام

در حدیث است کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالےٰ بر او غضب [ناک] می شود ۔ ہر چند الحاح نماید حق سبحانہٗ و تعالیٰ را خوش می آید ۔ و محبوب ترین نزد خداے جل و علا دعاے عافیت است ۔ ہر چہ خواہد از غنی مطلق خواہد حتیٰ کہ اگر نمک طعام باشد ہم از وجوید۔ غنی مطلق او ست ، دیگران ہمہ فقیر اند ۔ فقیرے کہ از فقیر سوال کند بسیار بے جا و نارو است ۔ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۔ بالجملہ بندہ باید شد و از خواجگیِ خود باید گذشت ۔ بندگی و خواجگی باہم جمع نمی شود ۔ خداوندی و کبریائی یکے را مسلم است ۔ و دیگران را این دعویٰ غیر متوقع است ۔ بگویند حضرت خواجہ نقشبند را قدس سرہٗ غلام و کنیزک نہ بودہ است ، ایشان را از ان پرسیدند ، فرمودند بندگی با خواجگی راست نیاید ، و نیز از ایشان شخصے طلبِ کرامات کرد ۔ فرمودند ازین زیادہ کدام کرامت

امت کہ بہ این بار گناہان بر روے زمین می گردیم۔ حضرت شیخ عبدالقادر را قدس سرہٗ دیدند کہ اَستارِ کعبہ گرفتہ می گوید، خداوندا مرا در روزِ قیامت نابینا برانگیز کہ بر روے نیکان شرمندہ نشوم۔ عجب حالہ است۔ ہر چند این عاجز قصور خود بیشتر دید قبول از آن درگاہ والا زیادہ تر دید۔ و این باختیارِ این کس نیست بلکہ از راہِ عطاے آن طرف است۔ بالجملہ کار باید کرد و از تذکرِ گناہان و عذابِ بے پایان گریان و بریان باید بود و دمے نہ باید آسود، خصوصاً وقتِ سحر کہ وقتِ نزولِ رحمت است، و توبہ و زاری دران وقت قریب بہ اجابت است۔ در حدیث است، اگر یک کس گریہ کند در قومے ہر آئینہ حق تعالےٰ از رحمتِ تمام آن قوم را بگریۂ او خوش گرداند۔

متاعے کزین رہ گذر یافتند ۔۔۔ لبِ خشک مژگان تر یافتند

بس کنم خود زیرکان را این بس است ۔۔۔ بانگ زد کردم اگرچہ دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۳۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بر یہ پس از سلام و نیاز و تحیۃ مصدرع خدمتِ علیہ صاحب مہربان مربیِ زمان سلمہا المنان می کرد کہ ایں احقر مطالعۂ کتاب مشکوٰۃ المصابیح کہ کتاب بزرگ است، در حدیث مشہور و معروف، می کرد و این حدیث کہ مشتمل بر فوائدِ عظمیٰ و نصائحِ کبریٰ است بہ نظر آمد، خواست کہ آن را بہ طریقِ تحفہ بخدمتِ علیہ بہ فرستد۔ چون رغبتِ حدیثِ مذکور الشان کہ بہ این امور نشانِ سعادت است بسیار می بیند۔ ازان جا کہ حدیثِ مذکور عربی است ترجمۂ آن را نوشتہ فرستاد۔ اللہ تعالیٰ مؤثر بہا گرداناد۔ و ترجمہ حدیث شریف این است:۔

روایت است از معاذ جبلؓ کہ باز داشتہ شد از ما پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم در یک وقت بامداد از نماز۔ یعنی آن حضرتؐ در وقتِ معتاد بیرون نیامد، تا نزدیک بودیم کہ ببینیم طلوعِ آفتاب را۔

پس بیرون آمد از خانہ شتابان، پس تکبیر برآوردہ شد برائے نماز، پس نماز بگذارد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبک و شتابان بہ خلافِ عادتِ شریف در نمازِ بامداد۔ چون سلام داد، خواند بہ آوازِ بلند و گفت ما را، بر جائے خود باشید، در جاہائے کہ صفہا بستہ اید برائے نماز۔ چنانچہ ما نشستہ بودیم۔ پس گشت روئے آن حضرتؐ بہ جانبِ ما۔ یعنی روئے مبارک خود را بہ طرفِ ما گردانید پس گفت، آگاہ باشید بہ درستی کہ من خبر می دہم شما را کہ چہ چیز باز داشتہ مرا از شما در نمازِ بامداد۔ بہ درستی کہ برخاستم پارۂ شب چنانچہ عادت بود در برخاستن از نمازِ تہجد۔ پس وضو کردم و بگذاردم از انچہ مقدر بود پس خواستم کہ روم برائے نماز تا آنکہ گران شدم، پس ناگاہ می بینم کہ با من پروردگار خود در نیکو صورتے ہست۔ وے این بیان صفتِ حق ہست یا حالتِ خود؟ اگر بیان صفتِ حق ہست پس مراد از صورت اوست تعالیٰ در نیکو صفتے و شانے۔ و اگر صفتِ حالتِ خود ہست فلا اشکال یعنی من دران حالت صفتِ خوب و صورتِ مرغوب بودم۔ پس گفت پروردگار یا محمدؐ! گفتم لَبَّیْكَ یعنی استادہ ام در خدمت، چہ می فرمائی اے پروردگار من؟ گفت در چہ چیز بحث و نزاع می کنند فرشتگان۔ مراد ہست کہ کدام اعمال اند کہ فرشتگان در فضیلتِ آن بحث و گفتگوے دارند یا برداشتن آن بجائے قبول منازعت و متابعت دارند۔ یعنی ہر یک فرشتہ با دیگرے گفتگوی دارد کہ من سبقت نمودہ این را برداشتہ بجائے قبول، یعنی در انجا کہ اعمال حسنہ قبول می شوند بریم، تا در سبقت نوشتن آن اعمال با یک دیگر بحث دارند یا رشک می برند بر آدمیان کہ بہ آن کمال فضائل با وجود شہواتِ جسمانی مخصوص و متمیز می شوند۔ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نمی یابم و نمی دانم۔ گفت این کلمہ را پروردگار پرسید از من۔ باز گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم پروردگار تعالیٰ کہ نہادہ ہست دستِ خود را درمیان ہر دو شانۂ من تا آنکہ یافتم سردی و راحت و انگشتان خود را درمیان دستان خود۔ پس ظاہر شد و روشن گشت مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را

پس گفت یَا مُحَمَّدُ؛ گفتم لَبَّیْکَ۔ گفت در چہ چیز خصومت می کنند ملائکہ ملأِ اعلیٰ کہ فرشتگان باشند؟
گفتم خصومت می کنند در کفارات۔ یعنی عملہاے کہ کفارات گناہانِ گذشتہ می شوند، و گناہان را
بدر می کنند۔ گفت پروردگارِ من چہ چیز اند و کدام اعمال اند کہ کفاراتِ گناہان اند۔ فرمود کفاراتِ
گناہان سہ چیز اند۔ یکے رفتن بپا یہاے بہ سوے جماعت ہاے نماز۔ یعنی ہر قدر کہ از راہِ دُور براے
حصولِ نمازِ جماعت بیاید ہماں قدر بہ آن بشارتِ عظمیٰ مشرف گردد۔ و دیگر نشستن در مسجد ہا بعد از نماز ہا
در انتظار نماز دیگر و کامل سیراب کردن وضو در حالت کہ ناخوش می دارد طبیعت استعمالِ آب را۔
چنانچہ در سرما و بیماری۔ پس گفت بعد ازان در چہ چیز خصومت بحث می کنند؟ فرمود در درجات یعنی عملہاے
کہ ثواب و قربِ الٰہی تعالیٰ اندران بیشتر گردد۔ پس گفت خداے تعالیٰ در چہ چیز کدام درجات دہد؟ فرمود
(مثلاً) درجاتِ خورانیدن طعام عام ہست و نفع آن دیگر ترقی کردن .... و ہر دم تخلق و لطف بودن و
بازیردستان و شکستہ دلان درشتی نہ نمودن۔ دیگر نماز کردن ہست بہ شب و حالِ آنکہ مردم در خواب اند۔
گفت پروردگار تعالیٰ سوال کن و طلب از مراد خیرات دعا کن براے خود دہم ہر چہ خواہی۔ گفتم دعا کردم بہ این
دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ
وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً بِقَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ
یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ۔ معنی این ہست۔ خداوندا بہ درستی من سوال می کنم از تو
کردن نیکیہا را و گذاشتن کارہاے بد را۔ و سوال می کنم دوستی مسکینان را و چون خواہی کہ بندگانِ
خود را ابتلا و آزمائش و گمراہی بدہی یعنی بلاے بفرستی کہ بدان ہم و نقص در زوالِ دین بود، پس بہ میران مرا
ازان کہ گرفتارِ فتنہ شوم۔ و سوال می کنم دوستی دوستی ترا و کسے کہ او دوست ترا دوست ہست و دوستی
عملے را کہ نزدیک گرداند مرا بہ دوستی تو۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّھَا حَقٌّ
فَادْرُسُوْھَا فَاِنَّھَا حَقٌّ فَاحْفَظُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ) وَقَالَ ھٰذَا

حدیث حسن صحیح پس گفت آن حضرت مر صحابہ را بعد ازان حدیث این اقعہ کہ دیدم و گفتم راست و درست، پس بخوانید آن را و یاد گیرید معانی و الفاظ آن را بعد ازان تعلیم کنید آن را بہ مردم گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است۔ صاحب مہربان مربیہ نقرا رد قدر دان چند روز ہست کہ شیخ عبد الرحمن پسر برادر غفران پناہ شیخ سیف الدین با والدۂ خود این جا آمدہ در فقیر خانہ می باشد الحال قصد رخصت و مراجعت بہ وطن دارد ہر دو سلام و نیاز تمام بخدمت آن صاحبۂ مہربان می رسانند و در دعا مشغول می باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے نیاز و سلام و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ چون ماہ مبارک رمضان نزدیک رسیدہ حدیث چند در فضیلت آن با ترجمہ نوشتہ بخدمت عالیہ فرستادہ مطالعہ فرمایند و در تحصیل آن جد نمایند وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُعِیْن۔ ـــــ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰی فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰی سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ يُعْطِی اللّٰهُ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ۔ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ الصَّائِمَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَةِ لَبَنٍ وَاَشْرَبَهٗ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً

لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ . وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ . وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ لَهٗ وَاَعْتَقَ مِنَ النَّارِ . یعنی گفت سلمان فارسی، خواند مارا آن حضرتؐ در پسین روز از ماہ شعبان . پس گفت اے مردمان بہ تحقیق اشراف کرد وسایہ انداخت شمارا ماہے بزرگ . ماہے ہست کہ برکت کردہ ہست در آن ماہ شبے ہست بہتر از ہزار شب گردانیدہ ہست . حق تعالیٰ روزۂ رمضان را فرض گردانیدہ ہست و نماز کردن شب را در آن نفل وسنت کسے کہ نزدیکی جوید بدرگاہِ حق تعالےٰ، درین ماہ بجوید عملے را از نیکی، یعنی نفل باشد ہمچون کسے کہ بگذارد فرض را در ہر ماہے کہ غیر رمضان ہست وکسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را در غیر آن ماہ . و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ در وے صبر ہست از شہواتِ نفس ، وصبر کردن ثواب آن بہشت ہست و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ در وے غم خواری فقراء وگرسنگان باید کرد، و ماہے ہست کہ زیادہ کردہ شود در وے رزقِ مسلمانان . کسے کہ روزہ کشاید دران روزہ دارے را ، باشد مر اورا آمرزیدنِ گناہانِ او ، وسبب آزادیِ ذاتِ او از آتش ، و باشد مر اورا مانند مزدوری آن روزہ دار ، بے آنکہ کم شود از مزدوریِ وے چیزے . گفتیم اے پیغمبر خدا نیست از ما ہر کسے بہ این صفت کہ یابیم چیزے را کہ روزہ دار را دہیم . یعنی ما فقرائیم استطاعتِ آن نداریم . پس گفت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم می دہد خدائے تعالیٰ این ثواب کسے را کہ روزہ کشاید روزہ دارے بہ دمے از شیر آمیختہ بہ آب یا بہ دمے از آب باید وکسے را سیر گرداند روزہ دارے را بنوشاند اورا خدائے تعالیٰ از حوضِ من کہ کوثر ہست ، نوشاند کہ تشنہ نہ گردد بعد وے ہرگز ، تا آنکہ در آید در بہشت . و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ اول ماہ سبب افاضتِ رحمت ہست از جانبِ حق و میانِ وے سبب مغفرت و آمرزشِ گناہان ہست ، و آخرِ آن آزاد شدن ہست از آتشِ دوزخ . وکسے کہ تخفیف کند از راہِ غلامِ خود دران ، یعنی خدمت کم گیرد بیامرزد خدائے تعالیٰ مر اورا و آزاد گرداند از آتش . وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ

بِهٖ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. یعنی گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ ترک نہ کند
سخن دروغ وعمل دروغ یعنی عمل باطل ومنکر وخلاف شرع نیست مر خدائے را حاجتے بغیر عنایتے در آنکہ
ترک کند وے خوردنی ونوشیدنی خود را واین عبارت از عدم قبول روزۂ وے ہست. بزرگان گفتہ اند کہ
صوم سہ قسم ہست یکے صوم عوام ہست کہ بر کافۂ انام ہست، وآن نگاہداشتن ہست خود را از اکل وشرب وغیرہ
کہ در شرع ممنوع ہست. وصوم خواص وآن منع اعضاء وحواس از لذات وشہوات محرمہ ومکروہہ ہست
بلکہ از انہماک وفرو رفتن در مباحات نیز از آنچہ منافی کسر نفس ہست وقمع اوست. وصوم اخص الخواص
وآن نگاہداشتن ہست خود را از چیزے کہ ما دون حق ہست وعدم التفات بغیر وے وتعلق بما سوائے
وے سبحانہٗ. ونزد بعضے علماء غیبت نیز ناقض صوم ہست واز غیبت ودروغ وعمل باطل نزد علماء
ثواب روزہ ساقط می باشد، اگرچہ ادائے فرض می شود. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ
الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. یعنی بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتے کہ می کشاد روزہ را می فرمود رفت
تشنگی وتر شد رگہا وثابت شد اجر وثواب انشاء اللہ. صاحب مہربان سلامت از کثرت فیوض
وبرکات انوار واسرار ماہ رمضان کہ مشاہدہ محسوس اہل عرفان ہست چہ بیان نماید کہ از حیز تحریر
وحیطۂ تقریر خارج است ع گر بگویم شرح آن بے حد شود. بلکہ اصلا در شرح وبیان نہ گنجد ہر شبے
از ان دریائے رحمت ہست ومظہر آثار وانوار وبرکات نامتناہی ہست. خصوصاً عشرۂ اخیرہ علی
الخصوص شبہائے طاق آن کہ گنجینۂ رحمت وکنوز حکمت اند. بیست وہفتم قدر بسیار مرجو است.
وظہور انوار واسرار آن دران شب بسیار مجرب ہست وبعضے ازین شبہا کہ ظہور انوار شرف ورود
یافتہ ودران حین دست دعا بر داشتہ گویا لیلۃ القدر متمثل بصورتے شدہ بیرون آمد ودر لوزۂ
دعا ازین احقر برایا نیز نمودہ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْن ۔

مکتوب ۱۲۲ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِيِّهِ الْكَرِيْم وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْعَظِيْم وَاٰلِهِ الْكَرِيْم وَصَحْبِهِ الْفَخِيْم

به ورود عنایت نامهاے نامی باکمالِ الطاف ومهربانی مشرف ومعزز گردید۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ منبعِ خیرات وبرکاتِ آن صاحبہ را دیرگاه بکمال خیر وخوبی بر سر فقرا سلامت دارد۔ مبلغ پانصد عدد روپیہ بجہتِ عرس قبلہ گاہی قطب الاقطاب وپیرِ دستگیر عنایت فرموده بودند درمین انتظار رسید، فقیر درمینِ فکرِ خود بالفعل استعدادِ آن نہ داشت، از جاے قرض نہ خواست۔ الحمد للہ آن صاحبۂ مہربان قدردان ازین امر فارغ البال ساختہ اند۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماید ووسیلۂ نجاتِ اخروی گرداند عجب معاملہ ہست کہ در مجالس عرس بزرگان محسوس ومشاہده می گردد کہ ارواح طیبات ایشان باکمالِ جاه وجلال حاضر می شوند، وانوار وبرکاتِ ایشان گویا عالم را فرامی گیرند وبہایت رضاے ایشان درین امر ظاہر می شود۔ امید ہست کہ این خدمت سبب رضاے مولاے حقیقی گردد۔ وچہ محبتِ ایشان عین محبتِ الٰہی ہست وموجب سعاداتِ غیر متناہی ــــ در حدیث ہست کہ فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ روز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کجا اند کسانے کہ براے رضاے من بذل می کردند کہ امروز سایہ دہم آنہا را از زیر عرش خود ودران روز سایہ نیست مگر سایۂ عرش ونیز درجاے دیگر بہ حدیث آمده ہست کسانے کہ براے خدا محبت دارند روز قیامت آنہا را بر منبر نور نشانند چنانچہ غبطہ ورشک برند از غایت قرب ومنزلت پیغمبران وشہیدان۔ حق تعالیٰ بہ فضل خویش بر محبت حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم ومحبتِ دوستانِ خود بزیاند وبمیراند، ودر زمرۂ دوستانِ خود محشور گرداناد۔ ودر ادعیۂ ماثوره از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا نیز آمده ہست اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْن۔

یعنی بجہتِ من دوستی داشتند وباہم براے عظمتِ من نشستند وبر ایشان

معنی حدیث آن ست، خداوندا بزیان مرا مسکین و بمیران مرا مسکین و محشور گردان مرا روز قیامت در گروہ مساکین. گویا برائے تعلیم امت فرمودہ ہست. و در حدیث آمدہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. یعنی آدمی با کسے ہست کہ با او محبت دارد. پس محبان و دوستان او تعالیٰ امید ہست در روز با ایشان باشند و در درجات ایشان شریک بوند. در کتب تفاسیر مذکور و منقول ہست کہ روزے صنادید در رؤسائے قریش کہ کفار بودند با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند کہ در مجلس شما درویشان و غلامان می باشند و ما را از ایشان ننگ می آید.

مکتوب ۱۲۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ از ین جانب سلام سلامت انجام خوانند و از دعائے خیر فراموش نہ سازند. و این جانب را نیز در دعا دانند. ہر کسے بہیات گور و عذاب قیامت پیش دارد چگونہ بہ جمعیت و آرام بود. نمی داند کہ فردا کجا مسکن و ماویٰ شود. فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وقت عمل ہست نہ ہنگام حرص و طول امل. وقت کار ہست نہ موسم خور و خواب. فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ. فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند　　　کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

صلاح آثار صوفی قربان را بہ آن وعدہ کہ شما در شاہجہان آباد بہ او نمودہ بودید بہ شما فرستادہ شد، یقین کہ مطابق موعودہ در حق او کمال سعی خواہند نمود کہ کامیاب و شکر گذار آید کہ حصول این معنی باعث کمال مسرت این جانب ہست. زیادہ درین باب چہ مبالغہ رود و بجمیع یاران را طریق سلام رسانند۔ ہمہ یاران را خوش باشی خوانند و دائما بیاد حق جل و علیٰ باشند و صحبت برادر عزیز حاجی عبداللہ را

مغتنم دانند و تحلقهٔ ذکر حاجی مذکور ملازم بوند. سلام از فقیرزادهٔ ابوالاعلیٰ حاجی را و جمیع یاران را سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۲۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین، و شرافت و سعادت دستگاہان۔ نوروز نیک و بہرام نیک و پرنظر نیک و جمیع یاران خوش باشی از ین فقیر سلام مَنت انجام خوانند و مشتاق دانند۔ خلاصۂ انسان و مابہ الامتیاز او از این و آن شوق و عشق و محبت است و تفاوت در افراد انسان بہ اعتبار متعلق است، اِنْ خَیْرًا فَخَیْرًا وَاِنْ شَرًّا فَشَرًّا۔ اگر متحیر است نتیجۂ آن قرب و معرفت است و الاّ ندامت و حسرت۔ خوش گفت مولوی معنوی :۔

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت ⁂ ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

تیغ لا در قتلِ غیرِ حق براند ⁂ فکر کن زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند اِلَّا اللّٰہ باقی جملہ رفت ⁂ شاد باش اے عشق شرکت سوز مست

مدتے است کہ از خبر صحت و سلامتی آن عزیزان اطلاعے نہ دارد۔ بہر حال ہر جا کہ باشند (باشند) در یاد حق جل و علا و از احوال فرحت مآل خود نویسان بوند کہ این معنی باعث تسلی خاطر این جانب است۔ خاطر این فقیر از حرج و مرج بہ فکر تنگ آمدہ بود۔ با وجودے کہ بادشاہ دین پناہ از کمال اخلاص و عنایت از خود جدائی فرمو(دند) بہر وجہ رخصت گرفتہ چون راہ دریا تا حال مسدود بود از ہم کفار فرنگ از ین سبب بہ زیارت حرمین الشریفین کہ از وطن مقیم بود آن عازم بہ طرف دکن شدہ مشرف نہ گردید لاچار عزیمت بہ این طرف نمود للہ الحمد کہ بخیر و عافیت بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک با فرزند و متعلقان داخل شاہجہان آباد گردید چون ایام کار خیر عاجزہ نزدیک رسیدہ است بنا بر آن بہ جہت بعض از لوازمات آن دہم از ہم برسات چند ماہ در آن جا اقامت نمودہ ہر گاہ کہ راہ ہائے خشک شوند امید است کہ در سرہند رفتہ از ین ہم

فارغ شوند، ازان جا کہ بعض لوازمات این امر از آن جملہ یک راس اسپ کہ قسم اول و خوب باشد ضرور درکار است. بنابرآن محض ازبرائے اطلاع این معنی قاصد اجورہ دار نیز دادہ و عزیزان فرستادہ شدند۔ چون درین ایام آمدن فرزندی خواجہ ابوالاعلیٰ دران دیار شدہ است، در لوازمات این خیر ہر قدر کہ میسّر گردد تصدیع بریاران ہم چندان نہ شود سعی نمایند و بہ جمیع یاران طریق سلام خوانند۔

مکتوب ۱۲۵

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ فرزند سعادت مند شیخ محمد زبیر جیو از ین فقیر سلام خوانند و سلامتی در ترک معاصی دانند بجناب قدس خداوندی جل شانہٗ شناسند۔ مکتوب مرغوب آن فرزند مشتمل بر احوال بلند مقال و مقاماتِ ارجمند رسید خوش ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

مرقوم بود کہ ملہم گردید دنیای ترا حکم آخرت دادیم، این امر از ملہمات بزرگان است، و معنی آن را آن حضرت ایشان مفصل فرمودہ اند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیزٍ۔ و نیز نوشتہ اند کہ بعضے اوقات آن قدر اسرارِ محبوبیت درمیان می آید کہ قریب است کہ دران وقت عاشق خود گردد۔ بہ فقیر ہم در وقتِ ظہور اسرارِ محبوبیت حالتے روی دہد کہ از حیطۂ بیان خارج است، گر بگویم شرح آن بیچیدہ شود۔ بلکہ آں اسرار از غایتِ علو و لطافت از اسرار لازم الاستتار است۔ در حیرت کہ این اسرار قطرہ ایست از بحارِ اسرارِ محبوبیت، محبوب مطلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است۔ پس آن اسرار چون خواہد نماید وَاللّٰہُ یَختَصُّ بِرَحمَتِہٖ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ۔ و منصب قطبیت بیک است و دو را گنجایش ندارد مگر از راہِ نیابت، عجب ہزار عجب کہ بیگم جیو و دیگر اہلِ حقوق را سلام نہ نوشتند معنی ما مضی باز این چنین نہ شود۔ از جانب اہلِ حقوق سلام برسد، بحاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ و ہر کہ از یاران آن جا باشند سلام۔ ہمہ بیادِ حق جل وعلیٰ باشند

هرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

شنیدہ کہ بہرام بیگ خوش باشی یک اسپ نیاز کردہ، اگر راست و درست است آن را فروختہ قیمتِ او خواہند آورد۔

مکتوب ۱۲۶۔

الحَمدُ للہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ۔ مکتوب فرزند شیخ محمد زبیر زاد اللہ غرہٗ وتوفیقہٗ خوش وقت ساخت۔ نوشتہ بودند کہ بعضے یاران منصب قطبیت بہ طریق نیابت در حق بعضے یاران از زبانِ این فقیر نقل می کردند۔ و این فقیر از زبانِ شما در حق خود مکرر شنیدہ در کشف خود نیز در مادہ خود یافتہ معلوم آن فرزند باد کہ این فقیر دیگر از این بشارت اصلا یاد نہ دارد۔ در مادۂ شما کہ از راہِ وراثت بہ این امر عظیم وخطیر حق آید، می تواند کہ باشد۔ نیز مرقوم بود کہ در بعضے اوقات خود را بطریق وراثت مظہر آن رحمت کہ سید المرسلین الاولین والآخرینؐ در قرآن مجید بہ آن مبشر ساختہ اند کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ می باید کہ فرزندِ من، اگرچہ این بزرگ است اما ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را، کہ بعضے اوقات آن قدر فتح و زلال درمیان می آید کہ نوشتن راست نیاید مبارک باد و تفصیلِ آن در حضور اظہار کرد وَالْبَاقِی عِنْدَ الْبَاقِی اِنْ شَآءَ اللہُ الْبَاقِی۔ والدۂ شما و ہمشیرہ و غلام احمد سلامت بہ استقامت باشند۔

مکتوب ۱۲۷۔

اَلحَمدُ للہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند محمد زبیر زاد اللہ غرہٗ وتوفیقہٗ رسید و مضامین بہ وضوح پیوست۔ الحمدُ للہِ سبحانہٗ علیٰ ذٰلکَ وعلیٰ جمیعِ نعمائِہٖ۔ فقیر از این احوالات و واردات شما پیش از نوشتن ظاہرا متوقع بود، الحمدُ للہِ سُبحانَہٗ کہ معلوم شما نیز گردید معاملۂ قطبیت از راہِ کمالات آن از راہِ نیابت فقیر بودہ باشد والا از این منصب کس نمی شود و ظہور

اسرار قیومیت ومحبوبیت وخلعت دیگر موروثی عظیم ہمہ ممکن بلکہ واقع انشاء اللہ تعالیٰ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبحانہٗ۔ بہ والدہ وہمشیرۂ خود سلام فقیر رسانند وعلی الدوام در دعاے حصول خیرات خودہا و اشتیاق لقاء دانند۔ فرزندی غلام احمد بکمال دارین موصول باد یا النُّونِ وَالصَّادِ والسلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام تلافی زلات گذشتہ شود وقبول درگاہ اعلیٰ گردد۔ این قصیدہ درین نزدیکی مصمم شدہ بود۔ اما چون کار خیر عاجزۂ فرزندی ابوالاعلیٰ درمیان آمد وہمچنین مواقع دیگر از ارتحال اہلیہ فرزندی محمد عمر وغیر آن علاوۂ آن گشت تا فراغ ازین امور ورفع موانع آن چند ماہ دیگر درین دیار توقف روئے داد این عزم مصمم ہست تا در عالم غیب چہ مقدر ہست اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ ہیہات ؎

گر بمانیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذرہا بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اشتیاق ملاقات گرامی چہ نگارد حق تعالیٰ بہ احسن الوجوہ میسر گرداند۔ بہرحال این فقیر آناء اللیل و اطراف النہار بہ دعائے خیریت المکرم ومعزز فرزندان ومتعلقان در رنگ فرزندان خود مشغول، واز آن مکرم نیز متوقع این معنی دارد۔ ؎

آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را — می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول

مخدوما، شنیدہ شد کہ خوشی کہ غائب بود فوت شدۂ فرزندی چنانچہ گوئی ہیچ نہ دیدہ۔ چون آدمی مدنی الطبع ہست، وآن نور چشم در عنفوان شباب ہست درین امر مرۃ ثانیہ از سنن بزرگان اگر بخاطر شریف درجائے معقول این امر مسنون برسد از کمالِ اسلام ہست واقدام بران سنت رضاے رحمان ہست باقی اختیار بہ آن مہربان ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ـ ۱۲۸ ـ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق و معارف آگاہ انوی اغوی حاجی الحرمین حاجی حبیب اللہ لا زال کا سمہ حَسْبُنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق شناسند۔ بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ سَلَامَۃً سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی اگر سلامت خواہی سلام گو بر دنیا و وداع ساز آن را و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر گو و بے آن مبالغ قول بزرگ بر آن ہست کہ مخواہ آخرت را، و طالب مولا جل و علیٰ باش، نہ باین معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز، بلکہ منظور نظر او ازان جز حق سبحانہٗ دگر دگر نہ باشد۔ ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

عجب معاملہ الیست کہ باآن ہمہ خرابی و شرمندگی خجالت ازصرف عمر در بطالت کماہی چنان مورد عنایات بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبان قلم در تحریر آن نمی باشد خصوصاً در ماہ مبارک رمضان چندان دقائق و اسرار خلت و محبت و محبوبیت پے در پے بہا در نماز تراویح شرف ورود یافت کہ بے طاقت ساخت و زبان اظہار آن نہ داشت۔ بشب بیست و ہفتم آن لیلۃ القدر پس این کار آسان ہست و بندہ شدن بسیار محال ہست۔ الٰہی بندہ بساز۔ کار امروز بہ فردا مینداز کہ ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ یعنی ہلاک شدند کسانیکہ در تاخیر انداز ند اعمال خیر را، و کار آخرت را بر فردا نباید انداخت۔ و کار دنیا سہل ہست۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔


www.maktabah.org

وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول

ھ ۱ ۱ ۵ ۱

یعنی مکتوبات شریف حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جمع کردہ مولانا عمادالدین محمد علیہ الرحمۃ

حصہ دوم

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

سنہ ۱۹۶۳ء (مطبوعہ سعید آرٹ پریس حیدرآباد)

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰة این که مصنف این مکتوبات حضرت حجة الله محمد نقشبند ثانی قدس الله سره در سنه ۱۰۳۴ھ یکهزار سی وچهار هجری به سال وصال حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرهندی قدس الله سره ولادت باسعادت یافت. تحصیل علوم ظاهری از عم بزرگوار خازن الرحمة خواجه محمد سعید قدس الله سره نمودند. عم بزرگوار ایشان می فرمودند که حضرت حجة الله نزد ما برای خوانانیدن می آید نه برای خواندن. و این اشارت بکمال فهمت و استعداد ایشان بود که در حین سبق نکته هاے غریبه ایراد می فرمودند که مردمان را حیرت می افزود. تکمیل علوم باطنی از والد ماجد خود عروة الوثقی حضرت خواجه محمد معصوم قدس الله سره کردند. والد ماجد ایشان را بر کشوف و بشارات ایشان اعتماد تمام بود. چنانچه نقل است که حضرت عروة الوثقی خواجه محمد معصوم را در معامله معلوم گردید که شیخ عبد الکریم را که از خلفاے کبار است قطب کامل مقرر نمایند. بعد ازین معامله بحضرت حجة الله گفتند که در باره این عزیز چنین معلوم گردیده اما تا حال بمشار الیه اظهار نه نموده ام. شما نیز درین امر متوجه شوند. اگر توافق کشف شما گشت باو بگوئیم. حضرت حجة الله عرض نمود. در جاے که چیزے بر آن حضرت معلوم شده باشد عین صدق و کمال صفاحت احتیاج به توجه این ضعیف چیست. فرمودند

شما گفته ما را اینجا آرید. حسب الامر متوجه گشتند و هرچه بر حضرت عروة الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ معلوم شده بود به ایشان نیز ظاهر گشت. بعرض اقدس رسانیدند آن زمان بشارت بخدمت عزیز مسطور مرحمت فرمودند. هرگاه که دیگر مخدوم زادگان به خلفاء و مریدان خود بشارات مقامات می دادند موافق کشفِ ایشان عمل می نمودند. از واقعاتِ مرئیه و مشاهداتِ کثیره خود ایشان و والد و مرشد بزرگوار و دیگر یارانِ طریقت معاملهٔ قطبیت و قیومیتِ ایشان به ثبوت پیوسته است. بالجمله حضرتِ ایشان قدوهٔ دودمانِ احمدی و برگزیدهٔ خاندانِ مجددی بودند. در ایّامِ حیات به دعوت و ارشاد خلائق معروف ماندند و بسے از طالبان از فیوض ایشان منتفع گردیده بمقاماتِ عالیه رسیدند. بادشاہ وقت حضرت ایشان را برائے تربیتِ باطنی خاندانِ شاهی در اورنگ آباد نیز حویلی بنا کرده بودند. ایشان را نائرهٔ شوق و محبت زیارت حرمین الشریفین زاد اللہ شرفهما شاملِ حال شده بسعادت و شرف آن سرفراز گشتند. چونکه زندگانی دنیا را ثبات نیست و این دنیا محلِ ویرانی است بنابر آن حضرت ایشان بسلخ ماه محرم ۱۱۱۵ھ ازین دارِ فانی بعالم باقی رحلت فرموده برحمتِ حق پیوستند. عارف باللہ الصمد مخدوم زاده خواجه عبد الاحد بن خازن الرحمۃ خواجه محمد سعید بن قطب ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرهندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارهم قطعه تاریخ ایشان چنین گفته اند ؎

نائبِ خواجهٔ زمین و زمن	وارثِ تختگاه وعد و وعید
زین گذر چون نسیم پاک گذشت	زین چمن چون بهار دامن چید
جست وحدت سحر چو سالِ وصال	از فلک "خواجه نقشبند" شنید
بارِ دیگر ندا ز عالمِ غیب	"عاشقِ وے خدائی بود" رسید

ثالثاً باز آر حضرۃ قدس "شیخ رہ" را بگوش ہوش شنید

روضۂ ایشان متصل باغ فتح بہ جانب مسجد و خانقاہ حضرت شاہ جیو رحمۃ اللہ علیہ واقع ہست۔ بعد از وفات حضرت ایشان مولانا عماد الدین حسب الامر مخدوم زادہ خواجہ محمد زبیر تمام مکاتیب را جمع کردہ این مکتوبات بنام تاریخی "وَسِیْلَۃُ الْقَبُوْلِ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ" موسوم ساخت۔ مدتے دراز این اسرار مفہوم در اوراق مکتوم ماندہ بود۔ الحمد للہ کہ بہ طباعت آن رازہائے پنہان منکشف گردید۔ لہٰذا برائے اتوی اغزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب ممنون احسانم کہ ایشان در اشاعت این مکتوبات مالی و جانی سعی و ایثار فرمودند اللہ تعالیٰ مساعی جمیلۂ ایشان وسیلۂ نجات دارین گردانیدہ بمراتب عالیہ رساناد ع این دعا از من و از خلق جہان آمین باد !

یکم محرم ۱۳۸۳ھ

عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی
(کَانَ اللّٰہُ لَہٗ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْیَقِیْنِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی نُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ سَابِقُوْنَ بِالْخَیْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ فِیْ اَحْکَامِ الدِّیْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ اللہ تعالیٰ بکمالِ کرمِ خود بہ لطائف احسان در جسمِ انسان تعلق علمی وحبی بخشیدہ بہ تشریف یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ ممتاز فرمودہ بہ استعداد یسعنی فِیْ قَلْبِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ سرفراز ساخت۔ واتباعِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجب رشد وہدایت نمود۔ ہم جلیس اولیاے کرام موردِ فیوضات ومحبتِ خویش گردانید۔ کلماتِ قدسیہ الیشان مقتبس از مشکوٰۃِ حقیقت حضرتِ رسالت است ہم چنان کہ تعظیم قرآن وحدیث واجب است تعظیم کلامِ اولیاء اللہ نیز لازم است۔ با سخنانِ الیشان بہ ادب وحرمت زندگانی باید کرد۔

در کلام اولیاے کرام توجیہ وتاویل از کمالِ ایمان است والقاے آن بر ظاہر موجبِ تضلیلِ انام کریمہ یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا توجیہ وتاویل طریقہ سلفِ

صالحین و علمائے راسخین است۔

این کلامِ اقدس کہ مظہرِ اسرارِ قدس است از فیوضاتِ باطنی حضرت ذاتِ عالی درجات قطبِ عالم قیومِ زمان مجمع اسرارِ الٰہی مخزنِ انوارِ ایزدی واصل باللہ حجۃ اللہ صاحب مقاماتِ بلند حضرت خواجہ محمد نقشبند قدس اللہ سرہٗ کہ بصورتِ مکاتیب بیاران و معتقدین نوشتہ بودند سعادت جمع کردن آن مولانا عماد الدین محمد غفرلہٗ و برد اللہ مضجعہٗ حاصل کردہ اند۔ بوجہ ضخامت این مکتوباتِ قدسی آیات را بہ دو حصہ منقسم کردہ شد۔ حصۂ اول آن شایع شدہ۔ و این مکتوبات حصۂ دوم آن است۔

موجودہ قلمی نسخہ آن در ۱۲۴۲ھ کاتبے بخطِ شکستہ نوشتہ بود۔ در بعض الفاظِ آن بہ وجہ مرورِ زمان تغیرِ فاحش یافتہ می شد۔ خدمتِ تصحیح حصۂ دوم آن عاصی بے پایان فقیر عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی عفی اللہ لہٗ باوجود کم علمی خود حتی المقدور کوششِ تصحیح نمود۔ التجا دارم کہ این اسرارِ عجیبہ و معارفِ غریبہ باعثِ قوتِ ایمان و اعمالِ صالحہ طلاب گردد۔ وَهُوَ اللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش است

تو بدین آرزو مرا برسان!

مکتوب ۱ ۔ بہ مخدوم زادہ حضرت شیخ ابوالاعلیٰ و محمد عمر در تحدیث بنعمتِ الٰہی عز اسمہٗ و در بعضے اسرارِ عالیہ و معارفِ سامیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزندان گرامی بعافیت و استقامت باشند۔ احوالِ فقرا این حدود بموجب خراسان مجامد و سپاس الٰہی است جل سلطانہٗ اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَافِيَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔

دیگر چہ نویسد کہ درین سیر خیر و برکت چہ قسم فیوضاتِ الٰہی غزیر ہانہٗ و وارداتِ نامتناہی شاملِ حالِ این بے پر و بال گردید۔ آن قدر بہ دقائق و اسرار مراتبِ محبوبیت و قرب و معیت سرافرازی بخشید۔ اگر شمہ ازان بظہور آید، خواص در رنگِ عوام تعجب نمایند و چندان بہ مزایا و خصوصیات در ابنائے جنس امتیاز یافتہ کہ اظہار آن منجر بہ الفاظ فتنہ می گردد۔ امور یست کہ از تصور آن عقل از جا می رود فَکَیْفَ تَحَقُّقُھَا۔ ندا می دہند کہ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِثْلُکَ اَحَدٌ۔ امروز بر روے زمین مثلِ تو ہیچ کس نیست۔ بلکہ بر این ہم می افزایند۔ قربے کہ تراست دیگرے را نیست۔ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ کَذَا وَکَذَا۔ ظہورِ کمالِ نوازش و عنایاتِ حضرت سرورِ کائنات علیہ و علٰی آلہٖ الصَّلٰوۃ والتسلیمات را کہ عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ ہست تا کجا شرح دہد۔ و حضورِ ملائکۂ کرام بلکہ تشریف و تشریفِ جمیع انبیاے عظام علٰی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام وکذالک اولیاے کرام با خصوصیات و تفقدات تا کجا بیان نماید۔ و ہم چنین از ظہورِ اختصاص بہ مناصبِ عظمٰی مثلِ قطبیت و قیومیت و اصالت با لوازم و اسرار چہ گوید و چہ نویسد۔ اگر دفاتر در اظہار آن مراتب نگارد۔ تا ہنوز از حقیقت ہیچ نہ نوشتہ باشد ؎

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست ۔۔۔ ہم قصۂ غریب و حدیثِ عجیب ہست

چندان استیلاء احاطۂ سریان و انوار شاملِ حال گشتہ کہ نزدیک ہست کہ ظاہر نیز در رنگِ باطن از عالم منقطع گردد و صَدَقَ مَنْ قَالَ لَوْلَا الْغَفْلَۃُ لَمَاتَ الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تعالٰی۔ عجیب معاملات درمیان ہست کہ گویا در اولین و آخرین ازان غلغلہ و شور افتادہ و باعثِ تعجب ہمہ گردیدہ۔ روزے در حین سطوعِ این انوار و اسرار می بیند کہ گویا جنودِ الٰہی جل شانہٗ جمع اند۔ و عالم عالم القا می شوند کہ بہ جہتِ نظارۂ محبوبیتِ

تو آمده اند واز عرش تا فرش نور سرایت کرده ندا در دادند بخواه آنچه می خواہی. دران وقت آن دعائے حضرت نوح را علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام که بجهت مغفرت خود ووالدین ومومنین ومومنات خواسته اند بعینه که در قرآن مجید ہست مسطور از غیب در خواطر ریختند مع ذلک امور دیگر راہم ظاہراً واو راخواست دنظر بر قبول اجابت آن گذاشت. بعدازان ندا در دادند که ترا بے حساب بے عذاب بخشیدند ودیگر ہزار ہمراه بازسرفراز ساختند که ترا وفرزندانِ ترا ویاران ودوستانِ ترا بخشیدند ان الله یباهی بک الملٰئکة خدائے تعالٰی بتو بفرشتگان مباہات می کند. شبے در نماز عشاء درود کمال رحمت الٰہی جل شانہ، مشاہدہ نمود. به آن رحمت خود را متحقق یافت. وسرایت آن را در عالم ساخت ملہم ساختند که این رحمت ظہور آن رحمت ہست که حق سبحانہ، تعالٰے نبی کریم خود را به آن مخصوص ساخته وبه شرف ما ارسلناك الا رحمة للعٰلمین مشرف گردانیده وبه نیابتِ کاملہ نبی خود را به آن رحمت سرفراز ساختند وبه وراثت ترا مظہر آن رحمت گردانیدند وترا نائب کامل کردند ہم چنان این رحمت را در عالم ساری یافت وبه آثارِ این نیابت روزِ محشر واحکام آن نیز امیدوار ساختند وعجائب وغرائب خصوصیات دران روز ملہم ساختند تا کجا این قسم معاملات تعدد نماید. ازان خصوصیات ومزایا که بالاتر کو رشد غیر از استتار چاره نیست اگر ملاقات مقدر ہست بالمشافہ شمه ازان که فی الجملہ قابلِ اظہار ہست بر غرّ اشارت درمیان خواہد آورد. ان شاء الله تعالٰے گوئیا این خصوصیات مثل آن خصوصیات ہست که به حضرت مجدد الف ثانی قدس الله سرہ عطا شده ہست. اما ہر کدام را خصوصیات ومزایا علیحده ہست. زیاده براین جرأت نمی تواند نمود که مصلحت وقت دران نیست. چه جائے تعجب دیگران این فقیر نیز ازان در کمال تعجب ہست که اصلا در عمر خود توقع این مزایا وخصوصیات در

تمام ابنائے جنس نہ داشتہ است ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؎

اگر بادشہ بر درِ پیرہ زن	بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

و چنان براہین و شواہد برین امور می نمایند کہ جاے تعجب ہم نمی ماند ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر در دِه کس است

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سخن از حوصلۂ خود زیادہ رفت آنچہ بہ فہمِ قاصر خود یافت نوشت ۔ و حقیقت اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا بعد تسطیر این امور بخاطر خود رسید کہ آیا نوشتن و گفتن این امور و تفصیل بعضے این اسرار بہ بعضے محرمان چگونہ باشد ۔ ندا دادند کہ تو محبوبی و مقبولی و مقربی ہرچہ گفتہٗ و نوشتہٗ ہمہ حق است و مکرر و موکد باین نواختند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ وَعَلٰی جَمِيْعِ نَعْمَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ اَنْبِيَآئِهٖ ۔

مکتوب ۲ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی! مخدوما از فیوض و برکات و کثرت ظہور انوار و اسرار درین ماہ مبارک رمضان وغیر آن چہ نویسد کہ بیرون از حیزِ تحریر و خارج از حیطۂ تقریر است ع

گر بگویم شرح آن بے حد شود

بلکہ این اسرار اصلا در گفتگو نہ گنجد يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ ۔ ہر شب از شبہائے آن شب قدر بود و ظہور انوار و اسرار دران بے حد ۔ در عشرۂ اول از شبہا ایں آن اختیار فرمودند و این عاصی را از خود ربودند ۔ و بسر اوقات عظمت و کبریائی بردند ۔ و

بارگاہ تقدسات الٰہی نمودند گویا بتمام وکمال کشف عطا فرمودند و بہ تجلیِ خاص الخاص سرفراز ساختند معاملہ از بیان بعیان کشید واز استدلال بہ کشف وشہود انجامید۔ ہرچند این دار رویت را نشاید اما کالرّویۃ براست آید۔ وہر شب بعنایات سربلند می ساختند و در بعضے لیالی وایام بہ اسرار خلت ومحبوبیت وقطبیت می نواختند تفصیل آن بر زبان نیاید وگفت وشنود را نشاید۔ شب بیست وہفتم کہ آثار لیلۃ القدر دران ظاہر بود نزولِ رحمتِ الٰہی متواتر ومتوالی زمین وآسمان ازان رحمت ونور مملو ومشمول۔ ومغفرت درحق ہمہ یاران ودوستان کمال مرجو نداداد ند۔ ودوستان حاضر وغایب ترا بخشید ند وبتکرار باین معنی سرافراز نمودند۔ درحین دعا بعد تراویح گویا لیلۃ القدر متمثل شدہ ودست برداشتہ خود ہم دریوزہ دعا کرد۔ شب بیست ونہم گذشت ختم بود انوار واسرار بے شمار مالامال نمودہ وماہِ رمضان متمثل شدہ القا کرد۔ من از تو راضی خدا از تو راضی۔ تفصیل این خصوصیات را تا کے نگارد کہ طاقت آن ندارد۔ دران وقت یاران عموماً وآن مکرم خصوصاً در دعا مخصوص بودند۔ واز ظہورِ سرورِ کائنات عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اکثر اوقات گاہ گاہ درحین صلوٰۃ وغیر آن تا اظہار عنایات والطاف خصوصیات چہ بیان نماید کہ آن در احصا نہ درآید۔ وہم چنین گاہ گاہ ظہور انبیا وباعظمت واولیاے امت بالبشارات وخصوصیات تا کجا درمعرضِ بیان آرد شبے از شبہاے آزار مند بود کہ دید کہ حضرت خضر علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر اند ومی گویند کہ مرا حق تعالےٰ بعیادتِ تو فرستادہ است۔ دیگر در خواب می بیند کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ المقدس تشریف ارزانی دارند واین عاجز را زیر سایۂ خود آوردند ودر سینہ وبغل خود درآوردند و زمانے بہ این نہج بودند وعنایتہا نمودند آسے ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

امّا مصداقِ حال این گنا ہگاران این بیت است ؎

کنون شرمم زکارم شرمسار است | زمن ابلیس را صد بار عار است

امّا معاملۂ فضل دیگر است ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ - فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيْ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ - ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

باید کہ نامحرمے برین کاغذ اطلاع نیابد - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَرْمَدًا دَائِمًا۔

مکتوب ۳ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ حسب بشارت شریفہ آن مخدوم الانام سلّمہ المنّان این احقر کلمۂ چند در بیان بعضے اشتغال واذکار طریقہ علیہ نقشبندیہ باوجود عدم قابلیتِ آن می نویسد وخود را درمیان نمی بیند ؎

من ہیچم وکم زہیچ بسیارے | واز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

حق تعالےٰ از فضل وکرم خود نتائج وثمرات آن ظاہر سازد وبحریم قدس خود برساند - اگرچہ مارا وصولِ فیوض وبرکات درین طریقۂ علیہ مشروط بہ صحبت است ومنوط بکمالِ اتباع سنّت عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ بے تصدیعِ چلّہ ودہہ کما کان حَالُ اَصْحَابِ سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ - خوش گفت ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین | طعنہ زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ

ہیہات سہ

نقشبندیہ عجیب قافلہ سالارانند ۔ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند ۔ روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

دریک صحبت شان طالب صادق آن می یابد کہ دیگران دران اربعین بلکہ در سنین نیابند حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمودند ۔ ما فضلیا نیم نہایتِ دیگران در بدایتِ ما مندرج است ۔ اما این معنیٰ موقوف بر صحبت است علی الخصوص حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ جد بزرگوار این احقر چندان تکمیل و تتمیم نسبتِ عالیشان این خاندان کردہ اند و بدرجاتِ بالا بردہ کہ در گفت و شنود راست نیاید ۔ ہر کہ مکاتبتِ شریفہ ایشان را بے تعصب و تعسف مطالعہ نمایند ۔ درین امر شک و ریب نیارد ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ابتدائے سلوک این بزرگواران بر قلب است در جانب یسار زیر پستان چپ واقع است ۔ طالب را باید کہ توجہ بقلب نمودہ چشم پوشیدہ و زبان و لب خاموش گردیدہ لفظ اَللّٰہ را بر قلب کہ محل آن بالا ذکر یافتہ پیہم اختیار کند بے آنکہ صوتے ازان ظاہر شود و برین مداومت نماید ۔ تا نتائج آن ظاہر گردد و کمالِ ذکر آن است کہ دوام پذیرد و خود بخود بی تعمل و تکلف در ہمہ اوقات چہ در یقظہ و منام و ساعاتِ لیالی و ایام علی الدوام جاری باشد بلکہ تمام بدن را در گیرد و در مو بمو نشیند آن حالت مسمّیٰ بہ سلطان ذکر است بعد ازان دل چنان محاط انوارِ ذکر می گردد کہ نسیانِ ماسویٰ می کند و درین نو بہلک می شود و در اخطارِ ماسویٰ اگر تکلف نماید میسر نیاید ۔ این حالت معتبر بہ فنا و منجر کلی افعالِ الٰہی جل شانہٗ است و حضرت جد بزرگوار قدس سرہٗ العزیز در مکتوبے کہ

به طالبے نوشته اند فرموده اند که این حال قدم اول است درین راه سعی باید کرد که از قدم
اول کوتاهی نه شود۔ دیگر از اشتغال و اذکار این طریقه سنیه ذکر نفی و اثبات است و آن
بدین طریق است که نفس را زیر ناف حبس باید نمود و کلمهٔ لا را در تصور زیر زبان مثل ذکر
سابق از ناف تا فرق سر باید کشید و کلمهٔ اِلٰه درخیال از سر بکتفِ راست فرو باید آورد
و کلمهٔ اِلَّا اللہ را ازین کتف از راه سینه بدل باید کشید و در ضمن لَا اِلٰهَ نفی جمیع
مقاصد نموده در ضمن اِلَّا اللہ مقصدے جز الله نباید دید۔ اما در هر حبس اعداد طاق
از یک تا بیست و یک درکار است۔ و ما بین این هر عدد طاق یکتا شدتا پنج الیٰ غَیْرِ ذٰلِكَ
میسر شود غنیمت شمرد و بتدریج زیادتی کند تا به سرحدِ مذکور رسد۔ اما در ذکر اول حبس نَفَس
درکار نیست برین ذکر نیز مداومت باید نمود و منتظر نتائج و ثمرات آن باید بود۔ و نتیجه آن
است که سالک خود از میان او رُو بصحراے عدم کشد و صفاتِ او نیز ازین کس زائل
شوند و به مبدأ خود رسند این زمان سالک بصفات و انوار حق جل و علیٰ باقی گردد
و به وجود ثانی موهوب حقانی موجود گردد۔ و مظهر اسماء و صفات الٰهی عزّ اسمهٗ شود ع

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا مَا تُدَقُّ صِفَاتُهٗ ۔۔۔ وَمَا کَتْمُهٗ اَحْظٰی لَدَیْهِ وَاَجْمَلُ

لِلْمولوی قدس سرہٗ

عشق آن شعله است کو چون بر فروخت ۔۔۔ هر چه جز معشوق آن را جمله سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند ۔۔۔ در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند
ماند اِلَّا اللہ باقی جمله رفت ۔۔۔ شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت

تفصیل این مقامات لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی است. چنانچه بر ارباب آن هویدا است۔ و

158

آن ہمہ از مکتوبات شریف جدّ بزرگوار پیدا است دیگر بجہت حصول مقاصد و دفع مشکلات ختم حضرات خواجگان مجرب است چنانچہ تفصیل این مبین است۔ و نیز برائے حصول مطالب و حل مشکلات ختم کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بے زیادتی برآن پانصد بار و اوّل و آخر درود صد صد بار ہمیشہ باید خواند تا مطلب حاصل شود۔ و حل مشکلات گردد۔ و نیز بجہت حصولِ ترقیات و مزید درجات دینی و دنیاوی برین چند اسم از اسماءِ حسنےٰ مداومت باید نمود۔ صد بار ہر روز کلمہ یَا فَتَّاحُ و صد بار کلمہ یَا وَھَّابُ و صد بار کلمہ یَا رَزَّاقُ و صد بار کلمہ یَا مُعِزُّ و صد بار یَا رَافِعُ و صد بار کلمہ یَا سَلَامُ۔ شب یا روز ہر گاہ کہ میسّر شود امّا بے عذر فتور نیفتد۔ طریق ختم خواجگان بہر نیتے و مقصدے کہ خوانند این است۔ اوّل سورۂ فاتحہ با بسم اللّٰہ ہفت بار دوم درود صد بار۔ سوم سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ با بِسْمِ اللّٰہِ ہفتاد و نہ بار چہارم سورۂ اخلاص با بسم اللّٰہ ہزار و یک بار پنجم سورۂ فاتحہ با بسم اللّٰہ ہفت بار ششم باز درود صد بار۔ ثواب این ختم اوّل بحضرتِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ۔ بعد ازان بحضرتِ خواجگان قدس اللّٰہ اسرارہم کہ این ختم بہ ایشان منسوب است باید گذرانید۔ و از خدائے جل و علیٰ حصول بتوسل این بزرگواران باید خواست و تا سرانجام مقصد مداومت باید نمود وَاِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر بود نذر بسبیلِ تقسیم۔ وَاللّٰہُ النَّاصِرُ وَ الْمُعِیْنُ۔ والسلام

مکتوب ۷ ۔ بہ فاطمہ زمان بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض می دارد کہ عید گزشت۔ ذاتِ مبارک آن فاطمہ زمان مقرون

ہزاراں ہزار خیر و خوبی و یمن و برکت مسعود باد۔ حق تعالےٰ مراتب دینی و دنیوی روز افزون گرداناد۔ فقیر می خواست کہ بعضے فضائل عشرہ ذوالحجہ و صوم عرفہ و ثواب اضحیہ و غیر آن بخدمت شریف نوشتہ بفرستد اما بجہت بعضے موانع آن آفاقی و انفسی میسر نیامد! الحال بعضے امور دیگر ضروریہ دین می نویسد۔ معانی و مطالب فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل، و حرام و مکروہ و مباح کہ علم آن از ضروریات دین ہست می نویسد کہ تا فرض را فرض، و واجب را واجب نداند از ذمہ اش ادائی یابد۔ بدانکہ فرض آن را گویند کہ حکم خدائے تعالیٰ باشد بے شبہہ ہر کہ ادا نماید بہشتی شود و اگر نہ کند دوزخی گردد۔ و منکر آن کافر گردد۔ و واجب آن ہست کہ حکم خدائے تعالیٰ باشد اما در وے شبہہ بود۔ ہر کہ ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند شاید کہ بعذاب دوزخ گرفتار گردد و لیکن منکر آن کافر نہ گردد بلکہ فاسق گردد۔ و سنت دو قسم ہست یکے مؤکدہ دوم زائدہ۔ سنت مؤکدہ آن ہست کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آن را بعمل آوردہ باشد یا در کردن آن تاکید فرمودہ بود، ہر کہ آن را بعمل آوردہ ثواب یابد۔ و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت او بکند۔ و اگر کسے نہ کند لائق سرزنش گردد۔ و سنت زائدہ آن ہست کہ گاہ آن را بعمل آوردہ باشد اما تاکید در کردن نہ فرمودہ بود کسے آن را ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند عذاب ہم نیست۔ و مستحب و نفل ہم قریب این معنی است۔ و حرام آن را گویند کہ منع خدا باشد بے شک ہر کہ آن را بکند لائق دوزخ شود۔ و منکر آن را کافر گفتہ اند۔ و مکروہ دو قسم ہست تحریمی و تنزیہی۔ تنزیہی نزدیک بہ مباح ہست۔ و مباح آن ہست کہ کردن و ناکردن آن برابر باشد یعنی نہ عذاب و لا ثواب باشد۔ اکنون حدیثے کہ فرائض اعتقادی و عملی دران بہ تفصیل مذکور اند ایراد می نماید استماع فرمایند۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ روایت ہست از عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ قَالَ کہ گفت بَیْنَمَا نَحْنُ وعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم در اثناء آن کہ ما یعنی از صحابہ نزد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بودیم ذَاتَ یَوْمٍ یک روزے اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ ناگاہ پیدا گشت وظاہر شد در غایت ابہت وجلالت چنانچہ آفتاب بر آید یا ماہ بر آید تام دے شَدِیْدُ الثِّیَابِ سخت سفید جامہا شَدِیْدُ سَوَادُ الشَّعْرِ سخت سیاہ موے لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ دیدہ نمی شد بر دے نشانِ سفر وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ وحال آن کہ نمی شناسد اورا از ما یکے، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تا آن کہ نزدیک آمد ونشست پیشِ آن حضرت مائل ومتوجہ بسوے دے چنانچہ متعلم پیش معلم نشیند فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ پس تکیہ داد ومتصل گردانید ہر دو زانوے خود را بہر دو زانوے آن حضرت وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ ونہاد آن مرد ہر دو کف خود را بر دو رانِ خود۔ از براے تمکین ونشست نزد دے صلی اللہ علیہ وسلم تا در اصغاے کلام دافہام حاضر وثابت باشد تا نہاد ہر دو کف خود را بر رانہاے خود چنانچہ صورتِ ادب ورسم متعلمان است وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ وگفت آن مرد اے محمدؐ خبر دہ مرا از حقیقتِ اسلام کہ چیست۔ قَالَ گفت آن حضرتؐ در جواب آن مرد اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حقیقتِ اسلام این است کہ گواہی دہی کہ نیست معبود بحق مگر خدا وگواہی دہی کہ بتحقیق محمدؐ فرستادۂ خداے است بسوے خلق براے تبلیغ احکام وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وبرپاے داری نماز را وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وبدہی زکوٰۃ را۔ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ۔ وروزہ داری ماہِ رمضان را۔ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ وقصد کنی خانہ کعبہ را وبجا آری مناسک حج را۔ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اگر می توانی رفت دراہ یافت بسوے دے۔ ومراد بہ استطاعت نزد اکثر علماء زاد وراحلہ ہست۔ وَقَالَ

گفت آن مرد صَدَقْتَ، راست گفتی حقیقتِ اسلام ہمین است کہ بیان کردی فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ. عمر رضی اللہ عنہ می گوید کہ پس شگفت داشتم تا حالِ آن مرد را کہ می پُرسید آن حضرتؐ را و تصدیق می گوید اورا چہ پرسیدن بظاہر دلالت بر جہل و نادانی دارد و تصدیق بہ این معنیٰ عبارت اشعار بہ علم می کند قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ گفت آن مرد چون خبر دادی مرا از اسلام خبر دہ مرا از حقیقتِ ایمان کہ چیست قَالَ گفت آن حضرت اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ حقیقتِ ایمان این ہست کہ بگردی بخدائے تعالیٰ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ و ایمان آری بفرشتگانِ اللہ تعالیٰ کہ اجسامِ نورانیہ اند وَكُتُبِهٖ و ایمان آری بہ کتابہائے حق تعالیٰ کہ کلامِ قدیم او اند، مجرّد از حرف وصوت وَرُسُلِهٖ و فرستادہ ہائے، آنہارا بر پیغمبرانِ خود وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ و ایمان آری بروزِ پسین کہ آخر ازمنہ محدودہ ہست۔ و آن عبارت از مدّت مدید از ما بعد موت تا قیامِ قیامت تا در آمدن در بہشت وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ و ایمان آری با آنکہ حق تعالیٰ ہمہ چیز را از نیک و بد در ازل دانستہ و تقدیر کردہ ہست و ہر چہ در کائنات واقع شدہ و می شود بہ قضا و قدرت و ارادت اوست قَالَ صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ. گفت آن مرد بہ آن حضرتؐ راست گفتی پس خبر دہ مرا از احسان۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ. و احسان عبادت کردن ہست خدائے تعالیٰ را چنانچہ گویا می بینی اورا و شک نیست کسی را این حال باشد در نہایت ہست و تعظیم و اجلال و خضوع و خشوع و حیا و شوق و وفا و محبت و انجذاب خواہد بود۔ و این مقامِ مشاہدہ و استغراق ہست و در دریائے ذوق و حضور فرو تر از ان مرتبہ مراقبہ ہست کہ آگاہ بودہ ہست از نظر الٰہی و علم او تعالیٰ بحالِ بندہ چنانکہ فرمودہ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ پس اگر بینی تو باین حال گویا نمی بینی اورا، عبادت کنی اورا باین صفت کہ حاضر باشی

ازین که می بیند وے ترا۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ گفت آن مرد بہ آن حضرت بعد آن کہ
بیان کردی ایمان واسلام را واحسان را، خبر دہ مرا از روزِ قیامت کہ کے قیامت قائم خواہد
شد۔ قَالَ گفت آن حضرت ؐ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ نیست آن کس کہ
پرسیدہ شود اورا از وقتِ قیامت دانا تر از کسی کہ پرسیدہ است۔ یعنی نیستم دانا تر
از تو، یعنی من و تو ہر دو برابریم در دانستن آن بلکہ ہر سائل ومسئول ہمیں حال دارد کہ آن
جز خدائے تعالیٰ کسے نہ داند۔ ووے تعالیٰ ہیچ کس را از ملائکہ ورسل بر آن اطلاع نہ دادہ۔
گفت حضرت عمرؓ این سوالہا کہ کرد آن مرد جوابہا شنید از ان حضرت پستر روان شد۔ پس
درنگ کردم من زمانے دراز یعنی بہ پرسیدم از آنحضرت ؐ کہ آن مرد کہ بود۔ پس گفت آن
حضرت ؐ مر عمر را آیا دریابی اورا کہ آن کہ بود این مرد سوال کنندہ گفتم خدا ورسول خدا زیادہ تر
می داند۔ گفت آن حضرت ؐ کہ سوال کنندہ جبرائیلؑ بود، آمد شمارا درحالتے کہ تعلیم می کند
شمارا دین شمارا فوائد احکام آن را آمدہ بود تا از من بپرسد فوائد و فرائض ایمان و
اسلام را ومن جواب دادم وشما آن را بدانید وبفہمید۔ در حدیث است کہ بدرستی
کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آمد پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وشکایت بہ آن
سرورؐ از انچہ محنت می یافت در بدن خود از رحی یعنی دست آس کہ بدستِ مبارک
خود می گرداند آن را محنت می یافت۔ از ان خبر شنیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کہ آمدہ است بہ آن حضرت بندہ۔ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا برائے طلب آن آمد و
دنیا فت پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم پس این را حضرت عائشہؓ مذکور ساخت۔ پس چون
آمد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد آن حضرت را بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا بہ آمدن
حضرت فاطمہؓ۔ پس آمد پیغمبر خدا پیش فاطمہ و دید کہ حضرت فاطمہؓ و علیؓ در بستر خود

دراز کشیده اند۔ خواستند کہ برخیزند پس فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ برجائے خود باشید۔ پس آمد آن حضرت ونشست درمیان حضرت فاطمہؓ وحضرت علیؓ۔ پس حضرت علیؓ می گوید کہ یافتم خنکی قدم مبارک حضرتؐ را بر شکم خود۔ پس فرمود آنحضرتؐ کہ آیا شما را خبر دہم بر چیزے کہ بہتر باشد شما را ازانچہ می خواستید از بندہ۔ وقتے کہ شما بخوابید پس تسبیح بگوئید یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ سی وسہ بار۔ حمد بگوئید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی وسہ بار۔ وتکبیر بگوئید یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ سی وچہار بار، وقتِ خواب خود وعقبِ ہر نماز یعنی این بہتر ہست شما را از خادم۔ وجاے دیگر آمدہ کہ این عمل کفارت چندین ہزار گناہ ہست۔ صاحبہ مہربان مربیہ فقرا رسلامت تاریخ رفتنِ این فقیر بجانب سرہند بجہت کارِ خیر عاجزہ بیست وہفتم ماہ حال قرار یافتہ وعزم بر آن مصمم ہست حق تعالےٰ بخیر وخوبی میسر آرد۔ وبموافق امور محمود گرداند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ در ہر جا کہ خواہد بود بہ دعائے ترقیات درجات ومزید حیات آن صاحبہ دوران مشغول خواہد بود ان شاء اللہ تعالےٰ ہر چند دعاے این عاصی چہ خواہد شد۔ امّا عاصیان نیز از رحمتِ او امید دارند سعے

کہ مستحقِ کرامت گناہگاران اند

اگر بہ تفصیل این کرامتہا ونوازشہاے الٰہی جل شانہٗ کہ بزعم قاصر خود درخود می یابد ظاہر سازد۔ ظاہرا اگر کسے باور دارد۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ درین چند روز بعضے از امور دینی ضروری نوشتہ بگرامی خدمت خواہد فرستاد ان شاء اللہ تعالےٰ ذات بابرکات را دیرگاہ باکمال خیر وخوبی نگاہ دارد کہ شوق استماع کلماتِ طیبات کہ اہم مطالب واعلیٰ مقاصد ہست وآن را ذخیرۂ آخرت

می سازند کہ مقصود از ایجادِ عالم ہمین ہست، و تحصیل علم معرفت و یقین ہست، نہ خوردن و نہ خوابیدن و بہ آرام و فراغت بودن ہست۔ این جا بے آرامی و محنت و عبادت مطلوب است، ہر کہ این جا بہ محنت و طاعت پرداخت راحتِ جاودانی یافت ہر کہ خود را بہ غفلت و فراغت انداخت بعذاب گوناگون شتافت۔ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادا سلام و نیاز و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ ہمشیرہ بزرگ بی بی امۃ اللہ جیو کہ بجاے والدہ ہمہ اند و لبسیار صالحہ و اہل باطنہ اند و خدمت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب بسیار بجا آوردہ اند و ایشان را کمال راضی داشتہ اند و تربیتہا یافتہ۔ بالجملہ قبیلہ پرور اند، و عزیز الوجود۔ ہمشیرہ دیگر عائشہ بانو و عاقلہ بانو کہ بیشتر بملازمت علیہ رسیدہ اند بدیدن این فقیر چند روز ہست کہ از سرہند درین جا آمدہ اند ہر سہ سلام با نیاز تمام بہ آن صاحبہ مربیہ می رسانند و در بارۂ دعاے ترقیاتِ عمر و جاہ آن جناب می باشند۔ می خواستند کہ بزودی مراجعت بوطن نمایند فقیر التماس نمود نگاہ داشت۔ امید ہست کہ چند گاہ باشند یحتمل کہ بہ رفاقتِ این فقیر مراجعت کنند یا قبل ازان دیگر از احوال کثیر الوبالِ خود چہ معروض دارد سہ

عمر گران مایہ درین صرف شد ۔۔۔ تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

عمر بہ آخر رسیدہ و ہمہ لبطالت گردیدہ و پیمانہاے گور و قیامت از پیش دو دیدہ، نمی دانم کہ آخر چہ خواہد شد و فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ در حدیث است

که پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ هُوْدَ. یعنی پیر ساخت مرا سورۂ ہود چه دران سوره بہ آن حضرت امر است فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ یعنی مستقیم باش چنانچه ترا امر کرده شده است۔ این فکر که از من حق استقامت بجا خواہد آمد یا نہ مرا پیر ساخت۔ او در کمال حزن و اندوہ انداخت ہرگاہ سید المرسلین چنین فرمایند بدیگران چه می رسد۔ مگر آن که او سبحانہٗ بمحض فضل خود برحمت بپوشد۔ چنانچه در حدیث است که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند که ہیچ کس بعمل خود در بہشت نہ خواہد رفت۔ یعنی ہر که به بہشت خواہد رفت محض به فضل او خواہد رفت نہ بعمل۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گفتند که شما ہم یا رسولؐ اللہ بعمل خود نہ خواہید رفت۔ پس نہاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را بر سر خود و فرمود نہ من مگر آنچه بپوشد حق تعالےٰ مرا برحمت خویش۔ بالجملہ حق بندگی که بہ آن مامور است بجا باید آورد امیدوار فضل و کرم او باید شد خوش گفت۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس ۔۔۔ صد قافلہ در کمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم ۔۔۔ اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

زیادہ چه اطاعت نماید وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب ۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. سلام و التحیہ این احقر بریہ بجناب علیہ مقبول باد۔ بورود عنایت نامہ گرامی مشرف و معزز گردید در مادۂ فقر بوجدان خود خود را از ہمہ مخلوقات بدتر می داند و قبیح تری شمارد این سخن نہ از راہ تکلف می گوید بلکہ بیان نفس است ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ ۔۔۔ فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا.

یعنی گذرانده‌ام من عمر خود را در لهو و لعب پس آه و حسرت و اندوه برین گناهان است عمر به آخر رسیده و پیامهای گور و قیامت از پیش دو دیده نمی‌داند که فردا چه خواهد شد. آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش۔ وای اگر رحمت او دستگیری نه کند و در راه افگند ؎

تو دستگیر شو ای خضر پے خجستہ کہ من پیاده میروم و همرهان سوار انند

این همه تا کے و عذاب گوناگوں در پے شب و روز در آتش این فکر سوز و باز نظر بر غفاری و ستاری وے تعالیٰ می دوزد۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِيْ یعنی اے بار خدایا بخشش تو وسیع تر است از گناهان من و رحمت مرجو تر است از عمل من۔ در حدیث آمده است وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔ یعنی سوگند به کسے که ذات من در دست قدرت اوست اگر گناه نه کنید شما هر آینه برد یعنی معدوم سازد شما را و بیاورد یعنی پیدا کند قومی را که گناه کنند پس طلب آمرزش کنند از حق جل و علیٰ پس به بخشد آن را ؎

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

یعنی ظاهر اً رحمت پروردگار من وقتے که قسمت بکند آن رحمت را بیاید و برسد موافق گناه در قسمت قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ یعنی بگوای محمدؐ آن کسانے که اسراف کرده اند بر نفس خود و از حد تجاوز نموده اند در گناهان ناامید نه شوند از رحمت خدا۔ بدرستی که الله تعالیٰ می بخشد همه گناهان را

بدرستی کہ خدا ہست رحمت کنندہ وبخشندہ ازان ہست کہ این گناہگاران امیدوار
ظہور انوار و اسرار پروردگار ہستند و راجی رحمتہائے بے شمار ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ دیگر آنکہ مکتوبے از مکاتیب شریف قطب
ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کہ بہ بعضے نساء مخلصات نوشتہ اند۔
می خواہد کہ نقل آن را عنقریب بخدمت شریف بفرستند بعد ازان ترجمہ احادیث سید
المرسلین عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ بطریق رسالہ نوشتہ ارسال نماید
اگر حکم شود اول لفظ حدیث عربی نقل کند بعد ازان ترجمہ آن بنویسد واگر بفرمائید در
آخر آن ترجمہ احادیث املا نمودہ مرسل سازد ہرچہ اشارہ رود مَعَ ذٰلِكَ در بعضے
نیاز ناماہا کہ بخدمت شریف می نویسد مشتمل ترجمہ بعضے آیات قرآنی واحادیث نبوی
خواہد ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔ دیگر آنچہ بنام فرزندی امۃ الکریم جزوی وظیفہ مقرر
فرمودہ اند اللہ تعالیٰ قبول فرماید۔ درمراتب دنیا وآخرت بیفزاید، بالفعل اگر ششماہہ
پیش کشتی برسد بعد ازان دو ماہہ می رسیدہ باشد تا بر بعضے ضروریات مشارٌ الیہا خرچ
می شدہ باشد از کرم وتلطف بعید نیست۔ نظر بہ کرم ومہربانی آن صاحبہ قدردان
نمودہ گستاخی نمودہ می نماید وازان در کمال حیا می باشد خصوصاً این تکلف کہ گویا
رافع بر نفس خود ہست۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ بدرستی
کہ نفس امارہ ہر آئینہ امر کنندہ ہست بہ بدی۔ ہرچند آنچہ از سعی برائے دیگران ہست
امید ثواب جنان ہست۔ امّا توصلہٴ نساء ذوی الحاجات نیک ہست و درین فکر
واندیشہ در بند وازان صاحبہ قدردان آنہا ہمیشہ آرزومند ع

خاص کند بندہٴ مصلحت عام را

در حدیث است کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر چند چیز قسم یاد کردہ اند یکے آن کہ کم نہ شود مالِ اُو از صدقہ و خیرات مَعَ ذَالِکَ ثوابِ آخرت جُدا است بیانِ دراز نمود عفو فرمایند۔ ع سایہ ات کم مباد از سرِ ما۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ بعرضِ علیہ می رساند۔ مدتیست کہ خبر عتبہ سنیہ ندارد حق تعالٰی باکمال خیر و خوبی ذاتِ بابرکات را بر سرِ این خیر خواہان سلامت دارد۔ صاحبہ مہربان سلام این فقیر عزم مصمم داشت کہ درین ماہ رجب روانہ حضرت سرہند شود و بزیارت اقطاب عالم مشرف گردد لیکن بجہت بعض عوارض موانع این معنٰی در توقف افتاد و ارادہ سفر بعد برسات قرار یافت ع۔

تا درمیان خواستہ کردگار چیست

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِنَقْضِ الْعَزَائِمِ یعنی شناختم پروردگار خود بہ نقض عزیمتہا۔ در جمیع احوال توکل بہ اُو سبحانہ باید نمود و تفویض امور بہ اُو تعالٰی باید فرمود وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ ہر چند بہ فضلِ الٰہی جل شانہ درین جانیز غرق لجہ بحارِ فیوض و برکات و انوار و اسرارِ بے قیاس این بزرگواران است و از سر تا قدم مملو احسانہا است اگر ہزاران جان در شکر این احسان فدا نماید ہیچ نہ کردہ باشد خوش گفت ؎

از پئے این عیش و عشرت ساختن	صد ہزاران جان بباید باختن

ازان اسرار چہ وا نماید و پردہ از روے شان چہ سان کشاید کہ ذوقی است نہ بیان مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ ہیہات چہ بیہودہ این گفتار کہ نہ لائق این اسرار گناہگار است

و از کرد ایہ خود بغایت شرم سار ع

زمن ابلیس را صد بار عار است

اما خدائے ما وہاب و غفار است۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔ یعنی اے بار خدایا بخشش تو فراخ است از گناہان من و رحمت تو مرجو است تر د من از عمل من۔ در کتب احادیث آمدہ کہ پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شخصے آمد و از کثرت گناہان خود شکایت نمود و او را بخواندن این دعاے صدر را امر فرمودند دے یک بار خواند فرمودند باز بخوان باز خواند فرمودند برخیز پس بتحقیق بخشید خدائے تعالیٰ ترا۔ آرے ظہور صفات غفاری و وہابی را وجود گناہگاران در کار است کہ تعطیل در اسماء و صفات واجبی محال است۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ صاحبہ مہربان قدردان سلامت چون قبلہ گاہی ہمشیرہ کلان چند گاہ توقف این دور از کار درین دیار شناختہ اند۔ ہرچند بہ امراض گوناگون مبتلا اند و از جدائی این فقیر در جفا اند اما بجہت بعضے ضروریات بشری و عوائق عیال مندی لاچار عزم وطن تا ہفدہم ماہ حالی قرار فرمودہ اند۔ و ہمشیرہ دیگر نیز معیت ایشان نمودہ اند لہٰذا ازان صاحبہ مہربان رخصت می خواہند و فاتحہ سلامتی ذات بابرکات ایشان می خواہند ع

سایہ ات کم مباد از سر ما

چون ایشان بسیار ضعیف اند طاقت سواری بہل ندارند محتاج بہ نیمہ پالکی و چند کہار اند۔ پری روز بنا بر استدعاے ہمشیرہ کلان بجہت مشغولی و توجہ سلطنتے این احقر بہ ایشان مشغولی متوجہ نشست عجب قبول خاص ایشان را دران بارگاہ عظمت

دکبریا یافت و از جملہ لسانے و اصلات شناخت۔ خاطر حزین این مسکین ازین رہ گذر جمع گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذَالِکَ وَجَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ آرے چرا چنین نہ باشد کہ مقبول اولیاء اللہ اند۔ مقبولِ ایشان مقبول خدا است جل وعلا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ذَالِکَ مردودِ ایشان مردود خدا است اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذَالِکَ وہمشیرہ دیگر نیز از مدت باعثِ توجہ اند۔ با ایشان قرار این معنیٰ دادہ تا چہ ظہور نماید ثمرۂ شجرۂ سیادت و عرفان میر محمد نعمان کہ از اجلّہ خلفائے قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی جدِّ بزرگوار این دور از کار بودند در مکاشفہ با ایشان نمودہ اند کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر اند وحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ می فرمایند کہ بفرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول شیخ احمد است مقبولِ من ومقبولِ خدا است وہر کہ مردود شیخ احمد است مردودِ من ومردودِ خدا است جل وعلا۔ چونکہ حضرت ابوبکر این پیام سر درمین رسانیدند من خوش حال شدم کہ من مقبولِ ایشانم پس مقبولِ پیغمبر ومقبول خدا ایم باز آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بہ حضرت ابوبکر صدیق فرمودہ اند کہ بہ فرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول تست مقبولِ شیخ احمد است ومقبولِ من ومقبولِ خدا است وہر کہ مردودِ تست مردود شیخ احمد است و مردودِ من ومردودِ خدا است۔ واز کتب احادیث نیز ہمین ثمرات محبت اولیاء اللہ ظاہر وباہر است۔ اللہ تعالیٰ ما وشما را در محبت ایشان دارا دوبران بمیراناد ودر زمرۂ ایشان بروز قیامت محشور گرداناد۔ ابیات چند حسب حال این اکابر در کاغذ جدا نوشتہ بمطالعہ شریف درآرند ختم کلام بکلام سید الانام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نماید۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودہ ہر کہ این استغفار در روز بخواند ودران روز بمیرد بہ بہشت رود۔ ہر کہ در شب بخواند دران شب بمیرد در بہشت رود۔

مکتوب ۸۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطفٰی۔ بہ ورود عنایت نامۂ سامی آن فاطمۂ زمانی سَلَّمَھا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ معزز و مکرم گردید مبلغ دوصد روپیہ بہ اخوی شیخ محمد اشرف دسردیا دزنانہ عروسی کہ بعاجزہ عم شریف خواجہ محمد یحییٰ از دوے فضل و کرم مرحمت شدہ بود رسید بمشارٌ الیہما رسانیدہ شد۔ فاتحہ سلامتی ذات بابرکات خواندن اللہ تعالےٰ قبول نماید و مراتب دنیا و آخرت بیفزاید و سبب نجاتِ آخرت گرداند ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار — کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ۔ یعنی دنیا زراعت گاہِ آخرت ہست ہر کہ این جا کاشت نیکی را جزاے نیکی ہست و آن رضاے خدا و دخولِ جنان ہست و بدی را پاداش بدی است و آن غضب و عذاب خدا و عذاب نار ہست اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ۔ بعضے آیاتِ قرآنی و بعضے احادیثِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ در بابِ فضیلت انفاق دادن مال در راہِ خداے تعالےٰ و کراہتِ امساک آمدہ ہست ایراد می نماید۔ فرمود حق تعالےٰ در کلام مجید لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔ ہرگز نیابید نیکوئی بدانچہ می طلبید از خیر تا آن کہ نفقہ کنید و صدقہ دہید از آنچہ دوست می دارید از مال کہ بر فقرا تصدّق نمائید یا جائے کہ بدان معاونت درماندہ کنید یا بدن کہ قوت آن را بطاعت مبذول سازید یا دل کہ آن را وقفِ محبتِ الٰہی گردانید یا جان کہ او را در رضاے حق در بازید بعد از نزول این آیت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بجنابِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت یا رسول اللہ نیکوترین اموال و محبوب ترین آن نزدیک من برجا ست ہرجا

حکمِ خدا کند آن را صرف کن۔ و آن باغے بود در غایت مرغوبی و نہایت تازگی کہ آنحضرتؐ گاہ گاہ بداں در آمدے و از آب و میوۂ آن تناول فرمودے۔ پس در جواب ابوطلحؓ گفت بخٍ بخٍ! یعنی خوش خوش اے ابوطلحہ الفاق آن مالے ہست با سود بسیار۔ پس فرمود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن باغ را درمیان اقربائے او قسمت فرمود۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ عِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ۔ یعنی فرمود رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم ہر آئینہ اگر باشد مرا مثل کوہ اُحد طلا ہر آئینہ خوش می دارد مرا کہ نگذرد بر من سہ شب و حال آن کہ نزد من از وے چیزے باقی باشد۔ یعنی دوست دارم من کہ آن را کم از سہ شبانہ روز بدہم و خیرات نمایم و تا سہ روز ہم چیزے از و نگاہ نہ دارم۔ مگر چیزے کہ آن را نگاہ دارم برائے ادائے قرض کہ بر من باشد۔ ونیز فرمود صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔ یعنی سخی نزدیک ہست بہ خدا و نزدیک ہست بہ مردم و نزدیک ہست بہ جنّت و دُور ہست از دوزخ۔ و بخیل دور ہست از خدا و دور ہست از مردم و دُور ہست از جنّت و نزدیک ہست بہ دوزخ۔ ہر آئینہ جاہل سخی محبوب تر ہست نزدِ خدا از عابد بخیل۔ و ابوذر غفاریؓ کہ صحابی بود می گوید۔ برسیدم من پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حال آن کہ آن حضرت نشستہ بودند در سایۂ کعبہ پس وقتے کہ دید مرا فرمود کہ آن ہا خسران اند۔ یعنی زیان زدگان سوگند ہست بہ پروردگار کعبہ۔ پس گفتم فدا باد پدر و مادر من ترا یا رسول اللہ کیستند آن جماعہ کہ خسرانند فرمود آنہا آن کسانند کہ مال بسیار دارند مگر آن کہ

بدہند صاحب مال آن را از پیشِ خود و از پسِ خود و از جانب راستِ خود و از جانبِ چپِ خود و کم اند این قسم مردم و نیز فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ صدقہ فرونشاند غضبِ رب را ۔ و نیز فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بخشیدہ شد زنِ بدکارہ کہ گذشت او بہ سگے بود بر سر چاہے و از تشنگی می برآورد زبانِ خود را نزدیک بود کہ تشنگی او را بکشد و زنِ بدکارہ موزۂ خود را گرفت و لبست او را بہ سرپوشِ خود پس کشید آن را برائے او آب و خورانید او را الپس بخشیدہ شد آن زن بہ این عمل ۔ اصحابؓ گفتند یا رسولؐ اللہ بدرستی کہ ما را در رعایتِ حال بہائم و چارپایہ ہم اجر و ثواب ہست ۔ فرمود در رعایت ہر جگر تری یعنی زندہ اجر و ثواب ہست ۱ نتہلی ۔ پس ہر گاہ رعایت سگے این اجر عظیم داشتہ باشد پس رعایتِ حال مسلمانے خصوصاً صالحے چہ درجات یابد ؎

آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالی ہست پیشِ خاک تود

ہیہات این عاصی ہیچ عمل نہ دارد کہ آن را وسیلہ نجات آخرت سازد ۔ مگر او سبحانہٗ از فضلِ خود و کرمِ خود دستگیری فرماید و بندۂ شرمندۂ خود را بنوازد و محرمِ بارگاہِ قدسِ خود سازد وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہان سوارانند

بہرحال بہ جمیع احوال در طلب و حصولِ رضا و قرب او بے قرار خواہد بود و می باید کہ آسودہ نہ شود ۔ کہ بحرِ رحمت بجوش آید و طالبِ صادق را برباید ۔ اگر این دولت ازین جہان برد بہ چہ حال خواہد مُرد ۔ چہ روئے در آن حضرت خواہد نمود ۔ بہ کدام عذر زبان خواہد کشود ۔ بہ روئے سیاہ و حالِ خراب ۔ خداوندا ازین خرابی دوُر دار قطعہ

یارب برہانیم ز حرمان چہ شود راہے دہیم بکوئے عرفان چہ شود

بس گبر کہ از کرم مسلمان کردی — یک گبر دیگر کنی مسلمان چہ شود

ہر کہ را این دولت دادہ اند گنجے در سینۂ او نہادہ اند۔ اگر درے از طلب ہم برے کشادند نیز بشارتہا دادند۔ وائے اگر نہ آن باشد نہ این، پس عذاب جحیم سے

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم — وانکس کہ نیافت درد نایافت بس است

بس گشتم خود زیرکان را این بس ہست — بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۹۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال این دعاگوے از فضل الٰہی جل شانہٗ از جمیع وجوہ مستوجب ہزاران شکر و سپاس مولیٰ حقیقی ہست عز اسمہٗ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ یعنی اگر شمردہ شود نعمتہاے خدا را نتوانید شمار آن نمود۔ واے ہزار وائے کہ ازان طرف این ہمہ احسان و انعام وازین جانب اعراض در اعراض اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ یعنی بدرستی کہ آدمی بسیار ستم کنندہ ہست بر خود بہ گناہان خود وکفران نعمت کنندہ۔ ہیہات وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ۔ یعنی ظلم نہ کرد حق تعالےٰ بر بندگان خود ولیکن ہستند آنہا کہ ظلم می کنند۔ در عین غفلت وطول امل۔ یکایک اجل می رسد و تنبہؔ می کند اما دران وقت چہ سود کہ ابواب توبہ داخل مسدود گشت سے

تو بہار نفس پس بہ در بستہ رسید — بے خرد دیر رسیدی در منزل بستند

لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ یعنی بہ تحقیق بودی در غفلت ازین پس برداشتیم ما از تو پردۂ غفلت ترا پس نظر تو امروز یعنی بعد

موت تیز ہست. خوش حال جماعہ کہ درین دار فنا فکر بقا کردند دولت ابدی و سعادت سرمدی بردند سہ
درپئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن
صاحبۂ زمان و مہربان سلامت. چہ عرض نماید کہ فرزندی ابو الاعلیٰ کہ از خوردسالی یاز آثارِ
الٰہی و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم شامل حال وے بودہ ہست و حضرت
قطب الاقطابی قبلہ گاہی قدس سرہٗ نیز در حق وے این قسم بشارت از خوردی فرمودہ
اند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ آثارِ آن بر وجہ کمال ظہور یافت بعدے کہ چند سال چنان مغلوب
الحال بود باہیچ کس سخن نمی گفت. چہ قدر ممنون اشفاق و مہربانی الطاف آن صاحبۂ
دَوران چہ یک پری دست رحمان بے شمار ہست چہ جائے کہ بلکہ شارحانِ حدیث گفتہ
اند کہ ظاہر آن ہست کہ باہر کہ سہ پری دست رحمان باشد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. فقیر وقت سحر این دعا را در حق آن صاحبۂ
مہربان مسألت می نماید و نجات بے حساب در حق ایشان می خواہد و امید وار ہست
کہ او سبحانہٗ بفضلِ خود قبول فرماید. این فقیر در سفر حرمین در نماز مغرب بود تا بعد فراغ
آن ملہم گردید کہ چندین ہزار کس، و تعین آن نیز دران وقت ملہم گشت کہ درین رقیمہ نمی تواند
نوشت، بہ طفیلِ تو بہ بہشت خواہند رفت و علامت آن این ہست کہ فردا فلان امر بظہور
خواہد پیوست. اَلْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ. این عاصی با این ہمہ معاصی نجات
خود را البسیار مشکل می داند مگر فضلِ او تعالیٰ دستگیری فرماید آرے ع
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را
و نیز در حدیث آمدہ کہ پرسیدہ شد از رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے را کہ مقدار آن
پنجاہ ہزار سال ہست کہ چہ درازی دارد این روز. فرمود کسی کہ ذاتِ من بدستِ قدرتِ

وے ہست بدرستی سیک کردہ می شود این روز بر مؤمن تا آن کہ آسان تر می شود بر او نماز فرض کہ می گذارد در دنیا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ۱۰۔ بحقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ حقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ و جمیع برادران طریق از این فقیر سلام عافیت انجام خوانند و اوقات خود ہا بیادِ خدا جل و علا معمور دارند مدتے ہست کہ از ان حقائق آگاہ خبرے ندارد بر خلاف گذشتہ از احوالِ خود مع جمیع دوستان می نوشتہ باشند و این جانب را در دعوات ترقیات صوری و معنوی دانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند اشتیاق ملاقات یاران و دوستان آنجا زیادہ از حد ہست خدا ے تعالیٰ بخوبی میسر آرد۔ از این فقیر فرزندہا ہر یک خواجہ ابوالاعلیٰ و خواجہ محمد عمر و خواجہ محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ و نیاز کہ مصحوب یار محمد فرستادہ بودند رسید بموجب تفصیل دادہ شد۔ فاتحہ خیر خوانند حق تعالےٰ قبول فرماید۔ و در اجر بیفزاید۔

مکتوب ۱۱۔ بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ از این فقیر مشتاق سلام سلامت انجام بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ و بہ جمیع یاران و دوستان جدا جدا قبول و موصول باد۔ باید کہ عمرِ گرامی را در یاد مولاے حقیقی جل شانہٗ صرف نمایند۔ ہموارہ سر بلند و معزز باشند ع

کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ

دیگر از مہربانیہاے بادشاہ دین پناہ چہ نوشتہ آید۔ اصلاً فقیر را رخصت نمی فرمودند بالضرورت رخصت شدہ بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک بخیر و خوبی در دار الخلافت

شاہ جہان آباد رسید۔ بدعاے دوستان متوجہ گردید۔ چون درین ولا فرزند ارجمند بکمالات و عرفان پناہ شیخ ابوالاعلیٰ بہ آن حدود عبور نمود لہٰذا بہ این چند کلمہ متصدع گشت چنانچہ مہربانی و حسن اخلاص بہ این فقیر دارند۔ زیادہ ازان درحق فرزند مذکور از جملہ یاران و دوستان مامول ہست و ہمدرین باب تمام ممنونی و خوش وقتی این جانب ہست زیادہ چہ مبالغہ نماید۔ وَالسَّلام۔

مکتوب ۱۲ - بہ حقایق آگاہ حاجی عبداللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ سلّمہ اللہ ازین فقیر درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند و مجاری احوال مشکور ہست اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ صِحَّتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالےٰ خبر دادہ ہست ہمگی لغو و لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اموال و اولاد ہست و آنچہ موعودِ خدا ست مر متقیان را بہتر ہست ازین و آن رضاے و بقاے اوست جنّاتِ النعیم بالجملہ وَلٰکِنْ کُوْمُ اللّٰہُ عَلٰی وَالْآخِرَۃُ اَوْلٰی۔ حقایق آگاہا والدۂ فرزندی محمد پارسا از جدائی عاجزہ خود کہ منسوب بہ پسر فضائل و کمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ محمد فضل اللہ بودند بسیار حیران و مضطرب اند۔ و ہم چنین دے نیز از جدائی والدہ ماجدہ خود در اضطراب ہست۔ چون فی مابین بُعد المشرقین ہست بنابران جانبین طپان و پریشان اند۔ علی الخصوص درین ایام کہ عاجزہ مذکورہ بیوہ گردید۔ نائرۂ اشتیاق والدہ اش سر باوج کشیدہ چون این فقیر مشارٌ الیہ را بجاے فرزند خود می داند۔ بنابران این فقیر را نیز از جدائی آن فرزند مضطرب و خواہان وصالِ اوست۔ باید کہ آن حقایق آگاہ باچند اذیاران خود بنزد حاجی جیو رفتہ ازین جانب

صد تاکید اظہار نمودہ آن فرزند را رخصت بدہانند وکرایہ نمودہ روانہ این حدود سازند بلکہ تا آب اٹک خود بایک دویا سے از یاران خود ہمراہ بدہند۔ لہٰذا دایۂ اورا کہ محرم است برائے آوردنش در آن حدود بنزد حاجی فرستادہ باید کہ آن حقائق آگاہ مبلغے کہ مکفی کرایہ وخرچ راہ آن فرزند تواند شد وآن زیادہ از چہل وپنجاہ روپیہ نخواہد بود، از یاران طریق بہم رسانیدہ تو الہ اہل خانہ محمد فضل اللہ یاران دیگر از متعلقان خود کہ بدست آن فرزند رسانیدہ نمایند۔ تا فرزند مذکورہ بخاطر جمع درین جا برسد کہ حصول این معنیٰ باعث کمال ممنونی فقراست بہ جمیع یارانِ طریق نام بنام سلام خواہند رسانید۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ ومحمد عمر سلام خوانند ومشتاق دانند والسلام۔

مکتوب ۱۳۱۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ فضیلت وکمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ در رفعت مآبان باقی بیگ وبہرام بیگ وپرنظر بیگ وصوفی سعید وملا اسکندر وقرہ بیگ واین بیگ۔ ویقا بیگ وحاجی صلا بیگ ولعل بیگ وملا عاشور وجمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام خوانند وبیادِ خدا اجل وعلیٰ باشند چون حقائق آگاہ شیخ ابو القاسم را برائے ارشاد مردم کابل بجائے خود فرستادہ شد آن قدر خرچ دادہ شد کہ بفراغ خاطر خود را تا کابل برساند۔ لہٰذا نوشتہ می شود کہ جمیع یاران آن قدر امداد خرچ مشارٌ الیہ نمایند کہ خواہند نمود کہ بخاطر جمع تا بہ وطن برسد۔ حقائق آگاہا از واقعہ فرزند دلبند شما خاطر بسیار متألم گردید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حق تعالےٰ نعم البدل کرامت فرماید مبلغ ہفتاد وسہ روپیہ کہ بدست صوفی عبد اللہ خان فرستادہ بودند رسید۔

مکتوب ۱۴۲۔ بجامع علوم عقلیہ ونقلیہ مخدوم زادہ خواجہ عبدالاحد صدور یافت۔

بِلّٰہِ الْحَمْدُ اَبَدًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَرْمَدًا ۔ مخلص تمام عقیدت معروض قبلہ گاہِ وحدت وکعبہ گاہِ کثرت میدارد کہ خلعتِ ارشاد کہ نسبتِ قیومیت عبارت ازان است چنانچہ بہ طریقِ قطع از حضرت مجدد الف ثانی بہ حضرت عروۃ الوثقیٰ قدِّسَتْ نَفْسُہَا رسیدہ ہمچنین بالیقین بہ جنابِ عالی وصول یافتہ واین معنیٰ سینہ صافان را داخل بدیہیات گشتہ۔ اکنون مرادم رید آن است کہ یکے بہ کشف کشاف حل این دقیقہ فرمایند کہ این نسبت را انتقال واقع شد واین خلعت خلع خواہد گردید۔ چنانچہ از حضرت مجدد قدس سرہٗ گشتہ بود یا نہ۔ اگر خلع خواہد شد با حدے عطا خواہد شد یا نہ۔ از راہ ذرہ نوازی توجہ تام درین باب فرمودہ اعلام فرمایند۔ حضرت سلامت حسب الارشاد کلمات مبشرہ کہ از لسانِ حق ترجمان دربارۂ این آدارہ شرف ظہور نمودہ بعرض می رساند۔ امید دارم کہ کلمہ بلکہ حرفے خلاف واقع معروض نہ خواہد شد۔ اما تقدیم وتاخیر تاریخ را جائے عفو ہست۔ روزے فرمودند کہ درحق تو چنان ملہم شدم کہ تو و اُو باہم توامانید۔ بعد ازان متوجہ این حال شدم۔ ہمچنان منکشف گردید وبہ بشارت محبوبیت وسابقیت وراسخیت ووصول بہ ذات محبت وشرکت درجمیع مقاماتِ خود عروجًا ونزولًا ممتاز فرمودند وبہ اسرارِ مقطعات وتحقق بہ متشابہات و آنکہ دنیاے ترا حکم آخرت دادند وآنکہ مقبول او مقبول حضرت صمدیت است ومردود اُو مردود حضرت صمدیت سرفراز ساختند۔ وبصبغ وصفہ مقدسہ وتمکن دران مکان رفیع الشان وعطاے کرسی در یومِ حشر ونصیبے از مقامِ اصالت وبہرہ از طینتِ مقدسہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سربلند نمودند۔ روزے چنان فرمودند کہ دربارۂ تو باین کلمہ ملہم شدم کہ چنانچہ عم این را الطینت اصالۃ محمدیہ مشرف ساختہ بودیم این را نیز دیدیم کہ موضع جبینِ ترا کہ

معدن طینتِ مبارک بہت مشمول عنایتِ خاص کہ از جملہ تشابہات بہت تقبیل فرمودند۔ بعد ازان بہ جمیع انبیائے کرام و ملائکہ عظام امر رسید کہ این موضع را تقبیل نمایند چنانچہ ہمہ آن بزرگواران عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تقبیل نمودند در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرور موجودات ظاہر شدند۔ وحضرت مجدد الف ثانی وحضرتین ہمراہ معلوم می شدند آن حضرت علیہ السلام بہ جانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند واز راہ اکرام پیشانی ایشان بوسیدند۔ بعد ازان بحضرتین متوجہ شدند وپیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند وبر جبینِ من نیز از راہ عنایت بوسہ دادند بعد ازان بر جبین تو تقبیل فرمودند کہ در روضۂ منورہ ترا بہ خلعتِ سبز تا بالائے بلند مثل سرو متمثل یافتم گفتم اَیْنَ ھٰذَا ھُنَ اَشَدُّ مَنَ اَشجر المحمدی نیز روزے فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد ودیگر خلعت در بر من لبیار عالی پوشانیدند۔ وآن خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند ونداد رداد ند کہ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ المراد بہ بِنِسْبَۃِ النقیومیۃِ ہم روزے فرمودند ملہم شدم در بارۂ عبد الاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق ہست وبشارات عشرہ کہ از درگاہِ ما می خواہد بگو کہ دادیم۔ وہم روزے فرمودند کہ فیض از جناب اولاً بمن نازل می شود بعد ازان بر تو می رسد بعد ازان بر سائر افرادِ کائنات مفاض می گردد۔ مثل این بشارت کہ از حضرت عروۃ الوثقی کہ در بارۂ خود سابقاً یافتہ بود بعرض رسانید خوش شدند۔ و فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من وتو ہر دو آمادہ بودیم وہر دو مستور و مناسب آن مقام لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آنکہ در قرب سلطان سمائی شان در دست قلمدان گرفتہ استادہ ام درین ولا سلطان قلمدان طلب داشتہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر

ہم در دست قلمدان دارد او بر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ منتظر باش۔ حضرت من ازین قسم مبشرات کہ ازان نائب رسول برحق دربارہ آوارہ نقرف ظہور فرمودہ بسیار ہست۔ اگر آنہا را مرقوم سازد چندین دفتر پُر گردد۔ ولیکن اکتفا بر ہمین افتاد ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابر بہار　　　کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکِرَامِ وَاٰلِہٖ الْعِظَامِ۔

مکتوب ۱۵۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبد اللہ صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام سلامت انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ بہ نیت طواف غیر مطاف با جمیع فرزندان و توابعان از سرہند بہ آمدہ داخل شاہ جہان آباد گردید چون در راہہا توقفہا خواہد شد بنا بران صلاح آثار صوفی عبد الرحمن را بوعدہ چندماہ ازین جا رخصت نمودہ درمیان راہ د. خورد ہر کس کہ استعداد داشتہ باشد درین سفر فرخندہ اثر رفیق فقیر شود و از میان ابو الاعلیٰ و محمد عمر و فرزندی محمد تقی سلام خوانند مبلغ ہفتاد روپیہ بابت نیاز کہ فرستادہ بودہ اند رسید فاتحہ ترقی یاران خوانند حق تعالےٰ قبول نمایند بیفزاید۔

مکتوب ۱۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَہُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّہَدَآءُ۔ رواہ الترمذی۔ ازین بندہ شرمندہ

از کار مولائے بخشندہ بہ آن مقبول ولہا حق بینندہ سلام وتحیۃ تمام برسد بکرم اللہ تعالےٰ بعد از سعی بسیار در ہمین سال بہ آن اماکن ومشاعر ینابیع فیض ونور ومعادن اسرار بارکہ از موئے مشرف ومستعد گردید وبہ محض فضل وکرم اوسبحانہ از امور مسطور دید آنچہ دید۔ اِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ اما با این ہمہ ذرہ پروری از کمال بے توفیقی وشرمندگی خود چہ گوید وچہ نویسد ؎

فَنِى الْعُمُرُ فِى غَايَةِ الْمَعَاصِىْ وَالذُّنُوْبِ ــــ وَقُرْبُ الْاَجَلِ فِىْ هٰذِهِ التَّقْصِيْرَاتِ وَالْعُيُوْبِ

هيهات هيهات جَاۤءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ وَمَا عِمْلَتُ قَطُّ اِلٰى اٰخِرِهٖ ثُمَّ لَا اَعُوْدُ اِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ صَالِحًا لِلسَّاعَةِ الزَّاجِرَةِ فَكَيْفَ الْفَلَاحُ وَاَيْنَ النَّجَاةُ الَّتِىْ اٰتِيَةٌ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ وَعُقُوْبَتُهَا نَشْدِيْدٌ دَائِمَةٌ بَاقِيَةٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا قَلِيْلَةٌ فَانِيَةٌ فَتَنَبَّهْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْغَافِلَةُ دَائِمَةٌ وَاَقْبِلْ اِلَى اللّٰهِ بِالْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ لِتَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَتَكُوْنَ عِنْدَ رَبِّكِ مَرْضِيًّا جَمِيْلًا۔ هَيْهَاتَ اَنّٰى لَهَا الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۤءَتْ مِيْقَاتُ الرُّجْعٰى وَاوَيْلَاهُ۔ این غم را پایان نیست واین درد را درمان نہ ؎

عمر بگذشت وحدیث غم ما آخر نشد ــــ شب بآخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

باوجود این عقوبات شدید راحت چون بود۔ اشتغال بغیر دے کے سزد۔ درین درد وغم باید مُرد وبہ این الم جان باید سپرد۔ خوش گفت ؎

متاعے کزین رہ گذر می برند ــــ لب خشک وفرگان تر می برند

راحت وقتے شود کہ از نار جہنم لصراط بگذرد وبجنت دار الخلد داخل گردد وقبل آن بلا در بلا وجفا در جفا۔ کریمہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. بدان گواہ ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

خداوندا عمر در جدائی رفت وکار بحساب عذاب نزدیک پیوست تو کریمی و رحیمی عفو فرما و تجاوز نما

اِلٰھِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ

فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ لِذٰلِکَ اَھْلٌ وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَّرْحَمْ سِوَاکَ

اے نفس گناہگار، پروردگار تست غفار۔ مشو نا امید از رحمت بے شمار۔ لہذا با این همه خرابی وکثرت معاصی چندان مورد عنایات الٰہی جل شانہ ونوازش رسالت پناہی که ازان شمہ رمز وبیان را نشاید۔ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ ؎

در پئے این عیش وعشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ہموارہ بدرگاہ وہاب جل شانہ، کمال ملتجی ومتضرع بودند وراہ وصول بہ او اقصی مراتب دولت و سعادت ہست۔ چون شود کہ علی الاطلاق بحر بخشش بجوش آید وبندۂ درماندۂ خود را دران دہد۔ در حریم قدس خویش بگنجاند وبخود بخواند واز غیر برہاند ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

شب و روز در ہمین فکر وخلق وزاری باید بود۔ بارے اگر یافت او نباشد درد غم او باشد

آن کس بیافت دولتے یافت عظیم وانکس کہ نیافت درد نایافت بس است

والّا ازین جہان چہ خواہد برد وبچہ رو جان بہ جانان خواہد سپرد۔ ہیہات این طلب ہم او دہد۔ وہر چہ خواہد او کند۔ اِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در ده کس است

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مکتوب ۱۷۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ به فرزندی اعزی زید توفیقہ وقدرہ می رساند از پریشانی حال وتشتت بال که بسبب ارتکاب سوءِ ہست اعمال وانہماک در لذات وشہوات نقد وقت دارد چه گله نماید اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؎

آتش بدو دستِ خویش در خرمنِ خویش | من خود زده ام چه نالم از دشمنِ خویش

از شامتِ این نفسِ عدو چندان زیر بارِ غم آمده واز غایتِ وحشت ودہشت چنان زندگانی ومعیشتِ دنیا تنگ وتیره گشته وحلاوتِ دنیا چندان تلخ وزہر آب گردیده که نزدیک ہست که سینه یکقلم دیوانه وار به کوه وصحرا رود امّا چه کند سخت پاے بند گشته در زمامِ اختیار رجعت کرده حقوق از دست رفته ہیہات فردا ازین بیش نه خواہد رفت نمی دانم به کدام عذاب مبتلا خواہد شد۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَعِنِّيْ اَعِنِّيْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّيْ اَنْتَ الرَّحِيْمُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَارْزُقْنِي التَّوْفِيْقَ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَبَاعِدْنِيْ عَنْ سُوْٓءِ الْاِخْتِلَافِ رَبِّ قَدْ طَالَ الشَّوْقُ اِلَيْكَ وَلَسْتُ لِاَهْلٍ لِمَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ النَّعْمَاءُ وَاِلَيْكَ الرَّغْبَاءُ يَا اَنِيْسَ الْمُتَوَحِّشِيْنَ

دَیَارَ فِیْقَ الْغُرَبَآءِ وَالْمُسَافِرِیْنَ۔ اَوْحِشْنِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ وَالنِّسْیَ بُلْوَاکَ وَکَذَالِکَ رَاحَۃُ الْقُلُوْبِ وَمُحَبَّتِکَ مُحَآءُ لِلذُّنُوْبِ ذِکْرُکَ یُوْرِثُ الْاَنْوَارَ وَتُلْقِی الْاَسْرَارَ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَبِہٖ تَبْکِی الْعُیُوْنُ۔ دیگر از کثرتِ اشتیاق بذکرِ احوال واطوارِ آن فرزندان اعزّہ چہ نگارد ہمان مصراع مصداقِ حال است ع

فراموشم نہ ہرگز از دلِ ماست

دیگر بار بہ ادائے شب و روز آرزوے لقا ہست در دعاے خیر آن فرزندان باکرم و حیا ہست وَھُوَ السَّمِیْعُ الدُّعَآءَ۔

مکتوب ۱۸۔

بِاِسْمِہِ الْعَظِیْمِ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ۔ بہ وُرُود شفقت نامہ سامی آن مشفق مہربان مکرّم قدردان سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْمَنَّانُ کہ مشتمل بر تفقدات احوال ومحتوی بر اظہار اشتیاق ملاقات این احقر النّاس بود مشرف ومسرور گردید سلامت باشید کہ محبان دُور افتادہ را یاد می فرمودہ آنچہ از راہِ ملال خاطر شریف از استماع قصہ قطاع الطریق ازروے مہربانی ارقام فرمودہ بودند بِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بخیر گذشت دبر جماعہ فقراء ہیچ مکروہے از کفرہ وفجرہ عائد نہ گشت۔ وہر کہ از رفقاے آفاقی از رفاقت تخلف نمود بہ انواع مصائب مبتلا گردید صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ۔ وفقیر با جماعہ خود بہ خیر وعافیت بہ شاہ جہان آباد رسید۔ چند ماہ ہست بنا بر استدعاے دوستان بہ دار الخلافہ

اقامت دارد۔ درین نزدیکی امید وار است کہ بہ مشیئتِ الٰہی جل شانہٗ البر ہند رسد ازان اگر مقدر است دیدۂ دل را بلقاے شریف آن عنصرِ لطیف وسر آمد مشفقان علی التحقیق مسرور و روشن کند۔ الحق بہ ذکرِ مکارمِ اخلاق آن محسنِ آفاق دل را بآن سو می کشد در آنچہ خیر است اللہ تعالیٰ میسر کند مگر بہ تقریب سفر حجاز یکے ازین دو راہ این متمائز حاصل شود و این عاصی بہ مطلب اعلیٰ برسد و استغفار گناہانِ خود کند و بہ دعاے خیر الیشان ہم مشغول اِنَّہٗ المُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ہر جا است محب و مخلص و خیر خواہ الیشان است و شکرگزاری مہربانی واحسان آن مکرم در دلیشان فرزندی ابو الاعلیٰ ہر چند تا حال نہ رسیدہ۔ دائما در کتاب خود کہ این فقیر نوشتہ بود آن قدر اظہار عنایت و مہربانی الیشان نمودہ کہ در خیز تحریر و احاطہ تقریر نہ گنجد۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ وہمچنین فرزندان و دوستان دیگر کہ بملازمت شرف رسیدہ اند ہمہ ممنون الطاف و مرہون بہ احسان الیشانند عنایاتِ الٰہی و الطاف خلافت پناہی لنسبت بہ آن خلاصۂ والا دودمان و خاندان رسالت پناہی مدام در تزاید باد۔ بِالنَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ درازنفسی نمود معذور فرمایند و در دعاے خیر دانند۔ عواقب امور محمود و مشکور باد بِالنُّوْنِ وَالصَّادِ فرزندی کہ خواجہ محمد عمر بالفعل ہمراہ است بہ تبلیغ دعوات و التحیۃ وسلام و نیاز مصدع آنجناب است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۱۹ ۔ بہ شیخ حسام الدین صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب مرغوب برادر عزیز

شیخ حسام الدین زید قدرہٗ و توفیقہٗ بہ اجرائے شرح حصین رسیدہ سبب مسرتِ قلب حزینِ این مسکین گردید ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از حقائقِ پریشانی احوالِ خود از استیلائے غفلت و خطرات و ہجوم وساوس سیئات نوشتہ بودند کم ازان ہست کہ این عاصی دُور از کار افتادہ دُور از کارِ خود دران امور دُور می داند و مضطر آن می شناسد و این بیت حسب حالِ خود می داند ؎

کنون شرمم ز کارم شرمسار ہست زمن ابلیس را صد بار عار ہست

از وسعتِ مغفرت غفارِ مطلق و کمالِ رحمت مولائے برحق جل شانہٗ دل گرفتار سیئات را تسلیہ می دہد و ازان راہ امید وار یہا بہم می رساند ع

کہ مستحقِ کرامت گناہگارانند

آرے ظہور صفاتِ غفاری و ستاری و توابی را وجود گناہگاران درکار است کہ تعطیل صفاتِ واجبی از جملہ محالات ہست۔ ازان ہست کہ این عاصی باوجود کثرتِ معاصی امیدوار ہست کمالِ فضل و احسان ہست۔ عجب معاملہ ہست ہرچند این دید نقص و شر بسیار ورود انوار و اسرار از آن برین بندہ شرمندہ بے شمار کہ زبانِ تقریر و قلمِ تحریر از ادائے آن کوتاہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ آرے خدائے را این کرم شاید و از کریم این قسم احسان ظہور می فرماید در حدیث این ہست کہ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَہَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَہُمْ۔ بہرحال آن برادر گرامی نیز امیدوار رحمت رحیم کریم بودہ

بود اذکار و مراقبات سرگرم باشند و بگریہ واستغفار خصوصاً در اسماء مقید بوند
بلکہ از ذکر بہ مذکور روند و از صورت بحقیقت شوند و از لفظ بمعنیٰ دوند خوش گفت ؎

قومے زوجود خویش فانی	رفتند زحروف در معانی

آنچہ از انتظار دوستان بہ قبور فقراء ازان در نوشتہ بودند فقیر ہم مشتاق لقاے
ایشان در وقتِ عزم سفر قاصد آن اگر ہمان راہ اتفاق افتاد پیش ازان بدوستان
اطلاع خواہد داد انشاء اللہ المتعال پیشتر عزم سفر در ماہِ رجب مقرر بود الحال بجہت
عوارض این عزم موقوف گشتہ بجہت بعضے دوستان براوقات دیگر قرار بستہ ع

تا درمیان خواستۂ کردگار چیست

زیادہ بجز ترغیب یاد خدائے تعالےٰ جل وعلیٰ چہ نگارد ؎

ہر کہ جز ذکر خدائے احسن است	گرشکر خوردن بود جان کندن است

وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ وَالْتَزَمُ مُتَابِعَۃَ الْمُصْطَفےٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ
الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلیٰ

مکتوب ۲۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ ۔ سلام وتحیۂ این احقر
بریۂ جناب مخدوم الانام سلمہ اللہ المنان قبول فرمایند و مشتاق دانند بمضمون رقیمہ
مشیخت پناہ فضیلت وکمالات دستگاہ شیخ عبدالرحیم اطلاع یافت واز ہمہ از حق
جلّ وعلیٰ شناخت سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ
تَبْدِیْلًا ۔ قَالَ الشَّاعِرُ ؎

فَلَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ	وَلَیْتَکَ تَرْضیٰ وَالنَّاسُ غِضَابٌ

اِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ . وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ . در
ہیہات دلے کہ گرفتار غیر ست از وچہ توقع خیر ست ردے کہ مائل بہ کمتر ست نفس امارہ
ازاو بہتر ست . مزخرفاتِ دنیا بنظر حق بینان محقر ست بلکہ از خس کم تر . احتیاج بشریت
جدا ست و مقتضائے احتیاج آن ناشی حقیقتِ ایشان ترا ظاہر بینان چہ دریابند
گرفتاران دنیا اینہا چہ شناسند . حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی مجدد الف ثانی قدس
اللہ سرہٗ جد بزرگوارم در رسالہ مبدأ و معاد نوشتہ اند . الٰہی چیست اینکہ اولیاے
خود را کردی کہ باطنِ ایشان زلالِ خضر ست ہر کہ قطرہ از ان چشید حیاتِ ابدی یافت
وظاہر ایشان سم قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بموت ابدی گرفتار گشت . بظاہر از عوام بشر
اند و بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند بمعنی بر فلک . بظاہر جو نما اند بحقیقت گندم بخش
جلیس ایشان از شقاوت رستہ ست و انیس شان بسعادت پیوستہ . هُمُ الْقَوْمُ لَا
یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ وَلَا یَحْرُمُ اَنِیْسُهُمْ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ . اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ . کفار ظاہر بین در حق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم می گفتند اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَمْثَالِ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاَحَادِیْثُ وَالْقُرْاٰنُ
مخدوم من ازین کلمات این عاصی نہ خود را می خواہد بلکہ کلیۃً در باب ارباب معرفت و
یقین کسانِ ظاہر بین می خواند ؎

کنون شرمم نکاہم شرمسار ست　　　زمن ابلیس را صد بار عار ست

گناہگار را از فکر گناہان ادنے گریہ و استغفار و تضرع اخرٰی . ہیہات تا عقدہ ابہام
فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ . در پیش ست خواب و قرار کرا در کیش ست
اَلنَّاسُ نِیَامٌ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ . آتش در کمال جوش و خروش و آن

مر عاصیان را طبق و سرپوش ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾ مخدومی مهربان سلامت منتسبان طریقه
نقشبندیه احمدیه را این بشارت که جد بزرگوار در رساله مبدأ و معاد نوشته اند کافی است
و زیاده بر آن همه امراض و علل معنویه را شافی دولت دائمی و این بشارت که آن حضرت
به آن ملهم و مبشر اند این است غُفِرَتْ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ أَوْ
بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. و نوشته اند که چندان به این الهام نواختند که
اصلا گنجایش ریب نماند. بعد از آن به انشاء آن مامور ساختند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. کلیات در رسائل و مکتوبات
حضرت مجدد الف ثانی قدس الله سره جد بزرگوار و والد قبله گاهی نیز خان سعادت
عنوان عبدالرحیم خان که از مجازان این طریقه علیه است و صاحب تقوی و حل موجود
اند. اگر بعضی ضروریات از انجا طلبیده اکتساب فرمایند. در مطالعه شریف در آرند
بغایت مستحسن می نماید جهت استجلاب قلوب و حصول مودت مطلوب که اشاره رفته
بود اسم اَلْوَدُوْدُ کریمه اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ مناسب می نماید. هر روز
اگر صد بار یا کم و بیش میسر آید جهت این اغراض اصلا اشتغال به اسما ندارند. اما
چون هر اسمی از اسمای حسنی را موافق معنی آن تاثیر عظیم است بنا بر آن این احقر این اسماء
را مناسب مطالب دانسته نوشته است. إِنَّهُ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَعَلٰى مَا يَشَاءُ
قَدِيْرٌ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ. یک جانماز
بوریا و یک تسبیح که بر آن اسمای الٰهی بخوانند و نماز بگذارند چون پیش خود داشت بخدمت شریف
فرستاده قبول فرمایند بکار برند و به ارسال مراسلات گرامی مسرور دارند. والسلام.

مکتوب ۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ رَفَعَ اللّٰهُ تعالیٰ قَدْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ۔ بورود صحیفۂ گرامی و نمیقہ سامی آن خان سمو المکان مشفق مہربان سلمہ المنان مشرف گردید۔ و مضامین خجستہ آئین آن این محب را بوضوح انجامید از ہمان وقت بجان و دل در دعا مقید ہست از فضل او سبحانہ اجابت آن را مترصد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. مزاج وہاج الشان کہ مقتدائے جرگۂ اسلام اند و کافۂ مسلمین را مطلوب ہست خصوصاً این فقیر را کہ رابطہ صوری و معنوی فیما بین ثابت ہست کمال مقصود و مطلوب ہست اِنَّهُ الْمُعْطِيْ لِكُلِّ مَسْئُوْلٍ ؎

سلامتِ ہمہ آفاق در سلامت تست | بہیچ عارضہ شخصِ تو دردمند مباد

ہیہات این دردیش دل ریش کہ بہ انواع مصائب گناہانِ خویش مبتلا ہست شفائے خود را از کہ خواہد و دوائے این مرض قلب کہ بہ ماسوائے گرفتار ہست و از اشد امراض از شفاخانہ کرام طبیب طلب نماید و ازین در دپیشِ حکیم دانا تا کہ فکر ازالہ مرض قلبی درین فرصت بیشتر اند از اہم مہمات ہست و علاج علتِ معنوی درین مہمات قلیل از اعاظم مقاصد مکرم اکرم الاکرمین رحم فرماید و برین عاصی صرف بخشاید رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس | صد قافلہ درکمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم | یا اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

لہٰذا خود را قابلِ دعا کہ مشروط بکمال صلاح و صفا ہست نمی دانند اما از راہِ عجز و بندگی کرام خداوندی ازان چارہ نہ دارد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضِبْ عَلَیْہِ۔ وَاُحِبُّ الَّتِیْ غَوَاثَ دُعَاءَ الْعَافِیَۃِ مِنْ لَّدَیْہِ۔ امید کہ بہ ارسال نامجات گرامی مشتمل بر چگونگی احوال آسامی محبانِ دُور افتادہ را خبری یافتہ باشند واز آفاتِ آفاقی وانفسی سالم بوند۔ مشیخت پناہ شیخ محمد صالح جوان قابل ہست در خدمتِ المعمورہ خود بسیار معتقد ومحصل ہست۔ اکثر پیشِ فقیر آمد ورفت می نماید وسلامتی ذات بابرکات را می خواہد۔ عَاقِبَۃٌ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔

مکتوب ۲۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خان عالی شان برادر مہربان زید قدرہٗ وتوفیقہٗ ازین درویش دل ریش تحیۃ وسلام قبول فرمایند ومشتاق دانند ودعائے خیر بخوانند واوقات بہ اذکار واوراد ومراقبات معمور ومنور دارند۔ دگریہ واستغفار سحر را مغتنم شمارند۔ ودنیا را وسیلۂ آخرت سازند بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز مجاز بہ حقیقت شوند واز لفظ بہ معنی دوند۔ خوش گفت ؎

قومے ز وجود خویش فانی ——— رفتہ ز حروف در معانی

حقیقتِ این لعنایات اللہ سبحانہٗ از محبت شیوخ کامل ومقتدیانِ رہبر بغایت آسان است وہمین محبت انشاء اللہ تعالٰی سبب دخولِ جنان ہست اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی ہست عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ۔ الحمد للہ کہ این سعادتِ عظمٰی آن گرامی برادر را بر وجہ اتم حاصل ہست۔ امید ہست کہ روز بروز در تضاعف باشد وموجب ترقیات گردد۔ اما عجب کہ از چہ سبب آن برادر مہربان طریقۂ سلوک خود را کہ بہ اہلِ حقوقِ خود سابق داشتہ اند عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ ارسال مراسلات

واظہار لوازم اخلاص ومحبت کہ بجا می آورند چند سال کہ مرعی نمی دارند و تغافل می نمایند درین
مدت ما را از احوال خیر مآل وآزار شما چند اینے اطلاع نہ بود والا چہ معنی داشت کہ حرفے
در پے نمی گرفتم وکس نمی فرستادم۔ ماماہم درین اسفار آزارہائے صعب ومصیبتہای سخت
روداد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ تبدیل بعافیت یافت۔ چون مدتے بود کہ بہ تفصیل
از احوال فرحت اشتمال آن برادر خبر نہ داشت۔ بنا برآن برادر دینی حاجی منصور را کہ ہمیشہ
ملازم فقیر ہست در خدمت ورفاقت ضعفاء بخدمت شریف تا خود مشاہدہ احوال آن
برادر نمودہ دوستان را مسرور سازد وخبرہائے خود بیارد وحاجی مذکور عیال مند اند
وپریشان احوال ہست یقین آن کہ ہیچ وجہ لوازم مہربانی واشفاق واحسان خود را در حق
در حق وے دریغ نہ دارند ونہ خواہند داشت تا در صحبت فقرا بہ خاطر جمعی بگذرانند
وبہ دعاے خیر آن برادر مہربان مشغول باشد۔ امید ہست کہ بزودی مشارٌ الیہ را رخصت
نمایند۔ دوستان را مسرور سازد وخبرہائے خوش بیارد۔ دیگر حقائق این حدود بہ تفصیل
از زبانی حاجی عبد اللہ مذکور معلوم شریف خواہد شد زیادہ چہ نویسد۔ والسلام۔
نصیحتے کہ بیاران خوش یا ہی نمودہ می آید آنست کہ ہمگی متوجہ کار آخرت باشند
وغیراو را سبحانہٗ نشناسند واز عذاب گور وقیامت ترسان ولرزان باشند ہموارہ
بر وظائف طاعات واداے پنج وقت بہ جماعت مقید باشند واوقات گرامی
را بہ ذکر ومراقبہ خصوصاً وقتِ سحر معمور ومنور دارند ودران وقت گریہ وتوبہ واستغفار
لازم گیرند۔ حیاتِ دنیا بسیار قلیل ہست وعذاب وثواب ابدی متفرع برآن۔
الحال وقتِ کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست آتش دوزخ در کمال جوش وخروش
ہست وآن مرعاصیان را طبق وسرپوش۔ چندان بہ ذکر مقید باشند کہ ماسواے

از دل بالکل رخت بر بندد و دل به انوار قدس متحقق گردد۔ دران فانی و مستهلک شود ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دهند

حضرت الیشان ما قدس سرہ اللہ الاقدس نوشته اند که این حالت قدم اول است درین راه۔ بعد ازین مدارج قرب شمار۔ چون شمایان را با اہل این دولت و اولیاے کمل محبت تمام ہست به مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ امید این دولت عام ہست در تحصیل امور صحبت حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبد اللہ را مغتنم دارید که از فیوض و برکات و انوار بزرگان سیراب ہست ع

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان۔ والسلام

مکتوب ۲۳۔ به بادشاه دین پناه نوشته ہست۔

قبله گاها عالم پناها ع گرچه دورم از بساط قرب ہمت دور نیست

بندهٔ لطف شمائیم و ثنا خوان شما۔ از فضل او سبحانهٗ امیدوار ہست که عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبه بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب صورت دُور و مهجور ہست۔ اما خلاصه اوقات به دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت مصروف و اجابت آن را از درگاه مجیب الدعوات به وثوق مامول ؎

می تواند که دہد اشک مرا حسن قبول آنکه دُر ساخته ہست قطرهٔ بارانی را

جَآءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَ اَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ شوق و محبت ہست و ذوق به اعتبار متعلق ہست ـ ان خیراً فخیرٌ وَ اِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ۔ للمولوی المعنوی ؎

ای برادر تو ہمین اندیشهٔ مابقی تو استخوان و ریشهٔ

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی   ور بود خارے ہمہ تو گلخنی

چون این عشق و محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رو بصحرائے عدم نہد و معشوق خود بخود جلوہ کند. ع این کار دولت است کنون تا کرا دہند.

معشوق چون چہرہ بر فروزد عاشق چہ کند اگر نہ سوزد ؎

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت   ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

ہیہات اے گناہگار ترا با این گفتگو چہ کار، ترا فکر گناہانِ خود در کار، گریہ سحر از ہمہ بہتر توبہ و استغفار آن وقت اولٰے تر ؎

اَلْعَاصِیُ اَوْلٰی بِحُرْقَتِہٖ   وَالصُّوْفِیُ اَحَاسِیْ بِحُرْقَتِہٖ

ہیہات ہیہات ؎

ہمہ صبح وصل جویان من و شام نا امیدی   کہ سیاہ بختِ ہجرم شبِ من سحر نہ دارد
کجا زین درد بنالد سر خود بخاک مالد   مۓ وصلِ مستیت او آگہی ز سر نہ دارد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا۔ شخصی چند کلمہ از عشق و محبت و فراق بر خود خواند و بگوشِ این ہجور رساند آتشِ فراق محمدی بدل دو تا غم زدہ مرا از خود بُرد و بگریہ آورد۔ این بیت بگفت دست از ہمہ بشست ؎

محمدِ عربی کابروی ہر دو سرا است   کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سر او

وَاشُوْقًا اِلٰی لِقَآئِہٖ وَیَا اَسَفًا اِلٰی ذِی اقبہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَالسَّلَامُ
اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاحْشُرْنَا مَعَہٗ لِجَارِیَتِہٖ فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

مکتوب ۲۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر فقرا پس از ادائے

تحیّۃ وسلام معروض جناب علیّہ می دارد کہ این عاصی روز دو شنبہ با متعلقان بخیر و عافیت داخل شہر گردید۔ افسوس بہ مطلبے کہ رفتہ بود رسید۔ ہمان بیت مصداقِ حال ہست ؎

بہ طوافِ کعبہ رفتم بہ حرم رہم نہ دادند	کہ بیرونِ در چہ کردی کہ درونِ در در آئی

راہ ہاے دریا تا حال مسدود ہست۔ بنا بر آن بادشاہ دین پناہ از رفتن آن طرف در مجلس رخصت منع فرمودہ اند۔ الحال بہ جہت کارِ خیر عاجزہ بہ این حدود آمدہ تا انقضاے برسات ظاہرًا اقامت درین شہر شود۔ بعد ازان بسمِ ہند رفتہ انشاء اللہ تعالیٰ ازین امر فارغ گشتہ تا قصد راہِ خشکی نماید تا ہمین راہ مراجعت کند۔ آنچہ خیر ہست حق تعالیٰ نصیب گرداند۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید۔ پیامِ گور و قیامت از پیش دوید۔ سفر بعید شدید و زادِ راحلہ ہیچ در ہیچ۔ مگر فضلِ او سبحانہٗ دستگیری نماید و گناہگاران را بدرجہ سابقان رساند ؎

تو دستگیر شواے خضرِ پے خجستہ کہ من	پیادہ می روم و ہم رہان سوار اند

بزرگے می فرماید ؎

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس	صد قافلہ درکمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

از راہِ اخلاص دعاگوے کہ بہ جناب علیّہ دارد چہ معروض دارد حق تعالیٰ آن را بہتر می داند۔ چون آن صاحبۂ مہربان را بہ دوستانِ او سبحانہٗ کہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی اند اخلاص و اعتقاد راسخ ہست بہ مقتضاے حدیث نبوی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ یک دولتِ خاصۂ شان بودہ اند و روزِ محشر در زمرۂ شان محشور شوند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔

بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ درین چند سال بادشاہِ دین پناہ عنایاتِ بے غایات کہ تفصیل آن طولے دارد می فرماید۔ واصلا بر جدائی راضی نہ بودہ اند۔ بعض جا کہ فقیر توقف می نمود دستخط خاص نوشتہ و سواری و باربرداری فرستادہ می طلبیدند۔ الحال چون ضرور شد بہ ہزار حیلہ مرخص گردید ع

عمر بگذشت در پریشانی بنگری تا چہ بازے مانی

زیادہ چہ دراز نفسی نماید ع

سایہ ات کم مباد از سر ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۴۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِیِّهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیِّهٖ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ بِحُرْمَةِ نَبِیِّنَا وَنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْذِفُهُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَهٗ وَیَنْفَسِحُ وَاِلَیْهِ الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقَالُوْا هَلْ لِذٰلِکَ اَمَارَةٌ یُعْرَفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ۔ بکرم اللہ سبحانہٗ این نور در قلب مومن بہ حدے متسع و منفسح می گردد و ہنوز هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ می گوید۔ کَیْفَ وَقَدْ جَاءَ فِی الْخَبَرِ بِطَرِیْقِ الْحِکَایَةِ عَنِ الرَّبِّ لَا یَسَعُنِیْ فِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ

وَلٰكِنْ يَسَعُنِىْ قَلْبُ عَبْدِىَ الْمُؤْمِنِ۔ وَهٰذَا اَمْرٌ ذَوْقِىٌّ لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ۔ ع

هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهَا

رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ وَيَسِّرْ لِىْ اَمْرِىْ۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید پیام گور و قیامت از پیش دو دید غیر از معاصی و بطالت در خود ہیچ نہ دید ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِىْ لَهْوٍ وَلَعِبٍ　　　فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

آتشِ دوزخ در کمالِ جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش اَللّٰهُمَّ نَفُوْرُوْ نَحْنُ فِى الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِىْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ۔ در حدیث صحیح است شخصے پیشِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمد۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخواندنِ این دُعا امر فرمودند وے آن را بخواند و باز اعادہ کرد باز فرمودند۔ بہ تحقیق بخشید خدا ترا۔ مدتے ہست خبرے ازان مشفق و مکرم ندارد ع

ہر کجا ہست خدایا بہ سلامت دارش

مخدوما وقتِ رسیدن بہ اورنگ آباد حین مراجعت گفتگوے مخالفان بر کلام قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سبحانہٗ سرہُ الاقدس خصوصاً بہ صرفِ توسط بسیار ممنوع گردید۔ فقیر ہمان زمان عجالۃ الوقت وریک دو ساعت رسالہ در تحقیق این امر با اجوبہ شبہات اہل دہر تسوید نمود و آن جماعۃ را بہ جہت تحقیق این اعلام کرد ہیچ کدام از ایشان جرأت نہ نمودہ حاضر نہ شدند۔ بہ خاطر فاتر رسید کہ آن را بطریق تحفہ بہ آن مہربان کہ مؤید طریقہ حضرت ایشان بفرستد بنا بران آن را بدستِ صلاح

وتوفیق آثار حاجی ولی محمد کہ عزیز الوجود واز مدتے رفیق این فقیر ہست، در سفر حرمین الشریفین ہم رفیق بودے والحال بتازگی سر بہ این سعادت بہ اہل وعیال مشرف گردید۔ درین آوان مراجعت نمودہ فرستادہ امید کہ بہ مطالعہ شریف در آید، وقبول اہل دل باید۔ مخدوما حاجی مذکور مدیون وکثیر العیال ہست وازراہ عدم وجہ معیشت فرزندانش بادے در قیل وقال۔ لہٰذا مشارٌ الیہ را بہ خدمت شریف فرستادہ تا بدستگیری ایشان بقیہ عمر بے مزاحمت بہ جمعیت بیاد خدا جل وعلیٰ بسر بردہ بہ دعاے سلامتی ذات بابرکات معتقد بود مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ اِنْفَتَحَ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۲۶ - بہ بی بی جیو صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بریہ از ادائے سلام ونیاز وتحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد۔ مدتے ہست کہ خبر خدمہ علیہ نہ دارد۔ اللہ تعالیٰ ذات بابرکات را با کمال عزّ وجاہ حسب خواہش دعا گویان وفقراء دیر گاہ سلامت داراد۔

این دعا از من واز خلق جہان آمین باد

صاحبۂ مہربان سلامت۔ عمر بہ آخر رسید پیامہاے گور وقیامت از پیش دوید وعذاب خدا شدید ودر خود سبب نجات غیر از فضل او سبحانہ ہیچ نہ دید وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی ہر آئینہ بہ بیند وفکر کند ہر کس کہ براے فردا چہ پیش فرستادہ براے روز قیامت چہ آمادہ ساختہ بترسید از خدا۔ بدرستی اللہ تعالیٰ داناست آنچہ شما می کنید۔ وفرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مر اصحاب را کہ آیا خبر بدہم شما را از غرفہا وکوشکہا از اقسام جواہر بہ این مشابہ اند کہ دیدہ می شود ونمود ار

می گردد۔ ظاہر آنہا از باطن آنہا۔ یعنی صفائی آنہا بمرتبہ ہست کہ از بیرون آنہا درون آنہا نمودار ہست۔ و ہمچنین از درون آنہا بیرون آنہا۔ دران غرفہا الذات و شرف و بزرگی چیزے است کہ ہیچ چشم نہ دیدہ ہست و ہیچ گوش نہ شنیدہ۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ مر کرا ہست این غرفہا و کوشکہا۔ فرمود کسی را لبسیار سلام گوید و اطعام کند و ہمیشہ روزہ دار دو نماز بخواند در شب وقتے کہ مردم در خواب آیند۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ آن ہمہ چیز ہا را کہ طاقت دارد۔ فرمود امت من این طاقت دارد۔ و شمارا خبر دہم ازین کسے کہ پیش آید برادر خود را یعنی مومن را، پس سلام کرد برادر و کسے کہ خوراند طعام را با اہل و عیال خود یا آنکہ سیر کند آنہا را و کسے کہ روزہ داشت رمضان را و از ہر ماہ سہ روز۔ پس تحقیق ہمیشہ داشت روزہا را و کسے کہ خواند نماز عشا را و نماز فجر را در جماعت۔ پس تحقیق نماز گزارد بشب و مردم در خواب رود کہ یہود و نصاریٰ و مجوس باشند یعنی کافران۔ و فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ قضا کند حاجت برادر خود را یعنی مومن را، باشم ایستادہ نزد میزان او پس اگر راجح و غالب شد میزان او پس بہتر و الا من شفاعت او می کنم۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل می شوند اہل بہشت در بہشت۔ و اہل دوزخ در دوزخ، موت در میان بہشت و دوزخ آوردہ ذبح کردہ شود۔ پس مؤذنے ندا کند اے اہل بہشت موت نیست و اے اہل دوزخ موت نیست۔ ہر کدام ہمیشہ ہست در آنچہ او ہست ؎

پس کنم خود زیر کان را این بس ہست | بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

از عنایات الٰہی جل شانہ کہ شامل حال این عاصی ہست چہ عرض نماید و از ان انوار و اسرار چہ در بیان آرد۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

انشاء اللہ تعالیٰ عریضۂ مفصل تر بخدمتِ گرامی ارسال خواہد داشت. صاحبۂ مہربان قدردان سلامت. حامل عریضہ محمد صادق بزرگ زادہ از مخصوصانِ این فقیر است معاملہ کہ خدائی درپیش دارد. چون ہیچ نہ دارد بہ وسیلۂ این عریضہ بہ آن سدۂ سنیۂ رسیدہ امید کہ از غایتِ کرم از خیراتِ عامّہ بہرہ ور گردد. و از این معاملہ بہ جمع خاطر فارغ شود ع

سایہ ات کم مباد از سرِ ما

والسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۲۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. احقر بریۂ پس از اداے سلام و نیاز و تحیّہ معروض جناب علیّہ می دارد کہ این خیرخواہ در حین مظانِ اجابت دعا ہموارہ بہ دعاے سلامتی ذاتِ بابرکات و ترقیِ درجات و دخولِ جنان بے عذاب و بے حساب مشغول می باشد و از فضلِ او سبحانہٗ امیدِ قبولِ آن دارد ؎

می تواند کہ دہد اشکِ مرا حسنِ قبول | آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

دیگر چہ گوید کہ مگر آن کہ حدیث چند از احادیث سرورِ کائنات عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ نویسد. پُرسیدہ شد پیغمبر خداے را صلی اللہ علیہ وسلم ازین آیہ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ یعنی منزلہاے طیبۂ پاک در جنات عدن. یعنی آن مساکن چہ قسم و چہ طور اند۔ فرمود قصرے است از یک دانہ مروارید و در آن قصر ہفتاد سرا است از یاقوت سرخ و در ہر سراے ہفتاد خانہ است از زمرد سبز و در ہر خانہ تختے و بر ہر تختے ہفتاد فراش از ہر رنگ و در ہر خانہ ہفتاد مائدہ و سفرہ و بہر مائدہ ہفتاد الوانِ طعام کَذَا وَکَذَا اَرْزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْهَا. و نیز مروی است از عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت آمد جبرئیلؑ

پیش پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود اے جبرئیل چہ چیز است مرا کہ می بینم ترا پریشان گفت جبرئیلؑ نہ آمدہ ام پیش تو تا آنکہ امر کرد حق تعالیٰ بکلید ہائے دوزخ۔ یعنی بہ دیدنِ دوزخ۔ پس فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا جبرئیلؑ صفتِ دوزخ بمن بگو۔ پس گفت جبرئیلؑ کہ بدرستی اللہ تعالیٰ امر کرد بہ دوزخ پس افروختہ شد آتش بر آن ہزار سال تا آنکہ سُرخ گشت۔ باز افروختہ شد بر آن ہزار سال تا آنکہ سفید شد باز افروختہ شد آتش بر آن تا آنکہ سیاہ شد۔ پس آن دوزخ سیاہ است پر ظلمت و تاریکی کہ روشن نمی شود شرارہائے آن۔ و فرو نمی نشیند لہبِ سوزندگی آن۔ گفت جبرئیل سوگند بہ کسے کہ ترا براستی فرستادہ است۔ اگر بدرستی مقدار سوراخ سوزنے کشادہ شود از دوزخ ہر آئینہ بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از گرمیِ آن و اگر بدرستی دریائے از دریاہائے دوزخ ظاہر شود بہ سوے اہلِ دنیا۔ پس نظر کنند اینہا بہ سوے او ہر آئینہ بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از زشتیِ روے او و از گندگیِ بوے او۔ و اگر بدرستی یک حلقہ از حلقہ ہائے زنجیرِ اہلِ دوزخ نہادہ شود بر کوہہائے دُنیا۔ ہر آئینہ فرو رود تا آنکہ برسد بہ زمینِ پایان۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ ہیہات با وجود این امور چگونہ است فرح و سرور این ہمہ غفلت و غرور۔ باید کہ آدمی ہمیشہ در تفکر و تدبیر این امور بکند و بتضرع و استغفار و زاری بسر برد امید کہ بحرِ رحمت بجوش آید بر بندہ بہ بخشاید۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس	صد قافلہ درکمین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

صاحبۂ مہربان قدردان سلامت بہ جہت اداے حق بعضے اہلِ حقوق و صلہ رحمی از

ارحام قریب مصدّع خدمتِ علیہ می گردد کہ عصمت پناہ فضل النسا، دختر برادر این فقیر عارف باللہ شیخ محمد عبید اللہ قدس اللہ سرہ العزیز کہ بہ کمالِ صلاح و تقوی و غربت و شکستگی آراستہ است از آنجا کہ کثیر العیال است و دخلش بسیار کم قرار خیلے مدیون و پریشان حال امیدوار فضل و کرم آن عالی جناب است۔ پسر کلانِ خود محمد صبغۃ اللہ کہ بہ فضیلت و صلاح آراستہ است بہ آن جنابِ علیہ فرستادہ است تا از راہ کرم و فضل آن درگاہ ادائے دینِ خود نماید و از قرض خواہان بری الذمہ گردد۔ ہر چہ بخاطر مبارک آید عین صواب است۔ بخدمتِ علیہ پے در پے تصدیعات می دہد امید است کہ آن سبب کمال نجات آخرت و مزید رحمت شود ع

سایہ ات گم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۳۸ ۔ بہ بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز و تحیہ بہ جنابِ علیہ می رساند بہ ورود عنایت نامۂ نامی کہ از روئے کمالِ مہربانی بنام زدِ این عاصی ساختہ بودند مشرف و مکرم گردید آنچہ از غلبۂ وبا و طاعون ایما فرمودہ بودند معلوم گردید۔ این فقیر پیشتر ہم این اخبار شنیدہ بود و ہموارہ در اوقاتِ اجابتِ دعا بہ دعائے سلامتی ذاتِ با برکات مشغول بودہ و ہست از کرمِ او سبحانہ امید است کہ قبول فرماید و دیگر آن صاحبۂ مہربان را بکمال خیر و خوبی داراد ع

این دعا از من و از خلق جہان آمین باد

مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ این فقیر مرحمت شدہ بود رسید و بموجب تفصیل قسمت نمود اللہ تعالے

قبول فرماید و بپذیرد۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کم نمی کند صدقہ مال را۔ و تواضع کم نمی کند ہیچ یکے برای خدا مگر آنکہ بلندی می کند اللہ تعالےٰ او را و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ کسے کہ داد چیزے از مالے از مالہائے خود در راہ خدا طلبیدہ می شود او را از درہائے بہشت۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ تسبیح گوید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہ یک بار وَالْحَمْدُ لِلّٰہ گوید یک بار وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ گوید یک بار وَاللّٰہُ اَکْبَرُ گوید یک بار نشاندہ می شود او را درختے در بہشت کہ تنۂ آن از یاقوت سرخ است کہ مکلل بہ مروارید است و میوۂ آن شیرین تر از شہد است و نرم تر از مسکہ۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدرستی در بہشت ستونہا است از یاقوت و بر آن ستونہا غرفہا است از زمرد و مر آن را درہا است کشادہ کہ می درخشد مثل درخشیدن ستارۂ درخشان۔ اصحابؓ گفتند یا رَسُوْلَ اللّٰہ دران غرفہا کہ ساکن خواہد بود۔ فرمود کسانے کہ برائے خدا محبت دارند و برائے خدا می نشینند و برائے خدا ملاقات می کنند۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے گروہ زنان صدقہ و خیرات کنید۔ پس بدرستی کہ نمودہ شدم شمایان را کہ اکثر اہل دوزخ اند۔ پس گفت زنے ازین زنہا چہ خبر است ما را کہ اکثر مایان در دوزخ اند۔ فرمود لبسیار می گوئید شما لعنت و دشنام را و کفران نعمت شوہر می کنید۔ چون قاصد بر سر راہ بود و این فقیر نیز فی الجملہ بہمین قدر اکتفا نمود یا لجملہ۔ پس ببینید کہ فردا چہ آمادہ کردہ است درین سفر بعید شدید را کہ در پیش است چہ زاد راحلہ مہیا ساختہ ہمین بیت حسب حال است سہ

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　شَیْئًا لِلّٰہ از جمال روئے تو

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ آخر وقت اصحاب خود را وصیت کرد کہ پیش جنازۂ من ہمیں بیت خواہید خواند۔ آرے ہر چند عجز و شکستگی بیش عنایت خداوندی جل و علا

شانہ بیش از بیش است۔ چون این عجز و شکستگی بکمال رسد مظہر انوار و اسرار قدس گردد ع
این کار دولت است کنون تا کرا رسد

صاحبۂ قدردان سلامت آنچہ بہ ہمشیرہا و دیگر برادران عنایت شدہ بود بروقت رسید و سبب ازدیادِ دعا گردید۔ اما ہمشیرہ عزیزہ عاقلہ بالو کہ کثیر العیال است و بالفعل کارِ خیر عاجزہ خود درمیان دارد و اکثر بیمار می باشد گاہے از خوانِ الوانِ احسانِ ایشان چیزے نیافتہ و ہم چنین فرزندی شیخ محمد ہادی برادر کلان فرزندی محمد پارسا کثیر العیال است بکمال حق طلبی و تقویٰ و امر صلاح موصوف امید است کہ ہر چہ از وجودِ خیرات باین طرف عائد گردد موافق قسمت بہ ہمہ برسد چون ضرور بود این ہمہ جرأت نمود ع
سایہ ات کم مباد از سر ما
وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۲۹ - بہ بی بی جیو نوشتہ است

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِہِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بعد پس از ادائے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد کہ بہ ورودِ عنایت نامہ سامی معزز و مکرم و مشرف گردید شش ستارن شامیانہ کہ از راہِ کرم و فضل بہ جہت سایۂ مسلمین و مصلین عباد خصوصًا روزہائے جمعہ و اعیاد درعین وقتِ احتیاج رسید امید است کہ این عمل صالح دائم موجب دفع ضرورِ قیامت بود و کمال حرارتِ آن روز کہ بہ سبب غایت قرب آفتاب خواہد بود و مردمان عرق عرق خواہند گردید۔ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ نزدیک می شود آفتاب روزِ قیامت و می رسد بہ مقدار یک گروہ و زیادہ کردہ می شود در حرارتِ آن چنان و چنین۔ و عرق می کنند مردم دران

به اندازهٔ گناهانِ خود۔ پس بعضے مردم را می رسد تا شتالنگ و بعضے را تا ساقِ او و
و بعضے را تا لبِ دہان در می گیرد۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی عرق
می گیرد آدمی را در محلِ حساب تا آن که می گوید آدمی اے پروردگارِ من از فرستادنِ تو
مرا بسوئے دوزخ آسان تر ہست بر من از چیزے کہ می یابم الحال او می داند آنچہ
دران ہست از شدتِ عذاب و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آفتاب بالائے
سرہائے مردم خواہد بود روزِ قیامت و اعمالِ نیک ایشان سایۂ خواہد کرد آنہا را
ازان۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول کسے کہ وارد می شود در ظلِ خدا ہر آئینہ
شخصے ہست کہ شفقت کرد فقیر را تا صدقہ داد بہ او۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ و
وسلم کسے کہ سایہ کند بر غازی را سایہ کند اللہ تعالےٰ او را روزِ قیامت۔ پس سایہ کردن
مسلمانے را کہ در عبادتِ خدا اند برین حکم دارد۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کسانے کہ برائے خدا محبت دارند روزِ قیامت در زیرِ سایۂ عرش خواہند بود و ہم چنین
کسے کہ برائے خدا گرسنہ را بخوراند۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ قضا بکند
حاجت برادر مومنِ خود را یعنی مسلمانے را می باشم من ایستادہ نزد میزانِ او یعنی وقت
حساب پس اگر راجح و غالب شد میزانِ او یعنی حسنات او بر سیئات بہتر و بالا من شفاعت
خواہم کرد۔ حدیث در فضل ذکرِ خفی فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہ تحقیق فضل
ذکرِ خفی کہ نمی شنوند آن را کرامُ الکاتبین، یعنی بر ذکرے کہ می شنوند آن را ہفتاد چندان
وقتے کہ می شود روزِ قیامت و جمع می کند اللہ تعالےٰ جملہ خلائق را برائے حسابِ ایشان
و می آرند حفظہ یعنی کرامُ الکاتبین بہ آنچہ یاد کردہ اند و نوشتہ اند از اعمالِ آنہا می فرماید
حق تعالےٰ ایشان را بہ بینید آیا چیزے باقی ماندہ است مر این بندہ را علے پس می گویند

آن ملائکہ کہ نہ گذاشتیم ہیچ چیز را ازان چہ دانستیم وحفظہ کردیم مگر آن کہ ادرا احضار کردیم ونوشتیم۔ پس می فرماید حق تعالےٰ آن بندہ را بدرستی مر ترا نزدمن حسنہ آن ہست کہ نمی دانی آن را ومن جزامی دہم ترا بآن وآن ذکر خفی ہست۔ پس ذکرِ خفی کہ آن را حفظہ نمی شنوند ذکرِ قلب ہست کہ آن مورثِ معرفتِ حق ہست و مثمرِ اطمینانِ نفس کہ بہ آن مصداق این آیۂ کریمہ می گردد یٰۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ یعنی اے نفسِ مطمئنہ برگرد و رجوع بکن بہ سوئے پروردگار خود در حالیکہ تو از و راضی و او از تو راضی باشد در آئی۔ در اعداد بندگانِ خاص من در آئی در بہشت۔ پس مداومت بر ذکر قلبی کہ منیج این نعمت است ضروری آمد پس بہ آن مداومت باید نمود تا ذکر ملکہ دل شود۔ و اصلا زوال نہ پذیرد و بہ حدے کہ نسیان ما سوا از دل شود و دل مستغرق نور الٰہی گردد۔ و بغیر او اصلا نگردد ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا رسد

بعد این مراتب بسیار و معارف بے شمار وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ہ چوآن صاحبہ را بہ اہل این دولت کمال محبت ہست بہ مقتضائے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی باکسے ہست کہ محبتِ او بہ آن ہست۔ و ازین دولت نصیب کامل ہست اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی در آخرت این نور جلوہ فرماید و راہ بہشت کشاید ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس ہست | بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

آنچہ از راہ کرم بہ محمد صادق مبلغ پنجاہ روپیہ مرحمت شدہ بود چون بر وقت احتیاج او رسید امید کہ ذخیرہ آخرت شود و نعم البدل میسر گردد۔ و آنچہ در عنایت نامہ مرقوم بود

کہ برائے خرچ فقرا اعطا کردہ اند۔ بیش از ین مبلغ دو صد روپیہ فرستادہ شدہ رسیدہ باشد
صاحبۂ مہربان سلامت فقیر این حرف را اصلاً ننوشتہ دیگر سفارش محمد صادق و طلب
شما یا نہ التماس نہ کردہ۔ آن صاحبۂ مکرمہ خود خبر فقرا می گیرند و محتاج بہ اظہار نیستند
اللہ تعالیٰ دیر گاہ ذاتِ بابرکات را با کمالِ خیر و خوبی سلامت دارد ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما   وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۳۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے
سلام و نیاز و تحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد کہ از حسن و جمال و کمال ماہ مبارک رمضان
چہ عرض نماید کہ باین خوبی و بزرگی ہیچ رمضان این فقیر را یاد نمی آید ہر شبے از آن گویا
شب قدر ہست و انوار و اسرار فیوض و برکات مثل ابر نیسان می بارید و نزول ملائکہ
رحمت و فُتِحَ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَالْجَنَّۃِ عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ مشاہدہ می کردند
زمین و آسمان پُر انوار بود و مملو از خیرات و برکات۔ این عاصی با وجود این ہمہ معاصی ہر
شب چندان چندان مستغرق این انوار و اسرار و مشاہدات و تجلیات بے شمار با عنایات
و الطاف بے قیاس محض فضل و کرم ایزد وہاب می گشت۔ و آن قدر سرورِ کائنات
و بعضے اکابر دیگر انبیا و ملائکہ عظام می فہمند کہ از حیطۂ بیان خارج ہست و از حصر
و عدد بیرون ع

کہ مستحق کرامت گناہگار انند

الحمد للہ دران اوقاتِ مرجوّہ ہمیشہ بہ دعاے ترقیِ درجات و مزید بقائے حیات
آن صاحبۂ مہربان مشغول بودہ و می باشد حق تعالےٰ بہ کرم خود قبول فرماید۔ فرمودہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ روزہ داشتن یک روز از رمضان در سکوت و خاموشی بنا کند اللہ تعالے او را خانہ در بہشت از یاقوت سرخ یا زمرد سبز۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی در بہشت درختے است کہ می برآید بالاے آن و درخت حلہا و از پایان آن اسپان ابلق کہ زینہا از طلا یا شدہ لگامہاے آن از مروارید و یاقوت و آنہا را بال و پر باشند یک گام آنہا برابر رسیدن نظر است و سرگین و بول نہ خواہند کرد۔ پس سوار می شوند بر آنہا اولیاے خدا۔ پس پرند اینہا ہر جا کہ خواہند پس خواہد کسے کہ پرسد بگوید اے پروردگار ما بتحقیق اینہا از ان کیستند۔ پس گفتہ می شود کہ اینہا از ان کسانے کہ انفاق و خیرات می کردند و شما بخیلی می کردید و بودند اینہا کہ قتال می کردند یعنی با کفار در راہ خدا جل و علی و شما بزدلی و نامردی می کردید۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ شکایت کرد آتش دوزخ بہ سوے پروردگار خود۔ پس گفت اے پروردگار بعض اجزاے من بعض دیگر را خورد۔ پس اذن دادہ شد مر آن را بہ دو نفس۔ یک نفس در شتا و یک نفس در تابستان۔ پس سخت تر آنچہ می یابید از حرارت در دنیا از حرارت آن نفس دوزخ است و سخت تر آنچہ می یابید در سرما یعنی در دنیا از زمہریر آن نفس است۔ ہیہات بر آدمی چہ بلا است و برین گوشت و پوست چہ عذابہا ہمہ آن آتش سوزان این آدمی و سنگ است و آتش فروزان آن آدمی کہ در ہواے نفس و شیطان بند است فکر دفع باید نمود تا از عذاب الہ تعالیٰ خلاص شود و نفس سرکش را تمام و کمال منقاد و مطیع امر الہی باید نمود تا از عذاب جہنم آزاد شود و داخل جناب نعیم و رضاے حضرت کریم گردد یٰۤاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝

گوئی توفیق وسعادت درمیاں افگندہ اند | کس بمیدان درنمی آید سواران راچہ شد
بس کنم خود زیرکان رااین بس است | بانگ دو کردم اگر دردہ کس است

صاحبہ مہربان سلامت، وظیفہ مرزاعبداللہ تاحال نہ رسیدہ وہمچنین وظیفہ شفیع اللہ سرہندی نیز لہذا آن جماعہ بسیار پریشان اند وبکمال عسرت می گذرانند امیدوار فضل وکرم آن صاحبہ مہربان اند ؎

سایہ ات کم مباد از سرما | وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

فرزندان باوالدۂ خود تسلیمات معروض می دارند امیدوار قبول اند۔

مکتوب ۱۳۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ گرامی و نمیقۂ سامی آن مخدومی ومخدوم الانام مشرف ساخت ومضامین خجستہ آئین آن را شناخت واحوالِ مرقومہ آن را دریافت۔ مخدوما درین مقام مجالِ سخن بسیار است کہ بالفعل وقت تقاضاے تفصیل آن نہ دارد مجمل آن کہ بندہ شدن منحصر درکمال عبودیت وبندگی است کہ مقصدِ انبیاء واولیا ہمان است۔ ہرچند دران راسخ تر دران بارگاہ مقبول ومحبوب تر۔ اصل عبودیت عبارت ازکمال تذلل وتخشع است بحسب ظاہر وباطن چنان بہ مولاے خود تواضع نماید کہ از خود نامے ونشان نہ گذارد۔ وفانی ومستہلک گردد۔ درین مقام ہم بہ اعتبار تفاوت اقدام مراتب بے شمار است ومنازل بسیار تاکرا بہ حقیقت این فنا وبندگی مشرف سازد وبہ کمالِ این معنی رسانند۔ وہرچند درین حال راسخ وکامل بود ہمتش مقصور برکسب مراضی مولاے حقیقی شود۔ ونفسش بنہایت انقیاد واطمینان مشرف گشتہ مورد خطاب یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ

إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً. فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي. گردد۔ مع ذالک از
راه کمال عجز و انکسار و تواضع خود را بدترین خلائق یابد و مورد این بیت ؎

کنون شرمم ز کارم شرمسار ست زمن ابلیس را صد بار عار ست

خود را شناسد۔ چون این دید بسر حد رسد منظر چندان انوار و اسرار و الطاف و
عنایات محبت و محبوبیت و خلت که شمه ازان بیان را نتوانند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ وظاہر این عارف بمشابه منقاد
احکام مولا می گردد که اگر بالفرض ذلتے ازو واقع شود خود را در قعر جهنم می یابد و چندان
ندامت و استغفار بر آن می افزاید که مثمر ترقیات بے شمار می گردد۔ و در حکم آیۂ کریمه
أُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ می در آید۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى
جَلِيسُهُمْ وَلَا يُحْرَمُ أَنِيسُهُمْ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ۔ درین وقت
رو بخلق به جهت دعوت مشرف می شود و ظاہرش بعوام در امور عادی ملحق می گردد اسباب
توکل مطلقاً از دست نمی دہد۔ نه آنکه بالکل منہمک در اسباب شود بحدے که در رنگ
عوام مرتکب ہمه آن گردد۔ بالجمله خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا۔ و آن که مدعی فنائے
باطن و در انقیاد احکام مولا متہاون و ناقص ست ہر چند تہاون او بیشتر نقصان بیشتر
الحمد للہ که این حال فنا که عبارت از مقام عبودیت ست بر آن مخدوم از مدتی کشوده
ست۔ امید ست که يَوْمًا فَيَوْمًا ازین متضاعف بود و آثار بقا و انوار و اسرار خلت
و محبوبیت واجب الاستتار ست که در شرح و بیان نه گنجد خصوصاً درین ماه مبارک
رمضان قبل آن به مدت قلیل چندان این اسرار کشوده و آن قدر زیر بار جود کردند
که گاہے خود را تاب تحمل آن نه دید و معامله قریب به دک و فک می رسید وَمَا ذٰلِكَ

عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بلے ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند

و بسبب ظہور این انوار و برکات، و تجلیات، و مشاہدات گاہے بہ خاطر می گذشت کہ اگر زنار داران درین وقت حاضر باشند زنارہائے خود را پارہ سازند و اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ گویان در زمرۂ محمدیان درآیند ~

ہر کرا روئے بہ بہبود نہ داشت دیدنِ روئے نبی سود نہ داشت

اطالت بسیار نمود معذور خواہند فرمود ~

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِيْ عُقُمٍ

چون فضیلت مآب تقویٰ دثار ملا محمد کہ از سکنہ آن دیار است و ہمچو اسم خود بحسب ظاہر و باطن محمود و محبوب اولاً بہ رفاقت شیخ محمد یوسف گردیدی مرحومی بہ شرف صحبت و انابت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب مشرف شدہ بود و از ہمان وقت بہ این فقیر کثیر التقصیر نشست و خاست دارد چند بار بہ جہت زیارت مزارات پُر انوار بہ سرہند رسید مورد فیوض و انوار گردیدہ بود۔ درین رمضان مبارک نیز این جا بود و وید آنچہ دید عازم آن حدود بود۔ بہ این چند کلمہ نامربوط مصدع اوقات شریف گردید۔ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۳۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ مخدوم زادہ بر جادۂ مستقیم باشند از این درویش دل ریش سلام و تحیہ قبول فرمایند و مشتاق لقائے بہجت

افزاے دالستہ از دعاے خیرات دارین فراموش نہ سازند مخدوم من چند گاہ شد کہ فقیر را درد پا وزانو کہ موروثی است حادث شدہ بود بہ حدے کہ از مشی بسیار عاجز ماندہ لہٰذا نماز ہاے فرض ہم درون خانہ می خواندہ الا نماز جمعہ کہ در میان پالکی نشستہ می رفت۔ اَمَّا بِاللّٰہِ الحَمْدُ کہ آزار گویا منحصر در قیام ومشی بود وبطور خود در نشستن چندان ایذا نبود۔ تناول داروے گرم خود فقیر را از جملہ محالات است۔ بعضے تیلہاے گرم استعمال نمودہ شد ہر چند آن ہم بہ دل ودماغ تاثیر عظیم کرد وحرارت بسیار شد اما درد پا تسکین یافت۔ روغن گلاب فقط در استعمال دارد۔ دو بار گلاب خیارشنبر خوردہ۔ الحمد للّٰہ کہ درین ایام خفت تمام است بہ حدے کہ گاہ گاہ پیادہ تا دروازہ می رود ومی آید درین باب ہر چہ بہ خاطر شریف برسد از دوا داخلی خارجی کہ مناسب حال فقیر باشد بنویسند اگر چیزے موجود بود بفرستند وحقیقت آن را مرقوم سازند چون گاہ گاہ از حرارت بہ دل ودماغ می دود اگر قدرے عرق بید مشک وگلاب اول بہم رسد ارسال نمایند ہیہات ہیہات عمر بہ آخر رسید وپیمانہ گور وقیامت از پیش دیدہ غیر از خجالت وشرمندگی از ان بارگاہ در خود ہیچ نہ دیدہ عذاب آخرت شدید حیران است چہ کند وفردا چہ عذر آورد وغیر از اعتراف بہ گناہ ہیچ عذر نیست لہٰذا نظر بر صرف رحمت اُو دوخت ست

رَحْمَۃُ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُہَا تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

ازین غم وغصہ بسوخت ع تو اہم لبشد از دیدہ درین فکر جگر سوز۔

بہیہات تا عقدۂ ابہام فَمِنْهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَمِنْهُمْ فِي السَّعِيرِ در پیش است خواب
ناآرام کرا در کیش است۔ این درد را پایانے نیست و این الم را غیر از فضل او سبحانہ
درمانے نہ۔ خوش گفت قطعہ۔

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس	صد قافلہ دلکین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

ہر چند از عالمِ غیب مژدہ ہائے بلند و بشارتہائے ارجمند و نوازشہائے عظیم می فرمائید
اَمَّا مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

مخدوما خاطر حزین بہ جہت دینِ شاہان و جمعیتِ فرزندان ایشان غمگین می باشد اللہ تعالےٰ
جمیع را آسان ساز د از حقیقتِ دینِ خود خواہند نوشت کہ چہ قدر ماندہ اِنَّهٗ الْمُيَسِّرُ
لِكُلِّ عَسِيْرٍ۔ فرزندانِ ارجمند و جمیع اہلِ بیت را خصوصاً مخدوم زادہ گرامی خواجہ
میر، سلامِ فقیرانہ این فقیر قبول نمایند و در کارِ آخرت سرگرم باشند این فقیر را در دعا شامل سازند

کار این است و غیرِ این ہمہ ہیچ

وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۳۳۔ بہ محمد پارسا صدور یافت۔

بِاسْمِهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ۔ فرزند ارجمند سعادت مند
محمد پارسا از این فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند دائماً بیادِ او سبحانہ باشند و خود نباشند ۝

دائما ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ حال　　　می دار نہفتہ چشم دل جانب یار

مصداق کریمہ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ ع کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔

مکتوب ۳۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد کہ این احقر بہ دعاے سلامتی و خیریت، و کمال حسن خاتمت ذات بابرکات آن فاطمۂ زمان اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ بسیار مقید است و اجابت آن را از حضرت واہب العطایات متر صد ہے

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

از کمال سعادت ایشان است کہ علی الدوام بہ نہایت تضرع والتجا بدعاے حسن خاتمہ و ایمان و توبہ و استغفار بغایت ملتجی و متضرع باشد۔ ہمیشہ عیوب و معاصی خود در نظر دارد و اظہار عجز و شرمندگی در جناب قدس او سبحانہ نماید از عذاب قبر و آخرت ترسان و لرزان بود و با چشم گریان و دل بریان دست بردارد و خواہد آنچہ خواہد خوش گفت۔ قطعہ

یارب برہانیم ز حرمان چہ شود　　　راہے دہیم بکوے عرفان چہ شود

صد گبر کہ از کرم مسلمان کردی　　　یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود

باشد کہ بحر رحمت بہ جوش آید و طالب بےچارہ را بہ بخشاید و در حریم قدس خود در آرد۔ عزیزے گفتہ ہے

تو بعلم ازل مرا دیدی　　　دیدی آنگہ بعیب بخریدی

تو بعلم آن من بعیب ہمان　　　رد مکن آنچہ خود پسندیدی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ یعنی چون پرسند ترا
ای محمد بندگان من از من پس نزدیک ترم ہرچہ می گویند می شنوم اُجِیْبُ دَعْوَۃَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اجابت می کنم خواندن خواہندہ را چون مرا بخواند۔ وحاجت اورا
رواسازم۔ واو بما بسے تر داند عالم الاسرار۔ پس خواص بندگان خود این سر بکشودہ
وقرب خود عیان نمودہ ودعاے ایشان اجابت فرمودہ فی الحدیث لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ
اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ یعنی رد نمی کند قضارا مگر دعا وزیادہ
نمی کند در عمر مگر نیکوئی۔ ہیہات نیکوئی نہ دارد وبہ فضل وکرم التجا بر آرد۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز ومپرس | صد قافلہ در کمین بیامرز ومپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم | اے اکرم الاکرمین بیامرز ومپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مکتوب ۳۵ ۔ بہ حاجی حبیب اللہ صمد دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ ارشاد پناہ
کمالات دستگاہ اخوی اعزی حاجی الحرمین الشریفین لازال کاسمہ حبیب اللہ سبحانہ، ازین
درویش دل ریش سلام عافیت انجام قبول نمایند ومشتاق لقاے بہجت افزاے خود دانستہ
از دعاے خیر فراموش نسازند۔ احوال فقراے این حدود مستوجب ہزاران سپاس وشکر
ایزد متعال ہست وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔
امید کہ آن برادر گرامی نیز در کمال جمعیت واستقامت باشند اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ
استماع قصص واخبار تکمیل وارشاد آن برادران ودوستان راغوش حال می دارد وموجب

مزید حمد و شکر حق سبحانہ می گرداند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ حق تعالےٰ بیفزاید و مزید بر مزید کند فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ درحق شمایان کہ مقبولِ خاص از حضرت اقطاب پناہ والد بزرگوار اند۔ فقیر را امیدہائے عظیم ہست و توقعاتِ جسیم اگر ظاہر کنند کم کسے باور کند اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قِبَابِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ قبابِ اولیاء صفاتِ بشریتِ ایشان ہست آنچہ سائر الناس بہ آن محتاج اند ایشان نیز در رنگِ آن محتاج اند کفار درحق سرورِ کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات می گفتند مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ۔ الٰہی چیست این کہ اولیائے خود را کردی کہ باطنِ شان زلالِ خضر ہست ہر کہ یک قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت و ظاہرِ شان سمِ قاتل ہست ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار گشت۔ باطنِ ایشان رحمت ہست و ظاہرِ شان زحمت۔ بصورتِ جو نمایند بہ حقیقت گندم بخش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند و بہ معنیٰ بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ این فقیر را عزم حرمین الشریفین مصمم ہست۔ اما راہ دریا از یعنی در ہزنی فرنگ بند ہست۔ شوق بہ آن راہ کہ متضمن زیارتِ بزرگان ہست و لقائے عزیزان و دوستان بسیار غالب ہست و این فقیر بہ کمالِ عجز طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَآئِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ خوش گفت۔ شنوی:

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت	ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند	در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند اِلَّا اللّٰہ باقی جملہ رفت	شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

هیہات این عاصی را بہ آن گفتگو چہ کار۔ گناہگاران را فکر گناہ اولیٰ۔ وتذکرِ احوالِ آخرت وعذاب وثواب آن اعلیٰ۔ گریہ وتوبہ واستغفارِ سحر از ہمہ بہتر وتہیۂ اسباب آخرت از جملہ خوش تر ؎

مَرَّتْ اَلْعُمْرُ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ فَآھًا ثُمَّ آھًا ثُمَّ آھًا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم سلام سلامت انجام قبول نمایند ومشتاق لقائے بہجت افزائے دانند واز دعائے خیر فراموش نہ سازند۔ فرزندانِ سعادت مند بکمالِ عافیت واستقامت باشند وسلام خوانند کذالک بہ جمیع یاران ودوستان اہلِ طریق سلام خوانند۔ وبہ دعائے خیر یاد آرند۔ چون صوفی محمد سعید کہ از یاران قدیم است عازم آن حدود بود۔ بہ این چند کلمہ نامربوط مصدّع گردید۔ لوازمِ مہربانی وتفقدِ حال در حق او دریغ نہ خواہند فرمود۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ۳۶ ۔ بہ بی بی جیو صدر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز وتحیہ معروض جناب علیہ می دارد۔ چون ذاتِ بابرکاتِ آن فاطمۂ زمان را مربیّۂ تمام قبیلہ می دانند واہلِ قبیلہ از برادران کہ بہ این فقیر اخلاص واختصاص تمام دارند در حوائجِ خود التجا باین فقیر می آرند۔ ازان جا کہ این دعاگوئے خیر خواہ درین دیار غیر ازان درگاہ ملاذ وملجاء نہ دارد ناچار بہ کمالِ انفعال در ہر باب بخدمت علیہ مصدّع می گردد واز جناب علیہ کشائش کارہائے اہل اللہ می شود امید است کہ ازین سبب

کشالیش‌ہاے اُخرویۂ الیشان شود و موجب کمال رضاے مولا جل شانہٗ گردد و این متاعِ قلیل ذخیرۂ کثیر یوم الجزا شود و این فقیر بحکم اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ دلالت کنندہ بر خیر مانند خیر کنندہ است قال اللہ تعالیٰ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَہَا یعنی اگر احسان و نیکوئی کنید پس براے ذات خود کنید و اگر بدی کنید پس آن نیز عاید بجان و بہ ذات شما است۔ یار خدایا ہیچ نیکوئی و احسان از ما نہ شد (اِلَّا مَاشَاءَ اللہُ تعالیٰ) و ہر چہ بدی شد ہیہات خود کردہ را چہ علاج ۔ ؎

کس دشمنِ من نیست منم دشمنِ خویش　　اے واے من این دستِ من و دامنِ خویش

و نیز منطوق قرآن است کہ بعد بدی توبہ کند و ایمان آرد و عملِ صالح نماید پس گناہانِ این جماعہ را حق تعالےٰ روزِ قیامت مبدّل بہ حسنات و نیکیہا می کند۔ پس این شخص دران وقت و دران روز محاسبہ اعمال بدیہاے خود را خود اظہار می کند تا بعوض آن حسنہ و نیکوئی بنولیسد و گناہ را طاعت کند۔ سبحان اللہ زہے فضل و زہے کرم۔ آرے خداے تعالیٰ را او شاید و خداوندی را این فضل باید۔ عفو مبشیر از جرم ما ست ۔۔۔

صاحبِ مہربان من سلامت اخوی اعزی شیخ محمد خلیل اللہ عم زادۂ این فقیر بفضائل و کمالاتِ صوری و معنوی آراستہ اند و مقبول و منظور خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند۔ بجہت کار خیر عاجزۂ خود مضطرب اند لہٰذا بہ آن جناب علیہ رسیدہ اند و ازان درگاہ امیدوار گردید در انجاحِ مرام الیشان مہربان خاص از آن جناب علیہ رسیدہ اند مسئول و مامول است و بہ خدمتِ علیہ تصدیعات بسیار می دہد و ازان بغایت شرمندہ می گردد۔ از دستِ این فقیر در تلافیِ این احسانہا ہیچ نمی آید غیر از ان کہ بہ درگاہ واہب العطایات براے علوِّ درجاتِ جنات و مزید حیاتِ آن مرتبہ

دست دعاے می کشاید واز فضلِ او سبحانہٗ امید اجابت آن دارد زیادہ چہ عرض نماید
سایہ ات گم مباد از سرِ ما
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقرِ بریۃ پس از اداے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جنابِ علیۃ می دارد کہ دو راس گاؤ و مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ بجہت اسباب کہ از آن جنابِ فیض مآب عنایت شدہ بود در احسن اوقات و در عینِ انتظار رسید و بہ موجبِ تفصیل بہ ہر کدام رسانید و سببِ شکر و مزید دعا ہا گردید حق تعالےٰ بہ فضلِ خویش قبول فرماید و در دولتِ دین و دنیاے ایشان بیفزاید ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار که اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

او سبحانہٗ آن مربیۃ را دیر گاہ با کمال عز و جاہ سلامت دارد و روزِ حشر و جزا بہ اعلاے درجاتِ جنان رساند و دعاے این شکستہ دلان را قبول فرماید و کمال شکستہ دلی عطا نماید۔ حدیث قدسی ہست اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَةِ الْقُلُوْبِ یعنی من نزد شکستہ ولانم۔ مدارِ این طریقہ علیۃ بر شکستگی و نیستی است۔ چون این نیستی و شکستگی بکمال رسد ہستی حقیقی در وے ظہور کند و موردِ عنایات و تجلیاتِ الٰہی شود۔ ؎

تو مباش اصلا کمال این است و بس تو در و گم شو وصال این است و بس

مصرع این کار دولت است کنون تا کرا رسد

چون آن فاطمہ زمان را کمال مہربانی و اخلاص بہ اہلِ این نسبتِ علیۃ است بہ مقتضاے حدیث نبوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی ہمراہ کسی است

کہ بہ او محبت دارد انشاء اللہ تعالےٰ ازین دولت و نعمت نصیب اتم ست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی بدرستی کہ رستگار شدند و بہ مقصود رسیدند مومنان چنین مومنان کہ در نماز خود ترس گارانند چشم بر سجدہ گاہ نہادہ و دل بہ درگاہ کبریا حاضر داشتہ۔ باید دانست کہ خشوع ظاہر آن است کہ سر بہ پیش افگندہ و دیدہ را از التفات بہ چپ و راست منع کند و قرأت او از روے حضور بود۔ و در باطن آن کہ خواطر و ہواجس را از خود دُور دارد و بہ دل مراقبۂ حق باشد و در بحرِ حضور مستغرق گشتہ از شعلہ آثار ظہور انوار جلال و جمال بگدازد۔ و در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است کہ احسان آن ہست کہ عبادت کنی خدائے را چنانچہ تو او را می بینی۔ اگر تو او را نمی بینی پس چنان عبادت کن و ملاحظہ نما کہ او ترا می بیند۔ و ہم در حدیث ہست کہ نزدیک تر بندہ از خدا و رحالتے ہست کہ در نماز ہست و نیز در حدیث ہست کہ سجدہ کنندہ سجدہ می کند بر دو قدمِ رحمٰن تا کجا شرح کمالات نماز کند کہ نماز مصلی را از خود می برد و بہ او سبحانہٗ می رساند کہ غم گسارِ بیماران ہست نماز است کہ راحت بخش دل افگاران ہست۔ پیغمبر فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خنکی چشم و راحت دل در نماز ہست اَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ یعنی راحت دہ مرا اے بلالؓ۔ و بلال مؤذن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ ایا بہ آن ہست کہ این معاملہ ذوقی ہست نہ بیانی۔ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ۔ یعنی کسے کہ نہ چشید نہ دریافت ؎

در پئے این عیش و عشرت ساختن ۔۔۔ صد ہزاران جان بباید باختن

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ و آنان کہ ایشان از سخن باطل و از کردار ناشائستہ

اعراض کنندگانند و لغو چیزے راگویند از اقوال و افعال کہ ہیچ کار نیاید وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ و آن کسانے کہ ایشان مرزکوٰۃ واجب را ادا نمایند و گویند صدقۂ نفل را نیز ادا کنند گانند وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ و آنان کہ ایشان مر فرجہاے خود را از حرام نگاہ دارند گانند وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ و آنان کہ ایشان مر امانتہاے خود را یعنی آنچہ ایشان بر آن امین اند از امانات و ودائع خلق یا آنچہ امانت حق ہست چون نماز و روزہ و مر عہدہا را کہ باحق و خلق بندند رعایت کنندگان یعنی بہ نگاہداشت قیام می نمایند وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ - و آنان کہ ایشان بر نمازہاے خویش محافظت می کنند یعنی بدان مداومت نمودہ بشرط آداب آن در اوقات ادا می فرماید اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ایشان وارثانند یعنی سزاوار آنکہ اسم وارثہ بر ایشان اطلاق کرد. اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ آنان کہ از روے استحقاق میراث برند فردوس را بلند ترین درجات بہشت ہست ایشان کہ وارثان فردوس اند در بہشت جاوید ماندگان. پس بر اولی الالباب لازم ہست کہ درین امور تامل نمایند و در تحصیل آن جد و جہد فرمایند تا گوے سبقت از میدان برند و بہ اعلیٰ مراتب جنان و رضوان حضرت رحمان رسند ؎

گوے توفیق و سعادت درمیان افگندہ اند ‏ کس بمیدان در نمی آید سواران را چہ شد

بس بہ نیم خود زیرکان را این بس ہست ‏ بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

صاحبۂ مہربان من سلامت۔ چون الحال از مہربانی کمال آن فاطمۂ دوران سر انجام سفر مہیا شدہ ہست امید وار ہست کہ بہ مشیت الٰہی جل شانہ روز دوشنبہ بیست و سوم جمادی الاول

کہ ماہِ حال بہت روانہ این سفر شود. حق تعالیٰ از جمیع وجوہ خیریت فرماید و دعوات این درویش دل ریش در حق آن صاحبۂ مہربان قبول کند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ؎

سایہ ات گم مباد از سر ما — والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۳۸۱ - بہ حاجی حبیب اللہ صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. حقائق و معارف آگاہ ہدایت و ارشاد دستگاہ اخوی اعزی حبیب اللہ لا زال کاسمہٖ حَبِيْبًا لِرَبِّهٖ تَعَالٰى از این درویش دل ریش تحیہ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانند از دعائے خیر فراموش نسازند از خرابیِ احوالِ خود چہ نویسد ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِيْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ — فَاهًا ثُمَّ اهًا ثُمَّ اهًا

روز و شب غرقِ این شرمندگی است و علی الدوام از حرمانِ سر افگندگی در زبانِ حال و قال بہ این دعا گویے اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ و بہ تضرع و التجا مغفرت و عفو او را خواہان و جویان. قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. تسلّی دہ دلِ بیماران لہٰذا بہ این شرمندگی و سر افگندگی امیدوارِ عنایات بسیار است و مورد انوار و اسرار بے شمار. ع گر بگویم شرح آن بے حد شود.

بلکہ این اسرار نہ قابلِ اظہار است. بل واجب الاستتار مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ. مثنوی

چگویم با تو از مرغے نشانہ — کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیشِ مردم — ز مرغِ من بود آن نام ہم گم

چون برادر عزیز کہ منظور خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند نیز ازین انوار و اسرار سیراب اند۔ امید کہ لب تشنگان بادیۂ طلب را ازین بحار شاداب سازند ؎

این دم کہ تراست بادہ در جوش ... از خشک لبان مکن فراموش

سعادت آن دیار ہست کہ اہل اللہ در آنجا باشند و اہل آن از خدمت ایشان خدا را جل شانہ شناسند ؎

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ... لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

گناہگار را فکر تلافی اولیٰ و دائماً توبہ و استغفار و تضرع و التجاے اُخری هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى تا فردا حقیقت ہر کس چہ ظاہر می شود و خفض و رفع کہ گردد۔ عزیزے گفتہ ؎

دران روز گر فعل پرسند و قول ... اولوا العزم را دل بلرزد ز ہول

از مکر الٰہی جل شانہٗ ایمن نباید بود علی الدوام راہ تضرع و التجا بجناب کبریا باید کشود امیدوار رحمت او باید بود۔ ہیہات ع تا دست کرا خواہد میلش بکہ باشد رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ مخدوما بہ سبب بعضے نیات صالحات بتاریخ یازدہم شہر رجب المرجب داخل بلدۂ پشاور گردید۔ امیدوار ہست کہ بہ مشیت ایزدی جل شانہٗ در رمضان المبارک بہ شہر کابل برسد و از فیوض و برکات آن ماہ مبارک مملو گردد۔ ــــــ چہ گوید کہ در ماہ رمضان گزشتہ چہ قسم انوار و اسرار بے پایان بر دل این مسکین تافتہ و چہ قدر عنایات بے اندازہ یافتہ۔ الحال با این ہمہ خرابی نیز منتظر رحمت او داشتہ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ اشتیاق زیارت مزارات متبرکہ آن جاے و لقاے دوستان آن نواحی و عبور از آن راہ بروضہ مقدسہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم

بسیار است کہ لقاے اہل اللہ متمنّاے ابرار و منبع اسرار است اما بہ حسب اسباب دشوار است از حقیقتِ راہ و احوال آن حدود بتردد اطلاع دہند و مشتاق خوانند اگر مقدر است لقاے دوستان میسّر است۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بردوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بہ رفتیم عذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

عمر بہ آخر رسید و پیامہاے گور و قیامت در پیش دو دید و در خود اعمال خیر ہیچ نہ دید عذاب آخرت بس شدید اِنَّ رَبِّیْ ھُوَ الرَّحِیْمُ الْوَدُوْدُ۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و محمد نقی کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد و محمد قطب ہمشیرہ زادہ رفیقِ این سفر سلام مقرون بہ اشتیاقِ تمام قبول نمایند۔ فقیر زادہ محمد کاظم در اورنگ آباد است فرزند آن سعادت مند و اہلِ بیت سلام خوانند و بیاد الٰہی جلّ شانہٗ مشغول باشند ع کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔

حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد ہاشم کہ از یاران مخصوص است متوجہ آنچہ آن حدود بود بہ این دو کلمۂ نامربوط مصدع گردید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ یک عصا کہ بہ اکابران مسنون است بدست حاجی مذکور فرستادہ شد قبول نمایند۔

مکتوب ۳۹۔ بہ خدمت بادشاہِ دین پناہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَعَلَّمَ الْبَیَانَ مَالَمْ تَعْلَمْ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ الْاُمَمِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اما بعد احقر بعرضِ بادشاہِ دین پرور وارثِ سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ الاظہر می رساند

استماع اخبار علوِ ہمت وسموِ فطرت آن خلافت منزلت وکمال معدلت وتائید دین واتباع سید المرسلین وترویج طریقۂ علیہ صوفیہ خصوصاً طریقۂ قدسیہ نقشبندیہ این خیر خواہ را بر آن آورد کہ چون بہ صوبۂ کابل رسیدہ عریضۂ مختصر مشتمل بر اظہار دعاگوے بہ آن جناب خلافت وجہان داری ارسال دارد وبہ دعاے ظہر الغیب کہ اقرب بہ اجابت ہست اکتفا نماید ؎

سُلَیْمَانًا وَکُنْ فِی الْعُمْرِ نُوْحًا　　فَکُنْ فِی الْمُلْکِ یَا خَیْرَ الْبَرَایَا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ۔ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ دیگر از احوال پر اختلال خود چہ نویسد ؎

کَمَا ھَا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا　　صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ لہٰذا بہ این بار گناہ امیدوار عنایت خالق زمان وزمین ہست ومترصد فیوضات وبرکات سید انس وجان۔ ع کہ مستحق کرامت گناہگار انند۔

الحمد للہ کہ وجودِ شریف حقائق ومعارف آگاہ ہدایت وارشاد دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ کہ از کامل خلفاے حضرت قطب الاقطابی قبلہ گاہی اند دران دیار کائن است وجود اہل اللہ ہر جا باشند بسیار مغتنم است دم ساکنان آن جائے را بشارتِ اعظم هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ. أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. فقیر زادہاے ابو الاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد تقی برادر زادہ کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد سلام مسنون معروض بہ جناب عالی می رسانند۔ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا.

مکتوب ۴۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ أَمْرَكُمْ وَأَعْلٰى شَأْنَكُمْ۔ احقر فقرا پس از اداے سلام وتحیہ ودعا مصدع آن مکرم مہربان زبدہٴ خاندانِ عالی شان سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَنَّانُ می گردد نمیقہٴ کریمہ کہ در جواب رقیمہ دعاے این خیر خواہ کہ از نواحیِ پشاور از اثناے راہ بخدمت شریف ارسال داشتہ بود کہ بہ آن بعد از مدتِ مدیدہ این محب خود را بہ آن یاد نمودہ بودند بعد از انتظارِ بسیار در بلدہٴ پشاور رسید۔ چون متضمن بہ خیر سلامتیِ ذات بابرکات کہ متمناے این فقیر است بود بہ انواع مسرت وبہجت بخشید وآثار مہربانی ازان فہمیدہ شد سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ ایماے بہ ارقامِ تعینِ تاریخ عزم صوب کابل فرمودہ بودند۔ مشفق من امید وار است کہ بہ مشیتِ ایزدی جل شانہٗ بعد از شب برات عازم آن حدود گردد تا رمضان المبارک درانجا بگذرد وبہ لقاے گرامی مسرور شود زیادہ چہ تصدیع دہد وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۱۴۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مخدوم مہربان من
بکرم اللہ سبحانہ یازدہم شہر جمادی الثانی بخیر و عافیت مع فرزندان و تابعان داخل بلدۂ
پشاور گردید لفضل اللہ تعالےٰ و تقدس بتاریخ بیست و ہفتم شہر مذکور بخانہ فرزندی
محمد تقی پسر تولد شد و بہ احمد معصوم مسمّیٰ گشت جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَاسْمِہٖ مَعْصُوْمًا
وَّمَحْبُوْبًا مقرر گشتہ کہ تا منصف رمضان المبارک درین شہر گذرانندہ و یک ختم استماع
نمودہ متوجہ کابل گردد۔ آنچہ خیریت حق تعالےٰ میسر کند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی
الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ از مہربانی و غلو مردم
این جاے چہ خواص و چہ عوام و چہ شہری و چہ دیہی چہ نویسد کہ خود را قابل آن نمی بیند۔
قبل دخول شہر در جاے فرود آمدہ تجدید وضو نمودہ دوگانہ ادامی ساخت۔ آن قدر
عنایات الٰہی و الطاف حضرت رسالت پناہی در حق خود شناخت و دقائق اسرار و
خطابات یافت کہ قلم را محرم آن نہ شناخت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔۔۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّ لَعِبٍ ۔۔۔ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

بہر حال از دوستان حق امید دارد دعا است و مترصد شفا۔ از اشتیاق لقاے
گرامی چہ نولید۔ حق سبحانہٗ زودی دخول نصیب کند ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔۔۔ دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

الحمدللہ کہ فرزندی محمد نقی در خدمت و صحبت سرگرم است و بخواندن نیز جَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَرْضِیًّا مَقْبُوْلًا فِی حَضْرَتِہِمْ۔ فرزندان و والدہ آنہا از ین فقیر سلام خوانند و بیاد خدا جل و علا باشند ؎

کار این است غیر این ہمہ ہیچ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

مکتوب ۴۲۔ بہ شیخ عبدالاحد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْغَنِیِّ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ۔ مخدوم الانام برادر مہربان شیخ عبدالاحد لازَالَ کَاسْمِہٖ عَبْدًا خَالِصًا لِلّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ وَاَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّکُوْنَ مُتَحَقِّقًا بِہٰذَا الْفَضْلِ الْجَسِیْمِ۔ از ین درویش دل ریش تحیۃ و سلام قبول فرمایند و این فقیر را علی الدوام در دعاے خیر خواہ خود تصور نمایند و از دعاے خیر خود فراموش نہ سازند۔ قبل ازین بہ مدتے بعد از رسیدن بہ پشاور و حصول فرزند بجنا ور مکتوبی مشتمل نیز تفصیل بہ فقیر احوال بہ آن مہربان فرستادہ و احوال و وصول آن را توقع داشتہ اغلب کہ رسیدہ باشند تا حال کہ بیست و ہفتم ماہ شعبان است در بلدہ مذکور مقیم است۔ امید وار است کہ بعد مضی عشرہ رمضان المبارک روانہ کابل گردد۔ آنچہ خیر است حق تعالٰے میسر سازد و بزودی بخیر و خوبی بہ لقاے محسنین کرام مشرف گرداند اِنَّہُ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مکتوب ۴۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بعد ازاداے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد۔ بکرم قبول او سبحانہ تعالٰے بتاریخ یازدہم

شہر رجب المرجب بخیر و عافیت مع فرزندان و توابعان داخل بلدۂ پشاور گردید۔ تا حال کہ آخر ماہِ شعبان است در بلدۂ مذکورہ مقیم است۔ امید وار است کہ بہ مشیتِ حضرتِ الٰہی جل شانہٗ در اوائل یا اوسط شہر رمضان المبارک روانہ کابل شود۔ آنچہ خیر است حق تعالیٰ میسر گرداند

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط هیهات آدمی برائے این سفرہائے قلیل دنیاوی چہ قسم فکرہائے دور و دراز می نماید۔ و تہیۂ اسباب آن می سازد چرا از ان سفرِ بے پایان داز ان شدائد و مضائق نمایان و مبیّن داحادیث و قرآن غافل است و از فکر آن ذاہل۔ مگر سند خلاص عذاب از درگاہِ کبریا بدست آوردہ یا گناہ و عذاب او را سہل دانستہ کَلَّا وَحَاشَا خلاصی کجا۔ و عذابِ آخرت مر بدان را اشد و ابقیٰ و ثوابِ آن مر نیکان را لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ یعنی مر شمار است در بہشت ہر چہ بخواہید و طلب نمائید آن جا ہر چہ از نعیم بخواہید فی الفور یا بید با آن ہمہ مقرون بہ رضا و لقائے خدا بے رنج و جفا و بے زوال و فنا۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر چیزے قلیل بر می دارد آن را بقدرِ ناخن از ان چیز ہائے کہ در بہشت است از اسباب زینت۔ ہر آئینہ زینت می یابد از ان چیزے و ہر چیزے کہ در جوانب و اطراف آسمان و زمین است۔ و اگر مردے از بہشتیان بر آید و پیدا گردد۔ پس ظاہر شود دستانہائے دست وے ہر آئینہ خود ناپدید کند روشنی آفتاب را۔ چنانچہ محو و ناپیدا می گرداند آفتاب روشنی ستارہ ہا را۔ وائے از حالِ دوزخیان کہ حق تعالیٰ از آنہا خبر می دہد كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط یعنی ہر گاہ بسوزد و خاکستر گردد در آتش دوزخ پوستِ دوزخیان بدل کنیم

ما بجاے آن پوستہاے دیگر تا بچشند عذاب را۔ علما گفتہ اند۔ در ہر شبانہ روزے ہفتاد ہزار بار این پوستہا بسوزد و تبدیل گردد۔ فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے مردمان بگریید از ترس خدا۔ پس اگر نتوانید بے تکلف گریست یعنی کمال پشیمانی حاصل نہ شود کہ در گریہ آرد پس بہ تکلف خود را در گریہ آرند۔ پس بدرستی کہ دوزخیان کہ می گریند در آتش تا آنکہ روان می شود اشکہاے آنہا گویا این اشکہا جویہا اند تا آنکہ منقطع گردد اشکہاے اینہا۔ پس روان می گردد بجاے اشک خون۔ پس می برآید ازان چشمہا خونہا۔ پس اگر کشتیہا رانده شود دران اشکہا ہر آئینہ روان گردد ہیہات ؎

ازان روز کز فعل پرسند و قول ۔۔۔ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

بس کنم خود زیرکان را این بس است ۔۔۔ بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

عنایت نامۂ نامی بمع خلعت زمستانی کہ بہ مصحوب حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز شیخ عطاء اللہ از راہ کمال مہربانی و باین دعاگوے خیر خواہ فرستادہ بودند رسید موجب ازدیاد دعا گردید ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موے ۔۔۔ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

این فقیر علی الدوام بہ دعاے کمال خیریت و سلامت و کمالِ حسنِ خاتمت و نجاتِ مطلق عذاب آخرت در حق آن صاحب مہربان با کمال تضرع و التجا بدرگاہِ جلال احدیت مقید است رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ از کمال مہربانی آن است کہ گاہ گاہ برین منوال دعاگویان دور افتادہ را بارسال عنایت نامجات مشتمل بر خیریت ذاتِ بابرکات سرفراز می فرمودہ باشند شیخ مذکور از عنایت و مہربانی ہاے آنجناب علیہ بسیار رطب اللسان است۔ دعاے توجہ از الیشان

نیز از جملۂ مغتنمات است بیشتر ازان مسئول است و نتائج دنیا و آخرت بر آن مامول از اہلِ خانہ و فرزندان تسلیمات و تحیات قبول فرمایند و در دعاے خیر خود تصور نمایند ؎

سایہ ات گم مباد از سرِ ما   وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

مکتوب ۴۴ ۔ بہ شیخ ضیاء الدین صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ برادر مہربان شیخ ضیاء الدین یوسف و شیخ فقیر اللہ سلمہما اللہ السبحان ۔ ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ چہ نویسد کہ از استماع خبر قبلہ گاہ والدۂ مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً چہ قسم الم و اندوہ بہ فرزندان و دوستان رسید ۔ اما ازانجا کہ فعل مولاے حقیقی بود غیر از صبر چارہ نہ دید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہمہ را ہمین راہ در پیش است و جزاے ہر کس بہ اندازۂ عمل خویش فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۔ اللہ تعالیٰ آن مرحومہ را غریقِ رحمت گرداند و در جناتِ نعیم اندازد ۔ باید کہ علی الدوام بہ دعوات و صدقات ایشان را ممد و معاونت باشند و درین باب تقصیر نہ ورزند کہ میت بہ دعاے احیاء محتاج است و از امداد دوستان بین الاقران ممتاز مَا الْمَیِّتُ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ یَتَعَلَّقُ بِکُلِّ حَشِیْشٍ وَاِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ بِدُعَاءِ الْاَحْیَاءِ فِی الْقُبُوْرِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ ہیہات سفر بعید و عذاب شدید در پیش و عمل صالح ہیچ در ہیچ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّہَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ ہمیشہ از تذکر این عذاب ترسان و لرزان باید بود و راہِ تضرع و استغفار علی الدوام باید پیمود و خجالت از کردار

خود ہمیشہ نقد وقت بود و شرمندگی و سر افگندگی بر کفِ دست این دید اصل ہمہ امور است و رہبر بہ کعبۂ مقصود۔ اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ بکرمِ اللہِ سبحانہٗ این رمضان المبارک در بلدہ پشاور بہ کمالِ جمعیتِ صوری و معنوی گذرانید و دو ختم قرآن مجید یکے از فرزندی ابوالاعلیٰ و دیگرے از ملا محمد قائم شنید و از انوار و اسرار دید آنچہ دید سیّما شب بیست و ہفتم از نماز مغرب تا آخر تراویح از دقائق قرب و قبول گذشت آنچہ گذشت ولَیْلَةُ الْقَدْر متمثل اِنْ کَانَ الْقَمَرُ لَیْلَةَ الْبَدْرِ متجلی گشت۔ و در نہجی ہمہ یاران و دوستان بشارت مغفرت و غیر آن بظہور پیوست۔ علی الخصوص در مادۂ فرزندی مذکور شب ختم او حصولِ مناسبت موروثی مبرہن و محسوس گشت اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ہر چند خود را قابل این دید نمی داند و پیشوائے عصاتِ امت می شناسد اَمَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ الحمد للہ کہ برادران و دوستان ہمہ وقت در یاد اند و بہ دعائے خیر ممتاز رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ توقع از آنہا بر آن است کہ این عاصی دور افتادہ را از دعاے خیر فراموش نسازند و محتاج تر از ہمہ دانند اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ از فقیر زادہ ہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر سلامِ عافیت انجام قبول فرمایند و برنگِ فقیر آنہا را از غم و الم کمال مغموم دانند فرزند سعادت مند حسن علی با والدہ ماجدہ و سائر نور چشمان بعافیت و استقامت باشند و علی الدوام بیاد مولائے حقیقی جل شانہٗ مقید و سرگرم بوند ع کار این است و غیر این ہمہ ہیچ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۴۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ باخود دارد ولمحہ باغیرِ خود نگذارد اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ بہرحال حلقۂ ذکر را بگاہ و بیگاہ لازم دانند وتلقینِ اذکار چنانچہ درین طریقہ علیہ متعارف است ازراہ سعادت این جانب بہ طلاب نمایند۔ وتوجہ برقلب آنہا مثل توجہ بردل خود گمارند ودلِ آن ہا را مدِ نظرِ خود سازند حق تعالےٰ آثار آن ظاہر سازد وشربے از محبتِ خود ارزانی فرمایند۔ اجازت مطلق راموقوف برصحبت ست ع

دادیم ترا از گنج مقصود نشان　　　　والسلام!

مکتوب ۴۶۔ بہ شیخ حسام الدین صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت پناہ فضیلت دستگاہ شیخ حسام الدین بیادِ خدا جل وعلیٰ باشند وغیرِ او را نہ شناسند بلکہ خود بخود درمیان نباشند دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ ع

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ　　　　والسلام!

مکتوب ۴۷۔ بہ دین محمد صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت وفضیلت پناہ برادر دینی دین محمد ہموارہ بردین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقیم باشند مکتوب مرغوب رسید ومضامینِ آن معلوم گردید ہرچہ از اشتیاق ملاقات این جانب مرقوم بود بہ وضوح انجامید آنچہ خیر است حق تعالےٰ باحسنِ وجوہ میسر سازد واز ماسوائے بالکل برہاند وراہے بہ جنابِ قدس خویش بکشاید وتمام وکمال کشان کشان بجانبِ خود رساند آمین یارب العلمین۔

مکتوب ۴۸ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰے قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَاَعْلٰے شَانَکُمْ مکرما مشفقا مطاعا۔ چون این فقیر را خالصًا لِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَطَالِبًا بِشَفَاعَۃِ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَھُوَ عَلٰی مَا اَقُوْلُ عَلِیْمٌ۔ زیارتِ حرمین الشریفین بے قرار ساختہ وسعادتِ عظمٰی دران شناختہ منتظر جواب بادشاہی است۔ اگر تا آخر رجب رسید بہرسو کہ اشارت خواہد فہمید بِالرَّأْسِ وَالْعَیْنِ بآن طرف خواہد دوید واگر نہ رسید یا خود را دران مختار دید پس راہِ خشکی متضمن مزاراتِ انبیاء عظام ومشائخ کرام است خواہد گردید انشاء اللہ تعالےٰ برین تقدیر امید وار است کہ کہ منصف شعبان متوجہ بلدۂ کابل شود وماہ مبارک رمضان را دران جا گذرانده بزودی عازم راہ ولایت گردد۔ اگر آن مشفق درین باب امر سلطانی بموجب نوشتہ راہ ہندوستان شود والا بخاطر جمع روانہ آن سمت گردد ورو بمقصد کند۔ راہ خشکی ہرچند دور ودراز و پرمؤنت ومشقت است۔ امّا موافق آن ثواب متوقع است۔ و در راہِ دریا بالفعل خوفِ فرنگ است کہ دران خطرِ دنیا ودین است و بعضے مضار نیز ظاہر ومبین۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُبِیْنُ۔ منتظر جواب است اَمْرُکُمْ اَعْلٰے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۴۹ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام وتحیہ معروض بہ جناب علیّہ می دارد بہ ورودِ عنایت نامہ سامی کہ از کمالِ شفقت ومہربانی نامزد این درویش دل ریش فرمودہ بودند معزز ومکرم گردید ؎

گر بر تنِ من زبان شود هر موے — یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

از دستِ این عاصی گناهگار چه آید که از عهدهٔ شکر آن بر آید مگر او سبحانهٗ از فضل و
کرم خویش دعاهاے این فقیر بنده شرمنده خود را که در حق آن صاحبهٔ مهربان فی اٰنَآءِ
اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ علی الخصوصِ بالاسحار به کمال تضرع و ابتهال بدرگاه
ایزد متعال می نماید و سلامتی ذاتِ بابرکات و نجات از آفات و ازدیادِ عمر و جاه و دخول
جنان بے حساب و عذاب می خواهد، قبول فرماید ؎

می تواند که دهد اشک مرا حسنِ قبول — آن که دُر ساخته هست قطرهٔ بارانی را

دیگر نمی داند که از حالِ پر وبالِ خود چه عرض نماید ؎

عمر گرانمایه درین صرف شد — تا چه خورم صیف چه پوشم شتا

آدمی براے معیشتِ دنیا در کسبِ منافع و دفعِ مضار آن چه قدر سعی می نماید و شب و
روز در فکرِ آن می افزاید و جهت اندک سفر این جهان فکرهاے بیهوده به وقوع می آرد
هیهات مگر ثوابِ آخرت و سفرِ گور و قیامت را هم ازین کمتر می داند که از فکرِ آن غافل
است و از سعی دران کاهل نه چنین هست بلکه ثوابِ آن اعلیٰ و ادنیٰ و عذابِ آن اَشَدُّ
وَّاَبْقٰی تا ایمان به حقیقتِ آن جهان نه دارد عِیَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِنْ ذٰلِكَ
یا بوحیِ قطعی نجاتِ خود ازان بلا نا امید اند و فارغ البال می باشند نه چنین هست که
آن عذاب مر گناهگاران را دامنگیر هست اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنْ
دَافِعٍ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا۔ یعنی بدرستی که عذابِ
رب هر آئینه بودنی هست و فرود آمدنی هست مر آن عذاب را هیچ دفع کننده نیست
در روزے که گردد آسمان گردیدنی یعنی در اضطراب آید آن گاه بشگافند و روان شوند

کوہہا یعنی بروند درہوا۔ آتشِ دوزخ در کمالِ جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبق بر طبق پوش
ہیہات تا عقبہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ در پیش ہست قرار و آرام کرا در کیش
است۔ مگر او سبحانہ، فضل نماید و بہ بخشاید و ہیچ حساب درمیان نہ آرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ دوام توبہ و استغفار و تعوذ از عذابِ
نار یکسان تضرع و التجا خصوصاً وقتِ اسحار را در حصولِ این دولت دخلِ عظیم است پس باید
کہ اوقاتِ گرامی را بذکرِ بسیار و استغفار بے شمار معمور و منور دارند کہ ہیچ امر مزاحم آن نشود
فِی الْحَدِیْثِ. عَلَامَۃُ اِعْرَاضِہٖ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ
یعنی نشانہ، اعراض او تعالیٰ از بندہ اشتغال آن بندہ ہست بہ چیزے کہ بکارِ او نیاید
و کارِ کارِ آخرت ہست و مباشرت اسبابِ دنیا بقدرِ ضرورت الحمد للہ کہ استماع اخبار
توقف آن صاحبہ جہان دعا گویان را مسرور می دارد و عطیہ را برحالِ خود می آرد رَبَّنَا
اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قطعہ ؛

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس	صد قافلہ در کمین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس

بس گفتم خود زیرکان را این بس ہست | بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

دیگر مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ کہ بہ مستحقہ مرحمت شدہ بموقع رسیدہ حق تعالیٰ قبول
فرماید و در دولت دین و آخرت بیفزاید بخدمت علیہ لتصدیعات می دہد و ازان نادم
و شرمندہ می گردد زیادہ چہ معروض دارد سعادت ایام مگم مباد از سرما۔ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ

مکتوب ۵۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خان والاشان سعادت

نشان ازین درویشِ دل ریش سلام وتحیۃ خوانند و بہ جمعیت واستقامت باشند
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ دنیا کشتگاہ آخرت است ہر کہ ہر چہ اینجا کاشت
آنجا یافت فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ
الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ سعادت آثارا فقیر از رسیدن بکابل درین نزدیکی از
راہ غلبہ عشق محمدی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتِ ۔ اوّلاً بالذات
عزم بہ زیارت سرور کائنات بعد از ان حج بیت خالقِ ارض وسموات مصمم گشتہ و
شرمندگی گناہان از حد گذشتہ غیر از بند التجاء بہ آن درگاہ والاشفا از ین بلا
نمی داند ۔ لہٰذا بعد عید رمضان می خواہد کہ از کابل بہ اہل وعیال و فرزندان برآید
و از راہ بلخ و بخارا و عراق و بغداد و شام متوکلاً روانہ مقصود شود ۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۔ ہر چند امراض بدنی و کبر سن مانع می شود ۔
امّا علاج علتِ معنوی و دفع عذاب اُخروی منحصر درین می بیند ۔ ہیہات ۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بردوزیم ۔۔۔ دامنے کز فراق چاک شدہ
ور برفتیم عذر ما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

در خاطر داشت کہ استیذان درین باب از حضرت خلافت پناہ حاصل نماید و عریضہ مشتمل
برین التماس بہ جناب علیہ ارسال دارد ۔ امّا چون وقت رخصت از عزم این سفر براہِ
سورت از آن جناب والا بالمشافہ ممنوع گشت درخصت این صوب ہمان وقت
بحصول پیوست و دستگاہ بمہر حملۃ الملک اسد خان حسب الحکم بدست آمد برہمان
اکتفا کرد و مکرر متصدیع علیہ نہ گشت ۔ والا بے اذن آن حضرت اقدام برین مرام
چہ گنجایش داشت ۔ توقع کہ بر دوی این مقدمہ را بعرض والا رسانند بلکہ این رقیمہ را

بعینہٖ بگذرانند۔ امیدست کہ از عنایت و کرم قبول فرمایند۔ اَلْعَاقِبَۃُ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۵۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِیْ لَدَیْکُمْ۔ فرزندمن درین ایام بکرم اللہ سبحانہٗ شوقِ زیارت روضۂ مقدسہ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وطوافِ بیت ملکِ العلام بعلیہ تمام درقلب این محزون نزول اجلال فرمود بہ حدّے کہ طاقتِ صبر نہ دیدہ چہ کنند کہ بغایت گناہگار وشرمسار ہست وعلاج آن منحصر دران بارگاہ ہست لاچار دراوائل شوال عازم آن حدود ہست وقاصد کعبۂ مقصود اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ اما الم مفارقت آن فرزند دامن گیر ہست لَعَلَّ اللّٰہَ یَجْمَعُنِیْ وَاِیَّاکَ درموسمِ تابستان امیدست کہ بکرم اللہ تعالےٰ از حدود ماوراء النہر وعراق بگذرد و بہ حدود بغداد وشام بہ نشیند ودر ودمشق متوجہ کعبۂ مقصود گردد اَللّٰھُمَّ یَسِّرْہُ لَنَا وَتَقَبَّلْہُ مِنَّا

مصرع — دادیم ترا از گنجِ مقصود نشان

بعد تحریر این سطور بہ جہت بعضے ضروریات مثل کار خیر عاجزہ فرزندی ابوالاعلیٰ و غیرآن این تاریخ موقوف داشت و فرزندی را بہ جہت فراغ ازین مرام بہ جانب سرہند مرخص ساخت۔ بعد از فراغ ازین امور ومراجعت فرزند مذکور امید دارست کہ بہ مشئیت وتوفیق وتائیدات الٰہی جل شانہٗ عازم ومتوجہ این سعادت عظمیٰ شود امّا ہر روز باین فقیر از غلبۂ شوق بجاے یک سال می گذرد۔ ہیہات ؎

کَے بود یارب کہ رُو در یثرب وبطحا کنم ۔۔۔ گہ بمکہ منزل وگہ در مدینہ جا کنم

اگر آن فرزند بزودی تواند رسید فبہا والا إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا وَمَعَكَ تا در محرم بجہت الضرام این امور قصد اقامت در بلدۂ کابل دارد اگر سرانجام یافت فہو المراد والا ناچار تا بہار آئندہ در نواحی جلال آباد یا پشاور ہرجا بگذرد بعد ازان او سبحانہ بفضل وکرم خود این سفر میسّر کند تا در پردۂ غیب چہ مقدرست بالفعل سبب اقامت درین حدود ہمین امورست۔ خوش گفت۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم   دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر   اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بزودی انتظار جواب ست و بجہت قدوم شمایان چشم در راہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ فرزند من دستک سابق درباب رخصت این مرام کہ بنام متصدیان کابل بود بالفعل ہمراہ نیست۔ اگر دستک دیگر درین باب بزودی برسد کہ کس مانع این سفر مبارک اثر نہ شود بسیار خوب ست۔

مکتوب ۵۲ - بہ فاطمہ زمان بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از اداے سلام و نیاز و تحیّہ معروض جناب علیّہ می دارد۔ مدتے ست کہ از خدمت علیّہ اطلاعے نہ دارد ؎

ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

خدا سبحانهٗ دانا و آگاه است که این فقیر علی الدوام به دعای سلامتی ذات با برکات از بلیات
النفس و آفاق و ترقیاتِ درجاتِ دنیا و آخرت و نجات از عذاب بغیر از حساب برائے
آن جناب علی الخصوص اوقاتِ اسحار تضرع و التجا بدرگاهِ مجیب الدعوات مقید است و قبولِ
آن را مترصد، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. دیگر آمدنِ این فقیر باین صوبه کابل
محض نیتِ حقانی بوده که علام الغیوب آن را بهتر می داند درین ایام نظر بر کثرتِ ذنوب معاصی
و شرمندگی کردارِ خود نموده عزم مصمم بر زیارتِ سید الانام علیه و علی آله الصلوٰة و السلام و طوافِ
بیت الله الحرام کرده می خواست که درین ترددی براهِ خشکی سر از پا نشناخته دیوانه وار گریبان
دراز هائے بدیِ خود را به آن درگاهِ مقدس برساند. شود که از غایتِ کرم از جرائم این بندهٔ شرمند
عفو نماید و قبولش نماید چه کند که درین اخیر عمر غیر ازین علاجے نمی بیند و چاره دیگر شفائے
نمی داند. عذابِ شدید در پیش و ما مشغول به تدبیرِ نفسِ خویش و راحتِ دنیا و آخرت جمع نشود
تا اختیار این باید کرد با آن، این همه تعلل و توقف تا کے و هوا هائے نفس دامن گیر شده پے در پے
هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنی هلاک شدند تاخیر کنندگان که کار امروز را بفردا انداختند در ضلالت ماندند
وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ در استعداد دگرمی این گفتگو کار نیز عاجزه
فرزندی شیخ ابو الاعلی که بکمالاتِ صوری و معنوی آراسته است و بدرجاتِ ولایات پیراسته در
پیش آمد مضطرب شده چندگاه دیگر خود در صوبه کابل اقامت نمود فرزندی مذکور را به جهت فراغ
این امر رخصتِ بلده طیبه سرهند کرد. هم درین اثنا قضیه اهلیه فرزندی شیخ محمد عمر دختر ابو الحسن واقع
شده و عاجزه صغیره گذاشت. فرزند مذکور نیز به جهتِ سرانجام این امر سفر در ماند و نیز کدخدائی
همشیره زاده اهلِ خانه این فقیر در پیش آمد، این امور علاوه توقف مذکور گردید. اما فقیر درین جا
بهمین عزم نشسته و نظر بر فراغ این امور بسته. امید است که بمشیت سبحانهٗ درین چند ماه

این موانع رفع گردد۔ بکرم الٰہی جلّ شانہٗ این سفر خیر اثر میسّر شود۔ این جنون دامنگیر شدہ در
دہمین ذکر و فکر منتظر نشستہ ؎

گہے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم | گہ بمکّہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
گر بماندیم زندہ بر دوزیم | دامنے کز فراق چاک شدہ
قطعہ
در بمردیم عذر ما بپذیر | اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

باقی مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
بعد از رفع موانع بقاء حیات چون این سفر قریب رسد دران وقت خبر بخدمت علیہ باز می کنند
انشاء اللہ تعالےٰ چون چند امور درمیان ہست تحمل کہ تا شش ماہ یا کم وبیش توقف شود اما
برین فقیر از غایت جنون و اضطراب یک روز برابر یک سال ہست لیکن چہ کند کہ چارہ ندارد
وبجود اختیاری نمی ماند۔ حدیثے چند درباب فضیلت حج وطواف بیت اللہ الحرام وزیارت
سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰة والسلام می نویسد استماع فرمایند فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم دستیکہ کہ می شود روز عرفہ نزول می فرمایند حق تعالیٰ بسوے آسمان دنیا پس فخر و
مباہات می کند بہ این حاجیان پیش فرشتگان پس می فرماید ببینید بسوے بندگان من کہ
آمدہ اند در حضرت من پریشان ژولیدہ مو وغبار آلودہ درحالتے کہ بلند کنندگان اند آواز ہا
خود را بہ تلبیہ یعنی اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ
لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ از راہہاے دور گواہ می گیرم شمارا کہ بدرستی من بخشیدم آنہارا۔ پس
می گویند فرشتگان اے پروردگار فلان وفلان وفلانہ یعنی مرد وزن ارباب گناہان و
ظلم اند حق تعالےٰ می فرماید بتحقیق آنہارا بخشیدم۔ پس نیست ہیچ روزے کہ بیشتر مردم دران
روز از آتش آزاد شوند از روز عرفہ۔ ونیز فرمودہ است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ زیارت

کند مرا قصداً خواہد بود در جوارِ من روزِ قیامت و کسے کہ ساکن شود مدینہ مرا و صبر کند بر بلاہا یا شم او را شاہد و شفیع روزِ قیامت۔ یعنی از عذاب مامون بود و نیز فرمود کسے کہ حج کند پس زیارت قبر من، بعد موت من باشد مثل کسے کہ زیارت کردہ باشد در حیاتِ من۔ انتہٰی زیادہ چہ معروض دارد ؎

سایہ ات کم مباد از سرِ ما   وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۵۳ - بہ حاجی حبیب اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق و معارف آگاہ اخوی اعزی حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لازال کاسمہٖ حبیباً للّٰہ سبحانہٗ ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَّ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَّ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی اگر سلامت خواہی سلام گوے بر دنیا و وداع سازآن را و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر بگوے و در پئے آن مرو و آن را نیز مخواہ و طالب مولیٰ جل شانہٗ باش نہ بایں معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز د بلکہ منظور او دران وقت جز حق سبحانہٗ چیزے دگر نہ باشد۔ ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

عجب معاملہ ہست کہ باایں ہمہ خرابی و شرمندگی و کمال خجالت از صرفِ عمر در لطالت گاہے چناں موردِ عنایات بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبانِ قلم و قلم زبان محرم آن نمی باشد۔ خصوصاً در رمضان المبارک چندان دقائق و اسرار خلت و محبت و محبوبیت پے در پے سیما در نماز تراویح شرف ورود یافت کہ بے طاقت می ساخت و زبان از اظہار آن نہ داشت۔ شب بلبست و ہفتم آن لیلۃ القدر لبصد آب و تاب و انوار و اسرار ظاہر گشت کہ قلم

از کثرتِ آن شکستہ ہمچنان حاضر و غائب بشاراتِ نجات و مغفرت و غیرِ آن از عنایات بظہور پیوستہ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ازین لاف وگزاف کالتُّراب وَمُحِبُّ الْاٰثَامِ بابے ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ　　لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٖ

گناہ بسیار است و از اغرہ امید وارد عاء رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا اِنَّہَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی پاینده باقی چندگاه در صحبتِ فقرا ر گذرانیده و از فیوض و برکاتِ بزرگانِ دین حظِ وافر دید۔ چون متوجہ وطنِ خود گشت بنا ازین دو کلمہ نامربوط بسمتِ تحریر پیوست۔ باقی حقائق این جاے را حاجی مذکور بزبانی واخواہد نمود انشاء اللہ تعالیٰ فرزندانِ سعادت مند و ہمہ یاران را سلام خوانند و بکارِ اُخروی وتطہیرِ باطنی تمام وکمال کوشند ؎

کار این است و غیرِ این ہمہ ہیچ　　والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۱۴۵ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قطعہ:

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام　　تا زین دو کدام خوبتر کرد خرام

خورشیدِ جہان نواز جانبِ شرق　　یا ماہِ جہان گردِ من از جانبِ شام

عجب ہزار عجب کہ آن فرزندِ ارجمند بعد از مدتِ بسیار در انتظارِ بے شمار از مدتے ہست نہ رسیده اند و یاد این دور افتادگان کہ در کمالِ انتظار و اشتیاقِ شما بودند سلامے و پیامے ہم نہ نوشتہ۔ مگر از تمام ایامِ مفارقت تسلیتے بحالِ دور افتادگان راه یافتہ بلکہ از مدتِ مدیده مکتوبِ شما بہ این فقیر نہ رسیده است سببِ تعجب گردید باوجود آنکہ ازین جانب متواتره و متکاثره از تبخط و غیرِ آن چہ از راهِ تلوه و اک و چہ از راه غیرِ ذلک باین فرزند مرسل گردیده حَسْبُنَا اللّٰہُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ ہرسال در عین انتظار مکتوبے از نور چشمی اہل خانہ شمار سید و خبر رسیدن آن فرزند در نہم شعبان بسرہند گردید چون اشتیاق شمایان دران مندرج بود ازین طرف ہم کمال اشتیاق بود پس سبب توقف و استفسار چہ گردید ایام برسات نہ رسیدہ آمد تا انقطاع آن مدت مدیدہ درمیان ہست اگر راہی شدہ آید بہتر و الامجرد رسیدن این رقیمہ خود را متوجہ این حدود سازید و از زیر بار انتظار برآرید۔ پیشتر ہرچہ صلاح دانید فقیر را قبل ازین بچند ماہ قصد زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ سبحانہ شرفاً بحدے مستولی شدہ بود کہ زمام اختیار از دست رفتہ بود و تا حال در ولایت می بود اما بجہت بعضے ضروریات فرزندان این معنی در تویق افتاد۔ درین بہار آیندہ محتمل کہ این متمنا بظہور رسد و سعادت ابدی حاصل گردد اگر تا آن وقت برسند بہتر ازین کہ دیدار یک دیگر میسر گردد۔ ہرچہ مقدر ہست از ینجا ہم چند مکتوب بہ آن فرزند نوشتہ ہست دیگر ہیچ معلوم نہ شد کہ مضمون فرمان حسب الحکم چیست اگر قبل از رسیدن خود بہ آن اطلاع دہند عین صواب ہست اَلْبَاقِیْ عِنْدَ الْبَاقِیْ۔ والسلام

مکتوب ۵۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی فرزندی ارشدی زید عمرہ و درجاتہ از ین فقیر سلام خوانند و زیادہ از حد مشتاق دانند مکاتیب متعددہ شمارسید و مضامین ہرکدام معلوم گردید مکتوب کہ مشتمل بر روئداد احوال بلند و ارادت ارجمند و ظہور اسرار محبوبیت و خلت و بشارت حصول مراتب قطبیت و غیر آن بود از مطالعہ آن بغایت محظوظ و مسرور گشت رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فقیر در حق آن فرزند نیز ہمین قسم امید دارد بلکہ می باید وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی از قضیہ میر فقیر اللہ مرحوم چہ نویسد کہ بر جمیع دوستان چہ حالت روے دادہ و والدۂ او از آن وقت دیوانہ و مجنونہ شدہ ہست و والدۂ شمایان نیز در کمال تحسر و تحزن ہست

و از دنیا دل سرد گشته عزم مصمم بزیارت حرمین الشریفین براہ خشکی بر بستہ در ین امر بہ جد نشستہ و بنابران خبر بہ آن فرزند کردہ شد کہ چون ہوا غایت گرم ہست اگر ممکن باشد خود را بہ سبیل تجرد بزودی درین جا رسانند و فرزندی محمد پارسا ہم درین نزدیکی ظاہرا در ینجا برسد بعد از اطلاع بر مضمون فرمان ہرچہ مصلحت باشد بہ مشیئت اللہ سبحانہ بہ عمل آوردہ شود۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا۔

مکتوب ۵۶ - بہ پادشاہ دین پناہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی الْاَمِیْرِ الْکَبِیْرِ مِنْ لَّدُنْ الْحَکِیْمِ الْخَبِیْرِ۔ ذرۂ بے مقدار بعرض مقدس آن امام الابرار السلطان ذی الایدی والابصار بعد اظہار مراتب دعا و عجز و انکساری رساند ؎

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست ... بہ ہیچ حادثہ شخص تو دردمند مباد

بعد ازان بعرض احوال کثیر الاختلال خود جرأت می نماید۔ تبلہ گاہا عمر بہ آخر رسید و پیام گور و قیامت از پیش دوید و گناہان بے شمار و بے حد و عذاب آخرت البقی واشد ؎

مَرَرْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّ لَعِبٍ ... فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

آتش درکمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق دسر پوش لاچار حج بیت اللہ الحرام کہ مکفر ذنوب و آثام ہست بر خود فرض دیدہ و زیارت روضۂ مقدسہ نبی شفیع کہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ مبین حال با کمال اوست بر خویش لازم فہمیدہ و اشجار رہا درین باب براہ خشکی مساعد گردیدہ۔ چون اقدام برین مرام بے حصول اذن آن امام ترک ادب بودہ لہٰذا بہ این چند کلمۂ نامربوط از بندۂ کابل مصدع خدمت علیہ گشتہ امید وار از کرم بادشاہ دین پناہ

آن دارد کہ این احقر درنسبت این سعادت عظمی ماذون گردد تا بدیدہ باین راہ بدود۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم
دامنے کز فراق چاک شدہ

ور بمردیم عذر ما بپذیر
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَارُئِیَ الشَّیْطٰنُ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ وَلَآ اَدْحَرُ وَلَآ اَحْقَرُ وَلَآ اَغْیَظُ مِنْہُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِلَّا مَارُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ قَدْ رَأٰی جِبْرِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اَیْضًا قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرْھَقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عَتِیْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِہٖ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاُجِیْبَ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّیْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْہُ قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَا کُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَآئِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلٰی رَأْسِہٖ وَیَدْعُوْا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَکَنِیْ مَا رَأَیْتُ

مِنْ حَرَمِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِی کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَعَنْ رَجُلٍ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اِحْدَی الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

کہ مواضعِ اجابت دعا است رسیدہ دعاے جان و ایمان حضرت .... را بر خود لازم خواہد دید۔ اِنَّہُ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَّعَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔

مکتوب ۷۵۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔ از واقعہ ہائلہ فرزندی میان ابوالعلیٰ کہ بتاریخ سیزدہم شہر شعبان المعظم ۱۰۸۰ھ گردید چہ نویسد کہ داغہا در دل گذاشت و عالم را در چشم سیاہ ساخت چون ولی مادر زاد بود و امید ہست کہ غریق بحار انوار و مغفرت گردد۔ چنانچہ معائنہ این فقیر گردیدہ ہست و خواہد گردید۔ فرزندی خواجہ محمد زبیر الٰہی عمر ش دراز باد بجاے آن فرزند مغفور مسرور دانستہ آنچہ لوازمہ دوستی و خصوصیت بآن مغفور مسرور می داشتند زیادہ ازان در حق فرزندی خواہند نمود و این معنیٰ را باعث کمال رضامندی این فقیر خواہند دانست می باید کہ این کتابت را جمیع یاران و انوس بنماید و درین باب تاکید تمام دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ فرزندی محمد زبیر سلام می رساند۔

مکتوب ۵۸ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است۔

حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً وَّ مُسَلِّماً۔ حقائق و معارف دا آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبداللہ و جمیع یاران ہموارہ بعافیت و استقامت باشند و ازین جانب سلام خوانند و عمر گرامی در یاد خدائے متعال صرف نمایند ع۔ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ

احوال این جا بخیر و خوبی گذران است خیریت دوستان دائماً مطلوب مامول است باید کہ بدست آیندگان احوال نویسان باشند و این جانب متوجہ خود ہا شناسند بمشیئت الٰہی جل شانہٗ عزم مصمم شدہ کہ بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول از دار الارشاد حضرت سرہند بمطلب عظمیٰ راہی شدہ است دیگر از استماع واقعہ فرزندان شما نہایت در خاطر تفکر شدہ از خواست خداوند تعالیٰ راضی بودہ بہ صبر پردازند اللہ تعالیٰ سبحانہٗ اجر عظیم بحال شما کرامت فرماید مبلغ نیاز یاران بموجب تفصیل ذیل صوفی عبدالرحمٰن رسانیدہ فاتحہ سلامتی خواندہ شد اللہ تعالےٰ بیفزاید و ترقیات نماید۔ والسلام

مکتوب ۵۹ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ برادر طریق حاجی عبداللہ و سعادت و رفعت مآبان ہر یک لوز و زبیگ و بہرام بیگ و پر نظر بیگ و جمیع یاران خوش بادی ازین درویش دل ریش سلام عاقبت اندیش و انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند۔ چون در آخر عمر کمال تمنا آن بود کہ بہر وجہ خود را بزیارت حرمین الشریفین برساند الحمد للہ کہ بمبالغہ تمام و کمال از بادشاہ دین پناہ رخصت گرفتہ در بندر مبارک سورت رسیدہ شد۔ ازانجا کہ جہاز بادشاہی د فتح شاہی بموجب حکم خلیفۂ وقت تمام و کمال در تصرف فقرا بودہ بنا بر آن فوج فوج از فقرا بسیارے خیلے ہمراہ این فقیر سوار شدند چون موسم اخیر بود و بہزار جر ثقیل در بندر رسیدہ شد۔ امید وار است کہ در ماہ ربیع الاول ازین جا روانہ پیشتر می شود۔ در موسم آیندہ بزیارت حرمین الشریفین مشرف شدہ

روانۂ ہندوستان گردد۔ وبعد رسیدن دران اماکن طیبّہ انشاء اللہ شبے ہم از دعای دوستان ومحبّان تقصیر نہ خواہد نمود ؎ قطعہ :۔

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔۔۔ جامۂ کز فراق چاک شدہ

ور بمردیم عذرِ ما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جمیع یارانِ طریق سلام خوانند بیادِ خدائے عزوجل باشند فرزندی محمد نقی ومحمد زبیر و غلام معصوم سلام باشتیاق تمام مطالعہ نمایند بہ جمیع مستورات خوش بایی ازجانب والدہ فرزندان دعا رسانند۔

مکتوب ۶۰۔ بہ معارف آگاہ حاجی عبداللہ۔

نحمدُہٗ ونصلّی ونسلّم۔ حقائق ومعارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ وجمیع یاران خوش بایی ازین فقیر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند ومشتاق دانند الحمد للہ کہ پنجم رجب المرجب داخل بلدۂ خجستہ بنیاد گردید۔ غرّۂ شعبان المعظم روانہ پیشتر است عبدالرحمٰن را ازین جانب رخصت نمودہ از حقیقت فرزند محمد زبیر آن حقائق آگاہ واقف اند کہ بعد وفات والد مرحوم خود بے کس ماندہ رعایت واحسان اخفاء در مادۂ او مطلوب است کہ دیگرے نہ داند۔ از جانب فرزندی محمد نقی ومحمد زبیر سلام خوانند ومشتاق دانند۔

مکتوب ۶۱۔ بہ برادر دینی حاجی عبداللہ صدور یافت۔

نحمدُہٗ ونصلّی ونسلّم۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ وجمیع یاران خوش بایی ازین درویش دل ریش سلامت وعافیت انجام مطالعہ نمایند۔ ہیہات عافیت در دنیا کراست کہ آن منحصر بیادِ مولا است جل وعلیٰ۔ اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ ہر کہ ہرچہ اینجا کاشت ثمرۂ آن در عاقبت برداشت حقائق آگاہا درین مدتہا مکتوب مرغوب شما مشتمل بر حقیقت خیر وعافیت وجمیع یاران اینجاے نہ رسیدہ۔ می باید کہ تا ہنگامِ ملاقات از حالات خویش

نویساں باشند و خواہند بود۔ تا خاطر این جانب جمع گردد و قبل ازین بدست عبدالرحمن
خادم نوشته بود که آنچه نیاز این جانب بر شما جمع شده باشد در آنجا باخوی اعزی میر
محمد فضل اللہ بدہند۔ یقین ہست که تا حال داده باشند جواب این خواہند نوشته
و دین ولا باز برائے این معنیٰ مرقوم شد سبب برسات چند ماه در برہان اقامت
قرار شد عزم مصمم ہست که در ماه جمادی الاول ازین جا روانه وطن مالوف شوم بیشتر
آنچه بخیر ہست او سبحانه بمنصۂ ظہور آرد۔ چون لالو خادم قدیمی را روانه آن حدود نمود
بنا بر آن این چند کلمه مرقوم نمود۔ اشتیاق ملاقات دوستانِ آن حدود زیاده ہست
او سبحانه بخیر و خوبی میسر آرد۔ اہل خانۂ خویش و جمیع مستورات خوش بائی ازین فقیر و
بیگم جیو و نور چشمی چنونی بیگم مع فرزندان و جان عمری خدیجه بیگم دعا رسانند۔ حقائق
آگاہا به سبب نہایت دیر کشیدن اقامت تصدیعات خرچ بسیار کشیده و قرض دار کرداً
گردیده۔ اگر نیاز یاران ہندوی کروه بدست لالو بدہند گنجائش دارد۔ فرزندی محمد نقی
سلام خوانند و مشتاق دانند۔ به اخوی میر محمد فضل اللہ وغیره مکاتبت را برسانند و
لالو را ہمراه برند۔

مکتوب ۶۲۔ به حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ برادر طریق
حمداللہ و حاجی عبداللہ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند لِلّٰهِ الْحَمْدُ
که بتاریخ بیست و ہفتم شہر شوال بخیر و عافیت داخل شاہ جہان آباد گردید غالب که
ایام برسات و گرما درین جا بگذارد۔ می باید که تا ہنگام ملاقات از احوال خیر
مآل خود نویسان باشند و خواہند بود اشتیاق ملاقات دوستانِ آن حدود

زیادہ از حدہست او سبحانہٗ بخیر و خوبی میسّر گرداند۔ صوفی عبدالرحمٰن ظاہر نمودہ بودند کہ دو روپیہ نیاز این جانب را بحقائق آگاہ مطابق نوشتۂ ایشان باخوی میر محمد فضل اللہ دادہ اند۔ و نیاز فرزندان را کہ حوالہ من نمودہ بودند ہر یک از انہا موافق گفتۂ شما دادہ شد و نیز ظاہر نمودہ کہ بخانۂ آن حقائق آگاہ حق تعالےٰ فرزندے عطا فرمودہ والتماس نام از ایشان کردہ او سبحانہٗ قدمش او بر شما مبارک گرداناد۔ نامِ او محمد عبداللہ کہ نام اخوی غفران پناہی میان حضرت بودہ نہادہ شد۔ حق تعالےٰ مبارک سازد و می باید کہ تا ہنگامِ ملاقات از احوالِ خیر مآلِ خود نویسان باشند و خواہند بود تا خاطر جمع گردد محمد رفیق جورہ غاسی و جمیع یارانِ طریق بہ یادِ خدا جلّ و علا باشند و سلام ازین جانب فقرا زادہا محمد عمر و فرزندے محمد نقی و محمد زبیر سلام خوانند۔

مکتوب ۶۳۔ بہ برادر عزیز حاجی عبداللہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و ملا سکندر و ملا عاشور و جمیع یاران خوش باہی از فقیر سلام عافیت انجام خوانند و مطالعہ نمایند۔

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ — وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

مثنوی

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت — ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند — در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ کہ بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب داخل بلدہ خجستہ بنیاد گردیدہ غرّہ شعبان المعظم انشاء اللہ تعالیٰ روانہ پیشتر ہست مدتہا ہست کہ اخبار فرحت آثار آن برادر طریق بہ این جانب نہ رسیدہ خاطر نگران زین معنی ہست می باید کہ تا ہنگامِ

ملاقات از احوال خیر مآل خود ہا نویسان خواہند بود تا خاطر جمع گردد. اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود زیادہ الحمد است او سبحانہ بزودی و خوبی میسر گرداناد و محصل سازد جمیع اہل ستر مستورات این جانب دعا خوانند. والسلام. از فقیر شاہ محمد و محمد صادق سلام خوانند و مشتاق دانند۔

مکتوب ۶۴ ۔ بہ برادر طریق حاجی عبداللہ صدور یافتہ.

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ ۔ حقائق آگاہ برادرِ طریق حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین جانب سلام خوانند و مشتاق دانند بیادِ خدا جل وعلیٰ باشند فرزندی رشیدی شیخ محمد ہادی کہ جامع فضائل و کمالات صوری و معنوی ہست عازم آن حدود ہست. چون کار خیر فرزندان در پیش دارد آن مصمم نمود کہ بعد فراغ این خود را پیش این فقیر رسانیدہ رفیقِ سفر حجاز شود. لہٰذا نوشتہ می شود کہ ہر خدمتے بہ فرزند مذکور خواہند نمود باعثِ اجرِ عظیم خواہد شد و مسرت این جانب خواہد بود. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۶۵ ۔ بہ حاجی عبداللہ صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ سعادت آثار حاجی عبداللہ وغیرہ برادرانِ طریق ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و بیاد خدا جل وعلیٰ باشند مکتوب مرغوب مع ہندوی مبلغ سی صد و پنجاہ روپیہ کہ بمصحوب کریم داد فرستادہ بودند رسید. مطابق نوشتہ بعمل آورد حق تعالیٰ ترقی نصیب گرداند فاتحہ خیر خواندہ شد می باید کہ از احوال خیر مآل خود نویسان باشند بتاریخ ۲۱ شہر محرم الحرام از ہر وجہ رخصت از بادشاہ دین پناہ گرفتہ متوجہ بطرف ہندوستان شد. امید دار ہست کہ چندین در سرہند ماندہ عازم جازم آن حدود شود. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی
وقت کوچ نوشتہ شد۔

مکتوب ٦٦ - بہ حاجی عبد اللہ صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ ۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبد اللہ و ملا اسکندر سلام خوانند و مشتاق دانند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ. یعنی اگر سلامتی خواہی بر دنیا سلام گو دست از و بشو۔ و اگر کرامت و بزرگی خواہی آخرت را نیز وداع ساز بہ او خدا جل و علیٰ باش۔ طلب آخرت اگرچہ لابد است۔ امّا اگر از برائے خود است آن نیز منوط بہ تقویٰ و زہد است و اگر از برائے مولیٰ است پس آن اعلیٰ و اولیٰ است دین حال نصیب مقربان درگاہ است و آن نصیب مؤمنان ابرار است۔ ہیہات وقت کار است نہ ہنگام خورد و خواب فردا کار با جبّار است فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ قصہ مختصر از ہمہ چیز یاد خدا بہتر است۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ مکتوب مرغوب آن برادران دین مع مبلغ دو اشرفی مصحوب محمد صادق رسید و مضامین خصوصیت آئین فہمیدہ فاتحہ خیر برائے ترقیات خواندہ شد حق تعالےٰ قبول فرماید و بیفزاید۔ می باید کہ تا ہنگام ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند و این جانب را متوجہ حال خود ہا دانند از فقیر زادہا سلام خوانند و مشتاق دانند۔ والسلام اولاً و آخراً۔ جمیع برادران طریق سلام خوانند و بیاد خدا جل و علیٰ باشند برائے ملاقات دوستان آن حدود سفر آن صلاح آثار مع فرزندان و تابعان در آخر ماہ ربیع الاول مقرر است بیشتر تا چہ مقدر است۔ از استماع تولد فرزند سعادت مند بجانب آن حاجی الحرمین الشریفین بسیار مسرور گردید۔ حق تعالےٰ صالح و نیک بخت گرداند۔ و در عمرش بیفزاید۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

مکتوب ۱۷۶ ۔ بہ صاحب زادہ والا منزلت ہدایت و ارشاد مرتبت نتیجۃ الولایت و القطبیت مخدوم زادہ خواجہ محمد زبیر صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند زید عزہ و توفیقہ رسید و مضمونِ آن معلوم گردید لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃ کہ بخیر و عافیت با متعلقان رسیدند حق تعالی با ہمہ دوستان بخوبی و بخیر جمع سازد ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۔ فقیر آناء اللیل و اطراف النہار بہ دعاے خیر شما با والدہ و ہمشیرات شما و حصولِ مطالبات و مرادات نہ آن قدر مقید ہست کہ احصاے آن توان نمود اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ دیگر از احوال باطنی خود چیزے نوشتہ اند اَللّٰهُمَّ زِدْ ۔ یقین ہست کہ شما یان ہم بہ دعائے دوستان در جمیت جمع امور مقید خواہند بود بالجملہ در پنج وقت نماز از یاد خداے جل شانہ غافل نہ باشند و طالب مطلبے کہ بدست بیاید باشید آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد در طلب آن نہ باشند احوال را نویسان باشند بہ والدہ و ہمشیرہ خود و خالہ خود و بہ فرزندی محمد حسین با جمیع یاران و فرزندان و نور چشمی غلام احمد سلام رسانند ؎

ہر چہ جز ذکرِ خداے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

بہ فرزند سعادت مند بہاء الدین احمد مشہور بہ کابلی از ین فقیر سلام سلامت انجام رسانند مشتاق دانند ۔ اَلنَّصِیْحَۃُ هُوَ الدِّیْنُ وَ مُتَابَعَۃُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ۔ وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب ۶۸ - بہ شیخ محمد مراد - صدور یافت .

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ . برادر عزیز شیخ محمد مراد
بہ عافیت واستقامت بودہ ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند دہموارہ بروظائف
بندگی وطاعات وبرجادۂ شریعت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ مستقیم و
مستدیم باشند وعمر گرامی را کہ غنیمت بے عوض وگوہر بے بدل ہست بیاد الٰہی جل شانہٗ
مصروف ومعمور دارند ودر وقت اسحار بتوبہ واستغفار وگریہ زار مشغول باشند - و
دراوقات صالحات فقرارا از دعا فراموش نہ گردانند - دو کتابت آن برادر رسیدہ
حقائق مرقومہ را آگاہی بخشید وفرحت فراوان رسانید - مامول کہ بہمین منوال از
احوال خیر مآل اطلاع می دادہ باشید کہ باعث یاد آوری غائبانہ ہست - دیگر قصد
آن حدود درین سال بہ خاطر راہ یافتہ بود کہ بہ آن سرزمین رسیدہ ملاقات دوستان
نمودہ زیارت مزارات آن دیار نماید اما بواسطہ بعضے موانع وعوائق عزیمت این سفر
درعقدۂ تعویق ومضیق توقف وتراخی نماید - والسلام

ختم شد

تصحیح نامہ

مکتوبات حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ

حصّہ اوّل



مصحّحہٗ

حضرت عبد اللہ جان

عفی عنہ

جس کی تلافی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں کی جائیگی۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۵	محمد زبیر، عبدالاحد کو بھی صاحب زادگان بتاتے ہیں۔	خواجہ محمد زبیر حضور کا نواسہ ابوالاعلیٰ کا بیٹا ہے خواجہ عبدالاحد حضور کے چچیرے بھائی خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ کے برخوردار ہیں۔
۷	۱۲	شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار گرفت	شیخ الشیوخ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ قرار گرفت۔
۷	۱۹	نظم بطریقہ نثر ادا کیا ہے	قبل از شروع لفظ مثنوی لکھنا چاہیے (اے خامہ بکن الخ)
۸	۱	آن ہادیٔ خلق و رسر راہ	آن ہادیٔ خلق و رہبر راہ۔
۸	۲	معصومؒ صفات و احمدؐ	معصومؒ صفات و احمدؐ آئین۔
۸	۱۰	نظم بطریقۂ نثر نوشتہ	قبل ازان لفظ مثنوی باید نوشت۔ (از سلفِ خود خلعتِ ارجمند الخ)
۱۲	۶	لوز توام ہین قسم	لوزِ توہم ہایں قسم۔

		غلط	صحیح
۱۳	۵	به انواع حلی دید که تزدیک بود جمال خود	به انواع تجلے دید که نزدیک بود بجمال خود واله وشیفته گردد۔
۱۴	۱۴	لصد آب وباچندین	لصد آب وتاب وباچندین۔
۱۵	۶	زمین وآسمان اگر بگذارند	زمین وآسمان اگر بگدازند
۱۵	۸	شعررابه نثر تضمین کرده۔	قبل از شعر این علامت باید نوشت سه (دران روز کر فعل پرسند وقول)
۱۵	۱۰	فَتَذَكَّرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ	فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ۔
۱۵	۱۹	اللہ تعالےٰ ماگرفتان را	اللہ تعالےٰ ماگرفتاران را۔
۱۶	۲	درد عادارند۔	در دعا دانند۔
۱۶	۵	مولای حقیقی مردص بوند	مولاے حقیقی مرتاض بوند۔
۱۶	۱۵	جزوے نیازے که لغقرا	جزوے نیازے که بفقرا۔
۱۶	۱۶	ودرو برکاته بیفزاید	ودراو برکات بیفزاید۔
۱۶	۱۹	بخدمت سیدی سندی سلم اللہ	بخدمت سیدی سندی سلمہ اللہ۔
۱۷	۱۸	این معانی سرمایۂ الخصوص	این معانی سهلة الحصول
۱۸	۲	استماع توفیق آن همشه	استماع توفیق آن همشیره
۱۸	۶	به شیخ پیر صدور یافت	به شیخ جیو صدور یافت۔
۱۹	۱۳	آن عارف سجایا از خود فانی	آن عارف سبحانی از خود فانی
۱۹	۱۳،۱۴	هر دو مصراع به نثر نوشته است۔	سه اے وقت توخوش.... سه من هیچم وکمتراز....

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
سہ خوابم لبشد از دیدہ ۔	بہ نثر نوشتہ۔ خوابم شد از دیدہ۔	۱	۲۰
تَأْتِی عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسْمِ	تَأْتِی عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ	۳	۲۰
وَالْغَیْبُ مِنْ لَدُنِ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ۔	وَالْغَیْبُ لَدُنَّ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ	۱۳	۲۰
علامت بیت سہ من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم ۔	نظم بہ طریقہ نثر نوشتہ ۔	۱	۲۱
اِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ	اِیَّاسَ وَالْمَعْصِیَةَ	۲	۲۱
وسبب غضب حق جل وعلیٰ ۔	وسبب غضب من جل وعلیٰ	۳	۲۱
علامت بیت سہ دران روز کز فعل الخ	نظم بہ طریقہ نثر نوستہ	۶	۲۱
را باید شناخت ۔	راہ باید شناخت	۱۲	۲۱
مکتوب بہ سطر ۳ قبل از "حضرت فیاض علی الاطلاق الخ"	مکتوب بہ خان شالیستہ خان	۱	۲۳
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ ۔	یوم لا ظل الا ظلہ	۱۵	۲۴
مصاب را تعزیہ نمایند ۔	مصاب را تعزیو نمایند	۵	۲۵
آن را لذت سیئات ۔	آن را ازات سیئات	۵	۲۶
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	مَلِكِ السَّمٰوٰتِ	۱۰	۲۷
بر امید ہا لیست ۔	بر امید یا لیست	۱۴	۲۷
جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ	جُزْئِیَّةٌ مِنْ جُزْئِیَّاتِ الْحَقِّ	۱۸	۲۷
طَلَبُ الْمَالِ وَالْجَاهِ ۔	طَلَبَ الْمَالِ وَالْجَاهِ	۳	۲۸

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۴	مِنَ النَّارِ فِي الطَّاعَةِ وَاُدْخِلَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔
۲۸	۴	وَالنَّاسُ نُفُوسُ	وَالنَّاسُ نُفُوسُهُمْ
۲۸	۱۲	در ترک انام ومعاصی	در ترک آثام ومعاصی ۔۔
۲۸	۱۳	ہر کجا ہست خدایا لبلامت دارش	سہ ہر کجا ہست خدایا لبلامت دارش ۔
۲۸	۱۶	تا عقدۂ الہام فِيمَا يَتُوْ	تا عقدۂ ابہام فِيْ يَتُوْ
۲۹	۳	حَامِدَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔	حَامِدًا لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔
۲۹	۵	وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغَنِيِّ	وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰى ۔
۲۹	۷	هِيَ دَارُ الْقَرَارِ دَالنُّوْرِ وَالظُّهُوْرِ	هِيَ دَارُ الْقَرَارِ وَالنُّوْرِ وَالظُّهُوْرِ
۲۹	۸	ومعشوق این دیوان مجنون	ومعشوق این دیوانہ ومجنون
۳۰	۳	عواقب امور محو گردد	عواقب امور محمود گردد ۔
۳۱	۳	واز ہوا وہوس دارد	واز ہوا وہوس دُور دارد
۳۱	۴	شعر بہ طریقہ نثر نوشتہ	علامت بیت سہ گوے توفیق وسعادت....
۳۱	۶	مکتوب نوشتہ ۔ باسمہ سبحانہ ۔	مکتوب ۴۲ ۔ بہ مخدوم زادہ بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ اَلْحَمْدُ.....
۳۱	۱۰	فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُ	فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ۔
۳۲	۲	آن بہ دل وجان عَظَّمَ اللّٰهُ	آن بہ دل وجان پیوست عَظَّمَ اللّٰهُ ...
۳۲	۵	کہ فردا کار تا جبّار	کہ فردا کار با جبّار
۳۲	۸	از راہ عوارض بشریّہ ... مفقر ماند	از راہ عوارض بشریہ مفتقر ماند
۳۳	۲	عَلٰى بَصِيْرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ	عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۶	وَهُوَ اَعْلَمُ لِمَنِ اتَّقٰی	وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی
۳۵	۱۳	یکرہُ المَوتُ	یَکْرَہُ الْمَوْتَ
۳۵	۱۴	مجذوگما	مخدوما
۳۶	۵	درنیام اختیار	وزمام اختیار
۳۶	۶	رَاسِی الجَمِیْلُ	رَاْسُ الْجَمِیْلِ
۳۶	۷	کَنَفِ العُلَمَاءِ	کَهْفِ الْعُلَمَاءِ
۳۶	۷	وَرَا القَبِیْحِ قَبِیْحٌ	وَرَاْسُ الْقَبِیْحِ قَبِیْحٌ۔
۳۶	۹	ہیچ نہ روید خیراومن زائد از شراد	ہیچ نہ روید خیر او۔ شر زائد از شر او چہ گفتہ آید۔
۳۶	۱۰	مهیب نہ خاست	مهیا نہ خاست۔
۳۶	۱۸	وتجاقی داعراض	وتجافی واعراض
۳۷	۲	عَبْدٍ مُؤْمِنٍ	عَبْدِی الْمُؤْمِنِ
۳۷	۴	فَاَبْقَیْنَاهُ النُّوْرُ الحَقَّانِیُّ	فَاَبْقَیْنَاهُ بِالنُّوْرِ الْحَقَّانِیِّ۔
۳۷	۸	هٰؤُلَاءِ لَا یَشْقِیْ جَلِیْسُهُمْ	هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ۔
۳۸	۶	اشفاق پناہا	اشفاق پناہ
۳۸	۱۸	کہ خیرے ازان فرزند نہ داد	کہ خبرے ازان فرزند ندارد۔
۳۸	۱۹	اَلسَّلَامَةُ فِیْ اِدَامِ الطَّاعَةِ	اَلسَّلَامَةُ فِیْ دَوَامِ الطَّاعَةِ۔
۳۹	۲	کاشفہ۔ بحمدہٗ جزو مکتوب سابق قرار دادہ۔	از بحمدہٗ مکتوب مستقبل شروع می شود

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۳	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ حَقِيْقٌ
۳۹	۱۹	وعاصیان را آن طبق	وعاصیان را آن طبق ۔
۴۱	۶	مخدومنا	مخدوما
۴۱	۷	مجدد الف ثانی وبلده متینه	مجدّد الف ثانی در بلدهٔ پتنه
۴۳	۱۳	وآن مرعاصیان طبق وسرپوش	وآن مرعاصیان را طبق وسرپوش ۔
۴۴	۲	نُورِ رَبِّ الْعٰلَمِین	نُوْرُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .
۴۴	۸	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَا	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ
۴۴	۸	رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ . مکتوب تاچه	بعد از رواه البخاری . شروع مکتوب ۳۳ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ الخ .
۴۴	۱۱	از حال خود چه نویسد	از حال خود چه گوید ۔
۴۵	۵	علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ ...	عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔
۴۶	۳	.... مرغوب رسید	مکتوب مرغوب رسید
۴۷	۲	مکتوب ۳۶	مکتوب ۳۶ ۔ به بادشاهِ دین پناه صدور یافت
۴۸	۶	مکتوب ۳۷	مکتوب ۳۷ ۔ ببادشاه دین پناه ۔
۵۲	۱۹	چگونه بجمعیت دارم ۔	چگونه بجمعیت بود ۔
۵۳	۸	واز درگاه زنند	واز درگاه رانند ۔
۵۳	۸	خوابم نشد درین فکر جگر سوز	؎ خوابم نشد از دیده درین فکر جگر سوز ۔
۵۴	۱۶	بیت بطریقه نثر نوشته	علامت ؎ عمر گرانمایه درین صرف شد تا چه خورم صیف چه پوشم شتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	اولیار جلسار خداوند	اولیا جلسائے خدا اند
۵۵	۱۰	مکتوب ۳۴ نوشتہ	اینجا مکتوب ۳۴ نیست مابقیہ نیز حصۂ مکتوب ماسبق است
۵۵	۱۷	....	غلط گفتم کہ گر سگ داند این راز ز درد و غم کند بس گریہ آغاز
۵۵	۱۸	....	ز ننگ این سخن افغان برآرد کہ بدعہدی ز ما خود را شمارد
۵۵	۱۹	سگان خود صاحب خود را شناسد ہراسد کو بسے از ما شناسد	؂ سگان خود صاحب خود را شناسند ہراسند کو بسے از ما شناسند
۵۶	۳	چون این دین بکمال رسد	چون این دید بکمال رسد
۵۶	۱۶	ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش	ع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش
۵۶	۱۹	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؂ آتش بدو دست خویش در خرمن خویش
۵۷	۱۴	گر بر سر کوے ما کشتہ شوی	گر بر سر کوے عشق ما کشتہ شوی
۵۷	۱۸	مکتوب ۴۶	مکتوب ۴۶۔ بجامع علوم عقلیہ و نقلیہ عارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد صدور یافت
۵۸	۳	ھیئات	ھیہات
۵۹	۱۴	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؂ گوے توفیق و سعادت درمیان....
۶۰	۳	اَرَدْتَ السَّلَامُ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا	اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا۔
۶۰	۵	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ... را باید خواند	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ را باید خواند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱	۱۵	صوفی قلندر .... ازین درویش	صوفی قلندر بیگ ازین درویش۔
۶۱	۱۶	درترک انام شناسند۔	درترک آشام شناسند۔
۶۲	۸	کثیر الاختلال تودچہ نوشتند	کثیر الاختلال خودچہ نویسند۔
۶۲	۹	وکار آخرت ہیچ ہیچ۔	وکار آخرت ہیچ در ہیچ۔
۶۳	۷	وَعَلَیْکَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہ	وَعَلَیْکَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہِ۔
۶۳	۱۲	وَاَحِبَّ لِاَخِیْکَ بِالْحُبِّ لِنَفْسِکَ	وَاَحِبَّ لِاَخِیْکَ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِکَ۔
۶۴	۲	حضرت قبلہ گاہی بودند۔	حضرت قبلہ گاہی نوشتہ بودند۔
۶۴	۶	مکتوب ۵۵......	مکتوب ۵۵۔ بہ بادشاہ دین پناہ صدور یافت
۶۴	۱۴	شوق الْاَبْرَارِ اِلیٰ تعالیٰ وانا لعلم	شوق الْاَبْرَارِ اِلیٰ لِقَائِیْ وَاَنَا اَشَدُّ اِلَیْہِمْ
۶۴	۱۶	لمثنوی المعنی	لمثنوی المعنوی۔
۶۵	۱۸	لَا یَزَالُ کَاسْمِہٖ حَسْبُنَا اللّٰہ	لَا یَزَالُ کَاسْمِہٖ حَسْبُنَا لِلّٰہِ سبحانہٗ۔
۶۶	۸	دگر خشم از ہمہ عالم فرو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند۔
۶۷	۶	درکسے منگر چو آشنائے تو منم	درکس منگر چو آشناے تو منم۔
۶۸	۱۲	ابواب فتوحات براینہا بکشاد	ابواب فتوحات براینہا بکشاید
۶۹	۱	بہ بی بی جیو	مکتوب الیہ نامعلوم ہست
۷۱	۱۲	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ گر بدم ور نیک ہم زان توام
۷۲	۱	درکمال احتیاج	درکمال احتیاج و دتو مَالِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ
۷۳	۱۵	عجب ہست گناہگار کا استماع	عجب ہست گناہگار باستماع...
۷۴	۲	مقبلًا بالذنوب قلّ دعاکا	مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَلَّ دُعَاکَا۔
۷۴	۷	معروض می دارد	معروض می دارد۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۵	عنایات الٰہی الطاف رسالت پناہ	عنایات الٰہی والطاف رسالت پناہی۔
۷۵	۱۵	مکتوب ۶۰	مکتوب ۶۰۔ بباد شاہزادہ صدور یافت
۷۶	۵	وعقبیٰ۔ اَلْعَاقِلُ و	وعقبیٰ رسد۔ اَلْعَاقِلُ و۔
۷۶	۱۳	کہ یدشمائل الیشان کوفتے عارض	کہ بہ یدشمائل الیشان کوفتے عارض۔
۷۶	۱۹	بدرجہ عالی متعالی قبول۔	بدرجہ عالی متعالی قبول باد۔
۷۷	۹	سپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ	سپاس الٰہی جل شانہٗ۔
۷۷	۱۱	اما فقیر نیز می خواہم	اما فقیر نیز می خواہد۔
۷۷	۱۲	آن ثمرہ وشجرہ سعادت	آن ثمرۂ وشجرۂ سیادت۔
۷۷	۱۵	قدس سرہٗ برد	قدس سرہٗ بود
۷۷	۱۶	دامر بہ تخفیف مواجب	وامر بہ تحقیق مواجب
۷۷	۱۷	اگرچہ موافق بہ دعا درین	اگرچہ موافق بہ مدعا درین۔
۷۸	۱۸	یا خود ہم ازان وقت غالباً متوجہ بود۔ امید است	یا خود ہم دران وقت مشغول باشند۔ واین فقیر بہ تقصیر نیز ہمان وقت غائبانہ متوجہ بود امید است۔
۷۹	۱	البتہ درذکر وشغل مفید باید بود	البتہ درذکر وشغل مقید باید بود۔
۷۹	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ..... وجمیع نعمائہ۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَعَلٰی جَمِیْعَ نَعْمَائِہٖ۔
۸۰	۴	کنون شرم ہم زکارم شرم سار است	کنون شرم ہم زکارم شرم سار است۔
۸۰	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔
۸۱	۳	باقی حقیقت آن جاہی را اخوی	باقی حقیقت آن جاے را اخوی ....
۸۲	۵	وآن کفارت گناہان بشمار ..	وآن کفارت گناہان بے شمار۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	لرزان باید بود و گور دو قیامت	لرزان باید بود و از گور و قیامت
۸۴	۷	شعر بطریق نثر نوشتہ	علامت سہ تا درمیان خواستۂ کردگار حسیبت
۸۴	۱۲	واکثیر العیال وَ النتاب ہست	و کثیر العیال والانساب ہست ۔
۸۴	۱۵	و بدعائے سلامی و ترقی درجات	و بدعاے سلامتی و ترقی درجات
۸۵	۱	یا سیدی یا رسول اللہ خذ بیدی . مالی من اللہ توب	یا حبیبَ الالٰہِ خُذْ بِیَدِی مالعجزی سواک مستندی
۸۵	۲	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ عمر گرانمایہ درین صرف شد الخ
۸۸	۱	در اوقات مرجوع دعوات	در اوقات مرجو دعوات
۸۸	۲	بدل و جان معید ہست	بدل و جان مقید ہست ۔
۸۸	۱۵	و بحصول آن مبشرؑ	و بحصول آن مبشر
۸۹	۱۱	و تبلیغ التحیۃ وَالسلام رب المعبود ہست	وَ تبلیغ التحیۃ وَالسلام ہزاران شکر و سپاس رب المعبود ہست ۔
۹۰	۵	فراموش نہ سازند ۔ الحمد للہ	فراموش نہ سازند بمکتوب بمیان شیخ محمد الحمد للہ
۹۰	۱۴	خالی	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی مشیخت و فضیلت ....
۹۰	۱۵	نعقد لتصدیع آنکہ	بقیہ لتصدیع آنکہ ۔
۹۱	۳	ازین فقیر باب اللہ سلام عاقبت	ازین فقیر سلام عافیت انجام ...
۹۲	۳	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند
۹۲	۱۱	اطلاع بخشیدہ اند	اطلاع نہ بخشیدہ اند ۔
۹۳	۷	مکتوب ۸۱ ۔ بہ سید میر اعظم	مکتوب ۸۱ ۔ (خالی باید داشت)
۹۳	۱۶	ایشان شامل حال ہست	ایشان را شامل حال ہست ۔
۹۴	۶	ترقیات سناشند ۔	ترقیات شناسند ۔
۹۶	۱	نہ باید	نیاید ۔

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۴	دوستی این را	دو دوستی این را ۔
۹۷	۶	وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَى	وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَى ۔
۹۹	۹	وشجاعت براقربان در توصیف	وشجاعت براقران در توصیف
۹۹	۱۹	ونصرهٔ عنوان سراپا لطف ...	وَنَصْرِهِ عَلَى الْأَعْدَاءِ می رساند بورود نشانِ عالی شان سعادت عنوان سراپا لطف
۱۰۰	۳ و ۴	ع ..... ع بردند شکستگان الخ	علامت مصرع اول (ع ....) حذف باید کرد ۔
۱۰۱	۵	وبجهت فتح ونصرت بندگان حضرت والاشان ۔	وبجهت فتح ونصرت ختم حضرت خواجگان که برای کشف مشکلات مجرب است هر روز فقراء اینجا در حق آن حضرت با عظمت مشغول اند ۔
۱۰۳	۴	به دعا مفید شود	به دعا مقید شود
۱۰۳	۱۱	وَالدُّعَاءُ يُظْهِرُ الْغَيْبَ	وَالدُّعَاءُ يُظْهِرُ الْغَيْبَ ۔
۱۰۳	۱۵	بَلَّغَنَا اللهُ بِبَرَكَةِ دِعَائِكُمْ	بَلَّغَنَا اللهُ بِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ ۔
۱۰۳	۱۹	مخدوم زاده برجاده زید عزه	مخدوم زاده برادرزاده زید عزه
۱۰۴	۱۰	گاه گاه مصحوب آیندگان	گاه گاه بمصحوب آیندگان ۔
۱۰۵	۱۴	وَأَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَمِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
۱۰۸	۱	پس تر هم توقع بیشتر است	بیشتر هم توقع بیشتر است
۱۰۸	۴	..... (خالی)	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ۔
۱۰۸	۱۶	درحق موصی الیه مهربانگی می نموده باشند	درحق موصی الیه مهربانی می نموده باشند ۔
۱۰۹	۷	قَالَ اللهُ تَعَالَى أَمْرٌ لِنَبِيِّهِ	قَالَ اللهُ تَعَالَى آمِرًا لِنَبِيِّهِ ۔
۱۰۹	۱۸	علیه وعلیهم الصلوة والتسلیمات	علیه وعلی آله الصلوة والتسلیمات
۱۱۰	۳	همه آن است کان بهتر است	همه آن است که آن بهتر است ۔
۱۱۱	۱	مکتوب ۱۰۴ (خالی)	مکتوب ۱۰۴ ۔ به والد پیر بزرگوار صدور یافت

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
هُوَ سُبْحَانَهٗ بِشَيْءٍ مِّمَّنْ لَا يَرَاهُ عَنْ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ...	هُوَ سُبْحَانَهٗ بِشَيْءٍ......	۱	۱۱۳
خوش گفت ؎	خوش.....	۲	۱۱۳
درحق وے امید عنایت مزید است۔	درحق وے عنایت امیدم مزید است	۵	۱۱۳
مکتوب ۱۰۵۔ بپادشاہ دین پرور۔ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ۔	مکتوب سابق جاری ساختہ	۸	۱۱۳
مخدوما ملاذما۔	مخذوما ملازما۔	۶	۱۱۵
فرزندان پیش این فقیر۔	درزندان بیش این فقیر	۹	۱۱۵
وبے کس ماندہ اند۔	دبے کس مادہ اند۔	۱۱	۱۱۵
وعافیت کراست۔	وعافیت کے است	۳	۱۱۶
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ	۱۲	۱۱۶
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	...... خالی	۷	۱۱۷
هَلَكَ الْمُوْقُوْفُوْنَ۔	هَلَكَ الْمُسْتَغْرِقُوْنَ	۱۸	۱۱۷
؎ ہمہ اندرزمن بتو این است کہ تو طفلی وخانہ رنگین است	.... خالی	۵	۱۱۸
وما در عشرت وعیش۔	وما درعیش وعشرت	۱۹	۱۱۸
آن برگزیدہ خاندان مجد وعلا۔	آن برگزیدہ خانہ وآن مجد وعلا	۱۱	۱۱۹
علامت ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد الخ	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	۱۳	۱۱۹
عزّہٗ وتوفیقہٗ	عزہ وتوفیق	۴	۱۲۰
شوق ومحبت بکمال برسد۔	شوق ومحبت بہ کمال شود	۸	۱۲۰
ونہ کنارش پیدا۔	ونہ گرانش پیدا	۱۸	۱۲۰
؎ تا بجاروب لا نہ روبی راہ نہ رسی در سرائے اِلَّا اللہ	بہ نثر نوشتہ۔ تا بجاروب لا نہ روبی نہ رسی۔	۹	۱۲۱
وفرزندی محمد پارسا سلام خوانند۔	وفرزندی محمد پارسا خوانند	۱۱	۱۲۱
حبیبُ اللہ سَلَّمَهُ اللہ لَا زَالَ کَاسْمِهٖ۔	حبیبُ اللہ سَلَّمَهُ لَا زَالَ کَاسْمِهٖ	۱۸	۱۲۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۶	نَسْلاً لَنْ نِّی عَقِیْمٌ	نَسْلاً لَنْ نِّی عُقْمٌ ۔
۱۲۵	۶	عَنِ النَّارِ فقدْ فَازَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ
۱۲۶	۶	اِنْ خَیراً فَخَیرٌ وَاِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ	اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ
۱۲۷	۱۴	شیخ بالمشافہ	شیخ عبد اللہ بالمشافہ ۔
۱۲۸	۱۹	مصمم پرش وتفقد	مصمم پرسش وتفقد
۱۲۹	۱۵	وشنید می شود	وشنیدہ می شود
۱۲۹	۱۸	وہدایت کند وے درین باب	وہدایت کند درین باب
۱۲۹	۱۸	وَ اَنَا وَ اِیَّاھُمْ	اَنَا اَوْ اِیَّاھُمْ
۱۳۰	۱۱	گر بدم یا کہ نیک از آن توام بستۂ طعمہ زخوان	گر بدم ور نیک از آن توام بستۂ طمع بر سر خوان توام
۱۳۰	۱۷	خداوندی وکبریائی یکے را مسلم است	خداوندی وکبریائی یکے را مسلم ہست
۱۳۱	۱	حضرت شیخ عبد القادر را قدس سرہ دیدند	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ را دیدند
۱۳۱	۹	بانگ زد کردم اگر در دہ کس ہست	بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست
۱۳۲	۱۸	روایت ہست از معاذ جبل	روایت ست از معاذ بن جبل
۱۳۳	۹	خورانیدن طعام عام ہست ونفع آن ترقی کردن ... وہردم بخلق	خورانیدن طعام ہست کہ عام ہست ونفع آن دیگر ترقی کردن در سخن ہر دم بہ خلق ۔
۱۳۴	۱۴	فِیْہِ بخصلتہ ۔ فی بیضۃ	فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ ۔ فِیْ بَیْضَۃٍ فِیْہِ ۔
۱۳۴	۱۵	وَالصَّبْرُ یُعْطِی اللّٰہُ ثَوَابَہُ الْجَنَّۃَ	وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ ۔
۱۳۴	۱۸	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ھٰذَا الثَّوَابُ	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ
۱۳۴	۱۹	لَبَنٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ مَاءٍ .... مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً	لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ .... مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۵	۷	وکسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را	وکسے کہ بگذارد فرض را ہمچوں کسے ہست کہ بگذارد ہفتاد فرض را۔
۱۳۷	۱	وَصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ سیّدنا محمّد	وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔
۱۳۸	۴	درروز با ایشان باشند	درروز قیامت با ایشان باشند
۱۳۸	۷	مکتوب ۱۲۳۔۔۔۔۔۔	مکتوب ۱۲۳۔ بحاجی عبد اللہ
۱۳۸	۱۸ ۱۹	بجمیع [illegible] ریق سلام رسانند [illegible] شی باشی خوانند	بجمیع یاران طریق خوش باشی را سلام خوانند۔
۱۳۹	[illegible]	[illegible] ۱۲۴۔۔۔۔۔۔	مکتوب ۱۲۴۔ بحاجی عبد اللہ۔
۱۳۹	[illegible]	روز بیگ و بہرام بیک پر نظر بیک	نوروز بیگ و بہرام بیگ و پُر نظر بیگ
۱۳۹	۷	اِنْ خیراً فخیرًا و اِن شرًّا فشرٌّ	اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ
۱۴۰	۷	وسلامتی در ترک ومعاصی دانند	وسلامتی در ترک آثام ومعاصی دانند
۱۴۱	۷	مکرر شنیدہ در کشف خود نیز	مکرر شنیدہ در کشف خود نیز۔
۱۴۳	۱۱ تا ۱۹	وَعَنْ سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فی آخر یوم مِنْ شعبان فقال ایّھا النّاس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلتہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ مِنَ الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ وَمَنْ ادی فریضۃ کان کمن ادی سبعین فریضۃ	وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِّنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً۔
۱۴۵	۱ تا ۲		

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من ا[illegible] اجر[illegible] من غیر ان ینتقص [illegible] قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ہذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظماء حتی یدخل الجنۃ وہو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار۔	فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر یعطی اللہ ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن۔ من فطر فیہ صائما کان مغفرۃ ذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد نفطر الصائم فقال رسول اللہ ہذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ تعالی من حوضی شربۃ لا یظماء حتی یدخل الجنۃ۔ وہو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ نجاۃ من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتق من النار۔	۱ تا ۲	۱۳۵


www.maktabah.org




www.maktabah.org


www.maktabah.org